SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, June 13, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty five minutes past five in the evening with Mr. Acting Chairman (Mir Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الّذین من قبلھم کانوا اشدّ منھم قوّۃ و اثاروا الارض و عمروھآ اکثر مما عمرو ھا و جآء تھم رسلھم بالبیّنٰت فما کان اللّٰہ لیظلمھم ولکن کانوآ انفسھم یظلمون۔ ثمّ کان عاقبۃ الّذین اسآءُ وا السّوآی ان کذّبوا بایٰت اللّٰہ و کانوا بھا یستھزءُ ون۔

ترجمہ: کیا ان لوگوں نے ملک میں سیر نہیں کی (سیر کرتے) تو دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا۔ وہ ان سے زور و قوت میں کہیں زیادہ تھے اور انہوں نے زمین کو جوتا اور اس کو اس سے زیادہ آباد کیا تھا جو انہوں نے آباد کیا اور ان کے پاس ان کے پیغمبر نشانیاں لے کر آتے رہے۔ تو اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔ پھر جن لوگوں نے برائی کی ان کا انجام بھی برا ہوا اس لیے کہ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, June 13, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty five minutes past five in the evening with Mr. Acting Chairman (Mir Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الّذین من قبلھم کانوا اشدّ منھم قوّۃ و اثاروا الارض و عمروھآ اکثر مما عمرو ھا و جآء تھم رسلھم بالبیّنٰت فما کان اللّٰہ لیظلمھم ولکن کانوآ انفسھم یظلمون۔ ثمّ کان عاقبۃ الّذین اسآءُ وا السّوآی ان کذّبوا بایٰت اللّٰہ و کانوا بھا یستھزءُ ون۔

ترجمہ: کیا ان لوگوں نے ملک میں سیر نہیں کی (سیر کرتے) تو دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا۔ وہ ان سے زور و قوت میں کہیں زیادہ تھے اور انہوں نے زمین کو جوتا اور اس کو اس سے زیادہ آباد کیا تھا جو انہوں نے آباد کیا اور ان کے پاس ان کے پیغمبر نشانیاں لے کر آتے رہے۔ تو اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔ پھر جن لوگوں نے برائی کی ان کا انجام بھی برا ہوا اس لیے کہ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے

اور ان کی ہنسی اڑاتے رہے تھے۔

سورۃ الروم (آیات ۹ تا ۱۰)

جناب قائم مقام چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Acting Chairman: Now, we go through the Leave Applications.

جناب ہارون اختر خان نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 13 سے 16 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈاکٹر عبدالمالک ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 12 جون کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لیے انہوں نے اس دن کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب محمد صالح شاہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 12 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب ایس۔ ایم۔ ظفر ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 10 جون کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: مولوی آغا محمد نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 12 سے 16 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب طارق عظیم خان نے اطلاع دی ہے کہ وہ کراچی میں پہلے سے طے شدہ مصروفیات کے باعث آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب ظفر اقبال وڑائچ نے اطلاع دی ہے کہ وہ ناسازی طبع کے باعث مورخہ 12 اور 13 جون کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ یہ ہمارے وزیر مملکت برائے داخلہ ہیں۔

جناب سلیم سیف اللہ خان نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں 'اس لیے مورخہ 13 تا 17 جون کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

These were the Leave Applications. This is the first that I am going to chair the Session full time so, I need your help and support.

(Desk thumping)

جناب قائم مقام چیئرمین، خاص طور پر اس کرسی پر بیٹھ کر میں یہ سوچتا ہوں کہ میں عقلِ کُل نہیں۔ میں آپ کے تجربے سے پوری طرح مستفیض ہونا چاہوں گا۔ بہت شکریہ۔

Now, we move on to the Adjournment Motions. Abbasi Sahib.

POINTS OF ORDER

ALLOCATION OF SEATS FOR MEMBERS OF THE SENATE OF PAKISTAN.

سینیٹر ڈاکٹر صدر علی عباسی : جناب والا! میں point of order پر یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ آج سے تقریباً ایک ہفتہ قبل یعنی بجٹ اجلاس شروع ہونے سے پہلے ہمارے کچھ اراکین نے یہاں کھڑے ہو کر request کی تھی کہ ہماری seats تبدیل کی جائیں، یعنی انہیں جو Government Benches میں seats allot کی گئی ہیں' انہیں تبدیل کیا جائے اور ہمیں independent seats پر بٹھایا جائے۔ ان اراکین میں ہمارے حمید اللہ جان آفریدی اور ان کے دیگر تین ساتھی بھی شامل تھے۔ جناب والا! میری نظر میں یہ بات ہے کہ اگر کوئی سینیٹر ایک دفعہ کہہ دے کہ مجھے ان Benches پر نہیں بیٹھنا اور مجھے دوسری طرف کی Benches

پر بٹھایا جائے تو اس کے بعد کوئی وجہ باقی نہیں رہ جاتی ہے کہ انہیں ان کی مرضی کی seat allot نہ کی جائیں۔ اب اس کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے کہ وہ گزشتہ دس دنوں سے اس ہاؤس میں نہیں آ رہے ہیں کیونکہ جو seats وہ مانگ رہے ہیں' انہیں وہ نہیں دی جا رہی ہیں۔ میری نظر میں جس علاقے سے وہ تعلق رکھتے ہیں' وہ بہت population والا ہے اور اس وقت ایک sensitive area ہے۔ جناب والا! اس سارے area کو disfranchised کر دیا گیا اور اس وجہ سے انہوں نے اپنے حق کو استعمال کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی seats change کر دی جائیں اور انہیں independent seats پر بٹھا دیا جائے۔ اس لئے میری آپ سے درخواست ہے کہ ان کی population disfranchise ہو رہی ہے' اس لیے جو ان کا ایک حق ہے as Member of the Senate of Pakistan, وہ انہیں دیا جائے اور مہربانی فرما کر ان کی جو گزارشات آپ تک پہنچی ہوئی ہیں' ان پر عمل کرتے ہوئے independent seats پر بیٹھنے کی اجازت دی جائے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi (Federal Minister for Parliamentary Affairs): Mr. Acting Chairman! I request you to take notice of Rule 8 of Rules of Procedure and Conduct of Business, 1988, that is very clear:

"The Member shall sit in such order as the Chairman or before the Chairman is elected, the Secretary may determine".

Sir, here it is very clear that this issue can not be raisd on the floor of the House. It is the business concerned with the Secretariat and directly with the Chairman. Third time it has been raised and it should not have been raised. If anybody have got any objection or have to consult in this connection, he should contact the Chairman to decide this issue in the Chamber of the Chairman. It can not be discussed on the floor of the

House. I may request the Chair to disallow this point of order, declaring it as out of order, so that it may not be repeated again and again.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب والا! میں وزیر صاحب کی اس بات کو بالکل رد کروں گا ۔ جناب والا! اگر اس rule کو مان لیا جائے جس طریقے سے وہ interpret کر رہے ہیں' اس طرح تو اپوزیشن اور حکومت کا کوئی تصور باقی نہیں رہے گا۔ پھر کل آپ یہاں سے چار ممبروں کو اٹھائیں گے اور انہیں وہاں بٹھا دیں گے۔ جناب والا! یہ کیا طریق کار ہے؟ دیکھیں' جناب والا! ہاؤس کے دو aisles ہیں' ایک گورنمنٹ ہے اور ایک اپوزیشن ہے۔ اگر کوئی شخص گورنمنٹ کے ساتھ نہیں بیٹھنا چاہتا تو کیا گورنمنٹ زبردستی اسے اپنے ساتھ بٹھائے گی؟

جناب قائم مقائم چیئرمین : صفدر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی : میری ایک عرض ہے اور میں آج کے دن کوئی زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا لیکن انہوں نے Rule 8 کا سہارا لیا ہے تو اس حساب سے تو گورنمنٹ اور اپوزیشن کا کوئی تصور ہی باقی نہیں رہے گا۔ صرف ایک non party House ہوگا اور جسے جدھر چاہے' سیکرٹری بٹھا دے۔ سیکرٹری کون ہوتا ہے کہ وہ کسی ممبر کو زبردستی کہے کہ تم یہاں بیٹھو اور تم یہاں نہ بیٹھو۔

جناب قائم مقام چیئرمین : آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی : یہ ممبران کا حق ہے کہ وہ جہاں چاہیں' بیٹھیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو ان کا یہ حق دینا چاہیے۔ اگر بار بار اس بات کو کہا جاتا ہے تو اس بنیاد پر یہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ وہ لوگ ہاؤس میں آ نہیں رہے ہیں۔ مجھے زیادہ فکر اس بات کی ہے کہ because of the adamant behaviour, that is being shown by the pro-Government Benches, they are disfranchising their people.

جناب قائم مقام چیئرمین : عباسی صاحب' please بیٹھیں' اس کا ایک راستہ ہے۔

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: They are disfranchising their rights.

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ تشریف رکھیں ۔ شیر افگن صاحب ذرا up dated نہیں ہیں۔ انشاء اللہ کل ہی ان دوستوں کے ساتھ meeting ہو رہی ہے' we will settle this issue مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ Leader of the Opposition کا معاملہ حل ہو گیا ہے اور وہ میرے روبرو بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کے بارے میں کل decide ہو گیا تھا اور یہ notify بھی ہو گیا ہے ' اسی طرح یہ مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ we will move forward. Procedure اپنی جگہ پر رہے گا اور جو ہماری اپنی رواداری اور روایات ہیں' یہ اپنی جگہ پر رہیں گی and we will continue accordingly. جی' راحت صاحب! آپ کا بھی کوئی point of order ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: مجھے ابھی علم ہوا ہے کہ یہ بھی ایک مسئلہ ہے کہ کرسی اتنی بھاری ہے کہ ہم آگے پیچھے بھی نہیں ہو سکتے۔ انشاء اللہ اگلے سیشن تک ہم انہیں roller لگوائیں گے تا کہ left, right اور آگے پیچھے ہو سکیں۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل: جناب والا! جن اراکین کا یہ مسئلہ ہے' انہیں ہاؤس میں آنا چاہیے اور انہیں یہ مسئلہ اٹھانا چاہیے۔ اب عباسی صاحب کہتے ہیں کہ وہ آکر ان کی side والی کرسی پر بیٹھ جائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں بھی ان کے قریب رہا ہوں ۔ ہم ایک دوسرے کے بہت قریب رہے ہیں۔ وہ صرف قربتیں حاصل کرنا چاہتے ہیں اور کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جی راحت صاحب۔

POINT OF ORDER

THE STAFF OF UNICEF IS LEAVING EARTHQUAKE HIT DISTRICT SHANGLA.

سینیٹر مولانا راحت حسین: جناب والا! میں چند گزارشات متاثرین زلزلہ کے حوالے

سے کرنا چاہتا ہوں۔ ضلع شانگلہ ان پانچ اضلاع میں شامل ہے جہاں زلزلہ آیا تھا۔ جناب والا! میرا Point of Order یہ ہے کہ UNICEF نے ضلع شانگلہ کے وہ تمام سروے کئے جو دوسرے اضلاع میں کئے تھے۔ اب شانگلہ سے UNICEF والے wind up کر رہے ہیں۔ میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ ضلع شانگلہ میں زلزلہ سے 21,000 کی آبادی متاثر ہوئی ہے اور تقریباً چھ سو سے زیادہ اموات ہو چکی ہیں۔ وہاں لوگ ویران جگہوں پر رہ رہے ہیں اور UNICEF کے لوگ وہاں سے جا رہے ہیں۔ آپ اس بات کا نوٹس لیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ IRC والے بھی وہاں سے اپنا کام ختم کرنا چاہ رہے ہیں لہذا اس حوالے سے بھی آپ نوٹس لیں۔

تیسری بات عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان کے بارے میں ابھی تک کوئی رپورٹ سامنے نہیں آئی ہے۔ سننے میں یہ آیا ہے کہ رپورٹ کے سلسلے میں پاکستان کے دو آدمی جرمنی گئے ہیں اور ان کے سامنے رپورٹ آچکی ہے لیکن اس سے پارلیمنٹ کو بے خبر رکھا گیا ہے اور ان کے والدین بھی ابھی تک اس رپورٹ سے بے خبر ہیں۔ اس لئے اس کا بھی نوٹس لیا جائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ ایک point of order میں تین باتیں کر گئے ہیں۔ ان میں سے کچھ باتیں تو صوبائی حکومت سے تعلق رکھتی ہیں اور وہ اس سلسلے میں pursue کریں گے۔ البتہ چیمہ صاحب کے بارے میں متعلقہ وزارت سے بات کرتے ہیں۔ جی رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف): Sir, جہاں تک عامر چیمہ صاحب کے مسئلے کا تعلق ہے میں اس پر تھوڑی سی روشنی ڈال دوں۔ سینیٹ کی Functional Committee on Human Rights ہے جس کے چیئرمین جناب ایس ایم ظفر صاحب ہیں۔ انہوں نے اس بات کا notice لیا تھا اور پچھلی ہماری meeting ہوئی تھی جس میں Ministry of Foreign Affairs کے سیکریٹری بھی موجود تھے اور وہ افسران جو inquiry team میں تھے وہ بھی وہاں پر موجود تھے۔ خاصی لمبی meeting ہوئی اور ان کا point of view سامنے آیا۔ جہاں تک report کا تعلق ہے، انہوں نے یہ کہا تھا کہ report ابھی تک مکمل نہیں ہوئی

اور وہ report کو شاید اگلے دو تین ہفتوں میں مکمل کر رہے ہیں - Functional Committee کی اگلی meeting بھی رکھی ہوئی ہے - Functional Committee of the Senate is seized of it اور وہ report دیں نہ دیں 'ہماری جو House کی Committee ہے وہ House کو report ضرور دے گی جو چیزیں ہمارے سامنے اس میں آئیں گی -

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ رضا ربانی صاحب - راحت صاحب ! آپ کی تسلی و تشفی ہو گئی ہوگی -وہ ہم ہی follow up کر رہے ہیں ' انشاء اللہ سینیٹ کرتا رہے گا -ایس ایم ظفر جیسی تجربہ کار اور وضع دار شخصیت کے ہوتے ہوئے اور ان کا بجٹ پر بڑا unique statement تھا - ان کے ہوتے ہوئے انشاء اللہ کچھ نہ کچھ ضرور پیش رفت ہو گی - جی رضا صاحب -

POINT OF ORDER

DESTRUCTION OF THE PROPOSED MODEL TOWN-REGI KHALIL ADJACENT TO PESHAWAR UNIVERSITY AND ARRESTS OF PEOPLE BY THE FORCES.

سینیٹر رضا محمد رضا ، جناب! میرا point of order ہے پشاور کا ایک گاؤں ہے جس کا نام ریگی خلیل ہے یہ پشاور یونیورسٹی سے ملحقہ ہے - وہاں کی جو آبادی ہے وہاں پر حکومت 1994ء سے ایک ماڈل ٹاؤن بنانا چاہتی تھی اور اس کے لئے لوگوں سے زمین لی گئی اور ارباب سیف الرحمان کی سربراہی میں اسمبلی کی ایک کمیٹی بنی اور اس نے طے کیا کہ بائیس کروڑ روپے عوام کو ادا کیے جائیں گے اور پھر یہاں ماڈل ٹاؤن بنے گا - جناب والا! پھر یہ ہوا کہ آٹھ کروڑ روپے ادا کرنے کے بعد حکومت نے ان کو ایک پیسہ ادا نہیں کیا - اب چند دنوں سے وہاں Forces کا استعمال کیا جا رہا ہے - اس میں FC استعمال ہو رہی ہے ' پولیس استعمال ہو رہی ہے - پورے گاؤں کا محاصرہ ہے اور وہاں زبردستی مکان مسمار کیے گئے اور وہاں کا جو سکول ہے اس پر قبضہ کیا گیا ہے - لوگوں کو بڑی مشکلات کا سامنا ہے - جو بھی مسلح فورسز ہیں جو ان کے جی میں آئے کر گزرتی ہیں اور وہ مقدمات بھی درج کر رہی ہیں ' کسی کو پکڑ رہے ہیں ' کسی کے گھروں سے چیزیں لوٹ رہے ہیں- ایسے حالات میں اس کا فوری نوٹس لیا جائے اور وہاں کا علاقہ

مسلح فورسز سے خالی کرایا جائے ۔ عوام نے اس وقت کی صوبائی اسمبلی کی کمیٹی کے فیصلے کے تحت رضاکارانہ طور پر مکانات ' زمین دی تھی ' ان کے پیسے ادا کیے جائیں اور یہ جو موجودہ حالات میں اسمبلی کی کمیٹی وقار چمکنی کی قیادت میں بنی ہے ' وہاں کی صوبائی سرکار کو کہا جائے کہ یہ جو FC کا استعمال ہے یہ بڑا ظالمانہ اقدام ہے پرامن عوام کے ساتھ ۔ ایسے حالات میں پولیس جرائم کرتی ہے ' اس پر کسی کا کنٹرول نہیں ہے ۔ جو بھی ان کے جی میں آئے کرتے ہیں ۔ اس صورتحال کا نوٹس لیا جائے اور عوام کو مسلح اداروں سے نجات دلائی جائے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی رضا صاحب ! جیسے آپ نے خود ہی کہا کہ صوبائی حکومت کا معاملہ ہے لیکن پھر ہم ذاتی طور پر اپنے office کو استعمال کرتے ہیں اور ان کے نوٹس میں لاتے ہیں کہ اس چیز کا جلدی تدارک کیا جائے ۔ Thank you very much. We proceed on Adjournment Motion. یہ پہلا ہے جی ۔ Movers ہیں سعدیہ عباسی صاحبہ ۔ جی پروفیسر صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ شکریہ جناب چیئرمین ! آپ کی اجازت سے عوامی تشویش کا باعث بننے والے انتہائی اہم نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لانے کے لئے سینیٹ کے قواعد و ضوابط مجریہ 1988 کے قاعدہ 74 کے تحت تحریک التواء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔ جناب چیئرمین! Electronic and print media کی اطلاعات کے مطابق حیدر آباد اور سندھ کے دیگر علاقوں اور پنجاب میں ----

جناب قائم مقام چیئرمین، پروفیسرصاحب ! سب سے پہلا جو Adjournment Motion ہے وہ ہے میڈم سعدیہ عباسی صاحبہ ' رضا محمد رضا ' اسفندیار ولی صاحب کا ۔Refusal of the immigration authority to allow a passenger to board the aircraft until he has"Ok"Signal to board papers. ایک کوئی move کردے ۔ اس پر پھر he should move it آگے بڑھتے ہیں ۔ آج میرا خیال ہے اسفندیار ولی صاحب prepared ہیں Ok. سینیٹر صفدر عباسی صاحب ۔

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, I will read it out. The

Senate do adjourn to discuss a news item appearing in the "Daily Times" dated 31st March, 2006, wherein it is stated that from the 1st April, 2006 at all airports in Pakistan the immigration authorities will not allow a passenger to board the aircraft until he has "Ok" to board papers. This is a matter of urgent public importance.

Mr. Acting Chairman: Sit down please. Will the Government oppose?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I oppose it.

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ اپوز کر رہے ہیں۔ آپ اپنا بیان کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب بڑی reluctant قسم کی اپوزیشن آئی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، پہلے منسٹر صاحب کی brief statement آنی چاہیے، اس کے بعد پھر mover بیان کرے۔ میرا خیال ہے منسٹر صاحب نے just oppose کیا ہے اور concerned minister تو ہیں نہیں یہاں۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: Then we can delay, I think Niazi Sahib is not prepared for it. We can, I think, delay it till tomorrow and ask the minister to come.

(مداخلت)

postpone it for next sitting. ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، یہ بات اچھی ہے۔

Mr. Acting Chairman: Bring it up on the next working day.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I will request the minister he must come to the House.

Mr. Acting Chairman: This is the Parliamentary tradition.

Thank you very much .

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب والا! اس کا نوٹس کافی پرانا ہے اور کم از کم اس کے انچارج وزیر صاحب آتے ۔ ویسے طریقہ کار یہ ہے کہ اگر وہ نہیں آسکتے تھے تو وہ رقعہ لکھ کر آپ کو بھیج دیتے کہ میں اس وجہ سے آج نہیں آسکوں گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم ریکارڈ پر ' یا سینیٹ کی طرف سے ہمیں کوئی ایسی information ملے ۔

Mr . Acting Chairman:You are right but let us give them a chance and we will ask him to come tomorrow. Ok Sir.

جناب قائم مقام چیئرمین، next ہے پروفیسر خورشید احمد صاحب' رحمت اللہ کاکڑ صاحب' We will do it on the next working day, we will bring it up again yes Insha Allah پروفیسر محمد ابراہیم خان ' ڈاکٹر محمد ساعد' مولانا گل نصیب خان ' لیاقت بنگزئی ' ڈاکٹر کوثر فردوس ' میڈم ثمینہ ' مولانا محمد صالح شاہ' میڈم عافیہ ضیاء ' سردار جمال خان لغاری صاحب۔ یہ club کر دی ہے ۔ this is on the cholera thing in Pakistan اس کو اکٹھا کر دیا ہے ۔ میرا خیال ہے کامل آغا صاحب !

Mr. Acting Chairman:Minister Health is also not here.

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف)، قومی اسمبلی میں بھی یہی مسئلہ اٹھا تھا۔ نہ وہاں پر کوئی official تھا' نہ وہاں پر کوئی منسٹر موجود تھا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، رضا ربانی! یہ بات نہیں ہے ۔ جہاں تک منسٹر کا تعلق ہے They all of them were present, next from tomorrow all officers concerned of the ministries shall be available in the assembly.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، یہاں منسٹر بھی ہونے چاہییں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، جی بالکل you are right یہ بڑا فوری نوعیت کا اور بڑا emergent problem ہے سارے پاکستان کا ۔ Ranjha Sahib you have to say

anything?

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا، بحث ہو رہی ہے - It has not been laid on the table. You would be aware as to what motions are and who is moving them, we have got this piece of paper it doesn't find mention, یہاں پر کچھ اور ہے - جو آپ بات کر رہے ہیں that in not in anybody's mind at all.

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب چیئرمین صاحب! بڑی خوش نصیبی ہے کہ میرا یہ Adjournment Motion table ہوا ہے لیکن میری یہ شومی قسمت ہے کہ منسٹر صاحب تشریف فرما نہیں ہیں۔ کوئی بمبا ٹ قسم کی ruling پاس کریں جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین، بموں کا، دھماکوں کا زمانہ ہے آپ بھی کہتے ہیں کہ ruling بمبا ٹ کریں - ڈاکٹر شیر افگن صاحب will you be able to handle this Adjournment Motion یہ اس کا on the reported cases of gastroenteritis in many cities of Punjab and Sindh.

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف)، جناب یہ معذرت کے ساتھ آپ کو یاد ہو گا کہ points of order کو اسی لئے ترک کیا گیا تھا کہ points of order اسی وقت raise کئے جاتے ہیں، جب Ministers, obviously ان کو notice نہیں ہوتا، وہ موجود نہیں ہوتا، کوئی ظاہر خواہ جواب نہیں آتا۔ اسی لئے یہ decide ہوا تھا آپ کے سامنے اور بھنڈر صاحب نے بھی اس بات میں کہا تھا کہ جی چلئے بھی Adjournment Motions لگتے ہیں وہ لگائیں، وہ points of order کے طور پر بھی استعمال ہو جائیں گے کیونکہ main issues highlight ہو جائیں گے اور وہاں سے اس کا جواب بھی آ جائے گا کیونکہ متعلقہ minister کو notice ہو گا۔ اب پہلا Adjournment Motion لگا آج منسٹر موجود نہیں ہے اس کو ہمیں defer کرنا پڑا، دوسرا Adjournment Motion لگا منسٹر موجود نہیں ہے تو اس کو بھی اگر defer نہیں کر رہے تو Minister of Parliamentary Affairs is taking it upon himself کہ جی میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ جب یا تو health minister ہو نہیں، تو پھر تو ٹھیک ہے کہ جی health

کا minister نہیں ہے تو Minister for Parliamentary Affairs جواب دیں گے۔ اب minister of Parliamentary Affairs جو ان کی اپنی knowledge ہے اس سے وہ جواب دے دیں گے obviously he has not been briefed by the Ministry of Health تو جناب میں تو یہ آپ سے request کرونگا کہ یہ جو اتنی on this Adjournment Motion فوج ہے ministers کی اگر وہ House business کو attend کر سکتے تو پھر فائدہ کیا اور میں آپ سے گزارش کرونگا کہ پھر یہ سارے کے سارے adjournment motions آپ defer کریں for tomorrow and ask the Ministers to be present میرا مطلب فائدہ کیا ہے پھر۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، ایک منٹ ' one of the senior most parliamentarian ہیں انور بھنڈر صاحب۔ بھنڈر صاحب آپ ہمیں guide کریں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! میں مشکور ہوں کہ آپ نے اس موضوع پر مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ Adjournment Motion ایک بڑی sacrosant چیز ہے اور جب بھی Adjournment Motion دیا جاتا ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ سارے کام روک دو اور جو normal business ہے اس کو ختم کردو اور پہلے اس بات کو لو۔ یہ بڑا urgent اور public importance کا مسئلہ ہے تو سارے normal agenda کو روک کر اس کو consider کرو۔ عام طور پر روایت یہ ہے parliament میں کہ Adjournment Motions کا جوں ہی نوٹس آتا ہے' تمام وزارتیں in touch ہوتی ہیں پارلیمنٹ کے نوٹس آفس سے کہ کیا کوئی ہمارا adjournment motion تو نہیں ہے' اس کی کاپی لیتے ہیں اور question hour کا ایک گھنٹہ ان کے پاس ہوتا ہے اس میں ساری information لے کر ساری کی ساری Adjournment Motions نمٹائی جاتی ہیں۔ مجھے کم از کم West Pakistan Assembly کا تو تجربہ ہے میں اس کے لحاظ سے عرض کرتا ہوں کہ جس روز Adjournment Motion آئی ہے وہ اسی روز نمٹائی جانی چاہیے دس ہوں۔ ہاں اگر کوئی مجبوری ہے اور اس میں مزید information کی ضرورت ہے منسٹر صاحب نے information مانگی ہے تو اس کو

defer کر دیا جائے ایک دن کے لئے یا جس طرح وہ کہیں لیکن Adjournment Motion کا sacrosant ہونے کا مقصد یہ ہے کہ Adjournment Motion کو پوری توجہ دی جائے۔ Adjournment Motion کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ جب کبھی کوئی Adjournment Motion آتا تھا تو اپنا پروگرام روک کے اپنا دورہ روک کر منسٹر صاحب Adjournment Motion کا جواب دے کر پارلیمنٹ سے جاتے تھے۔ اس لئے جناب جتنے بھی Adjournment Motions ہیں' میں آپ سے استدعا کرونگا کہ سارے روز نمٹائیں کیونکہ Adjournment Motion کا مقصد ہی ختم ہو جاتا ہے کہ اگر آپ تیسرے دن لیں' دوسرے دن لیں بلکہ اس میں تو یہ قانون ہے کہ Adjournment Motion اگر ایک دن بھی late ہے۔

تو that is not the matter of recent occurrence, that becomes the thing of the past اور وہ out of order rule کر دی جاتی ہے ۔ اس لیے Adjournment Motions کے متعلق سارے کے سارے جونہی notice آئیں ' ان کے جواب اسی دن دیے جائیں اور اسی دن take up کیے جائے ' اسی دن dispose of کیے جائیں ۔ Adjournment Motion کے pending رہنے کا تصور نہیں ہے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you Senator Anwar Bhinder Sahib. Senator Rahmatullah Kakar Sahib.

Senator Rahmatullah Kakar Advocate: Sir, I move that the normal proceedings of the House be adjourned now to discuss the matter of recent occurrence and of urgent public importance. It has been reported in the national press that dozens of people have died and thousands of them became seriously ill due to the contaminated water, in Faisalabad. It has also been reported that residents of some other cities of the country are also suffering from water born diseases. Sir, it is a matter of recent occurrence. it is moved that the business of House may be

adjourned and this matter may be discussed. Thank you.

Mr. Acting Chairman: Minister for Health, do you oppose it or not.

Mr. Muhammad Nasir Khan (Minister for Health): Yes, I do oppose it Mr. Chairman.

Mr. Acting Chairman: Movers should give their statements.

STATEMENTS

THE ERUPTION OF ASTROENTERITIS DISEASE

IN MANY DISTRICTS OF THE COUNTRY.

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، شکریہ جناب چیئرمین! حکومت وقت کی طرف سے فیصل آباد کے تیس ہزار لوگوں کو contaminated water کے پینے سے جو وبا لاحق ہوئی ہے اس کو حکومت وقت oppose کر رہی ہے۔ جناب والا! یہ صرف فیصل آباد کا مسئلہ نہیں ہے اس دن نہ صرف یہ تیس ہزار لوگ اس سے affect ہوئے بلکہ اس سے کچھ serious casualities ہوئی ہیں جس میں اسی دن کی press reports کے مطابق نو اور گیارہ کے قریب قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین! حکومت پنجاب کی طرف سے یہ بتایا گیا ہے کہ ہم اس کی تحقیقات کر رہے ہیں اگر اس میں کوئی WASA کے نمائندے ملوث پائے گئے تو پھر ان کے خلاف کارروائی کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے۔ جناب والا! لوگ موت کے منہ میں چلے گئے ہیں، تیس ہزار بندے affect ہوئے ہیں اور حکومت کی طرف سے بیان یہ ہے کہ اس کے بارے میں پھر سوچا جائے گا کہ کیا کیا جائے۔

آج کے پریس میں بھی اسی سے related یہ خبر ہے کہ یہ ایوب دور کے یعنی in between 1958 and 1967 کے زمانے کی pipelines تھیں ان میں چونکہ کچرے کا پانی بھی ساتھ رستا رہا ہے اور لوگ اس کو پیتے رہے ہیں اور ان گزشتہ چالیس یا اکتالیس سالوں میں جو جو

nonreported اموات ہوتی ہیں یا جن جن لوگوں کو مختلف قسم کے امراض لاحق ہوتے ہیں تو اس کے بارے میں یہ خود مان رہے ہیں کہ ہم سوچیں گے کہ کوئی رقم اس کے لیے مختص کی جائے تاکہ یہ pipe وغیرہ replace ہوں۔ جناب والا! حکومت یہ دعویٰ کر رہی ہے کہ by the end of 2007 پاکستان میں ہر گھر کو filtered پانی ملے گا۔ جناب والا! filtered پانی تو دور کی بات ہے ویسے ہی پانی ملنا مشکل ہے۔ میرے اور آپ کے صوبائی دارالحکومت حتیٰ کہ اسلام آباد جہاں مرکزی حکومت ہے یہاں بھی ٹینکرز سے پانی کی سپلائی ہو رہی ہے۔ عام bores میں پانی ندارد۔ جناب عالی! contaminated water کے cases اسلام آباد، پنڈی میں report ہوئے لیکن حیدرآباد میں کی مشہور case report ہوا اور یہاں سے اس سلسلے میں Standing Committee کی کراچی میں sitting ہوئی جس میں Chief Secretary سندھ بھی شامل تھے۔ جناب! WASA والوں نے confess کیا کہ pharmaceutical companies کی wastes پانی کے اندر penetrate کرتی رہتی ہیں اور لوگ پانی پیتے رہتے ہیں۔ پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ لوگ دس سال سے ایسا پانی پی رہے ہیں۔ اب آپ اس بے حسی کا خود اندازہ لگا لیں۔ کیا ایسے ملازمین کو مراعات سے نوازنا مناسب ہے۔ کیا لوگوں کی زندگیاں اتنی سستی ہو چکی ہیں؟

جناب! صوبہ سرحد، کوئٹہ اور interior Sindh میں یہ کیفیت رہی ہے۔ جناب! آخر یہ ذمہ داری کون لے گا؟ میری حکومت سے گزارش ہے کہ وہ اس بارے میں اپنی پالیسی کا مکمل اعلان کرے اور بتائے کہ اس بارے میں کب تک عمل درآمد ہو گا؟

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ جناب رحمت اللہ صاحب، کچھ اور movers بھی ہیں اور ہماری کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اپنا point of view بیان کرنے کا موقع مل جائے۔ جی سردار جمال خان لغاری صاحب۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری، شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ میں نے بھی اسی سلسلے میں adjournment motion move کیا تھا جس کا مجھے اس وقت تو کوئی خاطر خواہ جواب نہ مل سکا یہ 2 جون کو میں نے move کیا تھا۔ اس وقت ڈیرہ غازی خان میں 21 بندے Gastro-enteritis سے مر چکے ہیں اور thousands of people have been admitted

in the hospitals اس سلسلے میں میری وزیر موصوف سے بھی بات ہوئی تھی۔ یہاں پر اصل مسئلہ پرانا اور دقیانوسی water supply distribution system ہے۔ اس کی ابھی تک تجدید نو نہیں کی گئی جس کی وجہ سے اتنا سنگین مسئلہ لاحق ہوا۔ میں وزیر موصوف صاحب سے جاننا چاہوں گا کہ اس سلسلے میں انہوں نے کیا اقدامات کیے ہیں اور اس کے ساتھ پنجاب گورنمنٹ اس سلسلے میں کیا اقدامات کر رہی ہے؟ Asian Development Bank کا 69 کروڑ روپے کا ڈیرہ غازی خان سٹی میں project چل رہا ہے لیکن شومئی قسمت کہ اس project کے اندر water distribution lines کی changing کا کوئی component نہیں رکھا گیا۔ جناب! جب وہ component نہیں رکھا گیا تو وہ outbreak کسی وقت بھی لاحق ہو سکتا ہے کیوں کہ ہمارا بہت گرم علاقہ ہے۔ جناب! وہاں کی sewerage lines اور gutter lines آپس میں ملی ہوئی ہیں اور بہت سنگین صورتحال ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ اس سلسلے میں کیا کیا جا رہا ہے؟ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، پروفیسر ابراہیم صاحب اور پھر پروفیسر خورشید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! ملک میں ہزاروں کی تعداد میں افراد ہسپتالوں میں داخل ہو چکے ہیں اور کئی معصوم جانیں اس وبا کا شکار ہو گئی ہیں اور حکومت کی طرف سے کچھ پتا نہیں چل رہا ہے کہ اس کا مقابلہ کس طرح کیا جا رہا ہے۔ اس کا ہنگامی بنیادوں پر مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے اور لوگوں کی جانیں بچانے اور لوگوں کو صحت مہیا کرنے کی ضرورت ہے۔ جناب چیئرمین! ہمیں جو ناکام ریاست کا طعنہ ملکی سطح پر دیا جا رہا ہے ------

سینیٹر کامل علی آغا، (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور)، یہ طریقہ کار قطعی طور پر غلط ہے۔ اس سے صرف دو منٹ پہلے rules کی بات ہو رہی تھی اور دونوں طرف سے ہو رہی تھی اور ابھی دو منٹ کے بعد Rule کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔ اس کے اوپر debate ہو نہیں سکتی۔ صرف mover نے بولنا ہے اور اس کے بعد Minister نے جواب دینا ہے۔

Mr. Acting Chairman: There are 13 movers and three motions have been clubbed together.

سینیٹر کامل علی آغا، آپ پڑھ لیں صرف ایک mover بولے گا۔ جناب! الگ motions پھر آئیں گی۔ ایک adjournment motion کے اوپر ایک mover بولے گا اور جب آپ leave grant کریں گے، اس کے بعد movers بولیں گے۔ یہ آپ پڑھ کر دیکھ لیں۔

Mr. Acting Chairman: Yes, you have a point there.

لیکن there are 13 movers.

سینیٹر کامل علی آغا، ابھی آپ نے بھنڈر صاحب سے پوچھا تھا، ان سے دوبارہ پوچھ لیں۔

Mr. Acting Chairman: Agha Sahib, there are 13 movers

تو ان میں سے صرف ہم چار کو موقع دے رہے ہیں۔ جی پروفیسر ابراہیم صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! یہ کوئی resolution نہیں ہے کہ سارے mover بولیں۔ Adjournment Motion پر ہمیشہ ایک آدمی بولتا ہے، وزیر اس کا جواب دیتا ہے، اس کے بعد آپ فیصلہ کریں گے، اگر in order ہے تو پھر leave of the House grant ہوگی اور leave of the House کے بعد پھر آخری دو گھنٹے اس پر discussion ہوگی۔ اگر اس طرح سے discussion کرانی ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ Adjournment Motion پر without admission ہی بحث ہو رہی ہے۔

Mr. Acting Chairman: They will be giving a brief statement. Please make it brief Prof. Ibrahim sahib.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! اس طرح تو اگر 18 آدمی دے دیں تو 18 تو نہیں کر سکتے۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب! انہوں نے بلا وجہ اعتراض کرکے boycott کیا اور بلا وجہ انہوں نے ایک شہ سرخی بنائی۔ تمام جو process تھا budget کی recommendations کا، بڑے اچھے طریقے سے تمام مراحل طے ہوئے۔ کمیٹی کے آگے بھی ان کی representation ہوئی، انہوں نے وہاں پر بھی بیٹھ کر سفارشات مرتب کیں۔ یہاں پر بھی بیٹھ کر انہوں نے تمام

معارشات میں حصہ لیا' debate میں حصہ لیا اور میں تو اس بات پر قطعی طور پر خوش نہیں ہوں اور مجھے اس بات پر ناراضگی بھی ہے کہ ہم نے maximum تعاون ان کو render کیا اور اس کے با وجود انہوں نے رات کو اس کا نتیجہ' اس کی آخرت اچھی نہیں کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پارلیمانی روایات کے خلاف ہے۔ کل ہی ہم نے مبارکباد دی تھی اور وعدے وعید کیے تھے کہ انشاء اللہ رضا ربانی صاحب کے Leader of the Opposition ہونے کے بعد ان سے امیدیں وابستہ کی تھیں لیکن میں معافی کے ساتھ عرض کروں گا کہ جو last scene تھا وہ بڑا خوفناک اور ہولناک تھا۔ میری گزارش یہ ہے کہ میں یہ چاہوں گا کہ اگر آپ نے rules کے مطابق اس ہاؤس کو چلانا ہے' یہ بہت اچھی بات ہے' ہماری خواہش ہے کہ rules کے مطابق چلے لیکن گزارش یہ ہے کہ اگر برداشت ادھر ہونی چاہیے تو جناب چیئرمین! برداشت ادھر بھی ہونی چاہیے۔ یہ میں ہاتھ جوڑ کر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اگر ادھر برداشت نہیں ہوگی تو جناب! ہم سے یہ کیسے توقع کرتے ہیں۔ یہ نو' نو تقریریں کریں اور بلا وجہ کریں' جہاں پر rules اجازت نہیں دیتے' وہاں پر بھی کریں اور ہمیں اس وقت rules پڑھ کر سنائیں جب ہم غلطی پر نہ ہوں۔ لہذا یہ میری گزارش ہے جناب! کہ یہ طریقہ کار درست نہیں ہے۔ اس کو تبدیل کیا جائے اور میں آپ کو یہ rules پیش کر رہا ہوں اس کو آپ پڑھ لیں' ان کے مطابق جناب! آپ اس کارروائی کو آگے چلائیں۔

(اس موقع پر جناب کامل علی آغا صاحب نے جناب قائم مقام چیئرمین کی خدمت میں ایک فائل پیش کی)

Mr. Acting Chairman: Prof. Ibrahim, please make a brief statement.

لیاقت بنگزئی صاحب! آپ بیٹھ جائیں' time short ہے ناں۔ We have short time. اس بحث میں نہ پڑیں۔ مقصد یہ ہے کہ وزیر صحت آئے ہوئے ہیں' ہم ان سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا تدارک کر رہے ہیں۔ چلیں ابراہیم صاحب' جلدی سے short statement دیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ انتہائی فوری نوعیت کا اور عوامی concern کا مسئلہ ہے اور اس پر آپ کی وساطت سے میں حکومت سے

مطالبہ کروں گا کہ اس ایوان میں بھی بحث کی جائے اور ایوان کو اعتماد میں لیتے ہوئے اور ایوان سے رہنمائی لیتے ہوئے اس مسئلے کو حل کرنے اور عوام کو relief دینے کے لیے کارروائی کی جائے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Prof. Khurshid sahib,

آپ بھی briefly کہہ دیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ شکریہ جناب چیئرمین! میری adjournment motion ایک independent motion ہے ۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ مشترک ہو جس کے بارے میں اعتراض اٹھایا جا رہا ہے اور میں بات لمبی نہیں کروں گا۔ تھوڑا سا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ملک میں پانی کی contamination کی وجہ سے gastroenteritis کی وبا تیزی سے پھیل رہی ہے۔ اس سلسلے میں اخبارات کے اندر خبریں بھری پڑی ہیں۔ فیصل آباد کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہاں پانچ ہزار کیس reported ہیں۔ ملک کے دوسرے مقامات پر تین ہزار کیس reported ہیں۔ فیصل آباد، اسلام آباد، راولپنڈی اور ڈیرہ غازی خان کے بارے میں ابھی آپ کے سامنے صورت حال آئی ہے، یہ پورے ملک میں صورتحال ہے اور اگر اب بھی ہم اس کا serious notice نہ لیں اور پارلیمنٹ اس کے اوپر واویلا نہ کرے تو کون اس کو اٹھائے گا۔ اس لئے میری نگاہ میں قومی اہمیت کا فوری مسئلہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس کا بڑا قریبی تعلق اس بات سے ہے کہ ایک طرف یہ دعوے کئے جا رہے ہیں the highest forum کی طرف سے کہ 2007 کے آخر تک پورے ملک میں clean drinking water فراہم کر دیا جائے۔ ہم نے سارے انتظامات کر لئے ہیں، دوسری طرف اسی وقت World Bank کی رپورٹ آئی ہے کہ اس وقت پاکستان میں 38.8% افراد clean water سے محروم ہیں۔ ہم یہ صورت حال کیسے حاصل کریں گے۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس معاملے کا فوری نوٹس لینا چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی میڈم۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ ۔ میں اس بات کی تائید کرتی ہوں کہ پروفیسر خورشید

صاحب نے بالکل صحیح کہا ہے کہ سندھ میں واقعی بہت بری حالت ہے بلکہ پورے سندھ میں جس میں لاڑکانہ، دادو، بدین، ٹھٹھہ اور حیدر آباد خاص طور پر۔ حیدر آباد سے جو پینے کا پانی distribute کیا جاتا ہے جو کراچی کو بھی آتا ہے اور بدین، ٹھٹھہ اور دوسری طرف جاتا ہے اس میں بھی gutter کا پانی mix ہو چکا ہے اور لوگ کافی زیادہ بیمار ہو رہے ہیں۔ جلدی بیماریاں کافی ہو رہی ہیں۔ پیٹ کی بیماریاں اور خاص طور پر gastroenteritis کی بیماری جو آج کل لوگوں میں ہوتی ہے، یہ صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے ہے اس پر فوری ایکشن لیا جائے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ۔ اس موشن پر ہمارے نو movers ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی جی ۔ 13 movers ہیں club کیا ہوا ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ۔ ان میں سے 9 اس وقت موجود نہیں ہے صرف تین موجود ہیں۔ یہاں پر کل نصیب صاحب، ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ اور میں۔ اگر آپ ہمیں دو دو منٹ عنایت کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، میرا خیال ہے کہ we have reached the point کہ ابھی let the Minister for Health جواب دیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ، نہیں جناب چیئرمین! ہماری الگ موشن ہے ابھی ہم میں سے کسی نے تقریر ہی نہیں کی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں تقریر تو نہیں کرنی، آپ نے تو اپنا موشن read کرنا ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ، دو منٹ میں ہمیں پیش کرنے دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، چلیں جی دو منٹ پہلے ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ کو پہلے موقع دیں۔ Let the lady be first. Please make it short we are getting late

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس ، جی بہت مہربانی، بہت مہربانی، جناب والا! میں نے یہ عرض کرنا تھا کہ وزیر صحت یہاں پر تشریف فرما ہیں مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ وہ سیوریج کا کیا جواب دیں گے۔ کہ contamintation جو ہو رہی ہے وہ صاف پانی اور سیوریج کے پائپ ساتھ

ملنے کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ ہماری privilege motion میں 28 deaths reported ہیں' گیارہ بچے ہیں اور باقی بڑے۔ صحت والوں نے اگر gastroenteritis کے مریض آ ہی گئے تھے تو وہاں پر انتظام کیا تھا یہ کوئی ایسی بیماری نہیں ہے جس سے اموات واقع ہوں۔ صرف جسم کے اندر پانی کی کمی واقع ہوتی ہے جس کو یا oral rehydration سے پورا کیا جاتا ہے یا intravenous drugs سے کیا جاتا ہے۔ میں یہ توجہ دلانا چاہتی ہوں اور وزیر صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتی ہوں کہ صحت والوں نے کیا انتظامات کئے اس حادثے سے نمٹنے کے لئے۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، بنگزئی صاحب please make it brief۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی۔ جناب چیئرمین! مسئلہ یہ ہے کہ اگرچہ یہ اخبارات میں quote ہوا کہ فیصل آباد' حیدرآباد' شیخوپورہ اور گوجرانوالہ میں یہ مرض پھیل گئی لیکن جناب چیئرمین! آپ کو بھی معلوم ہے کہ آپ کا ضلع سب سے زیادہ متاثرین میں ہے بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ہمارے بلوچستان میں درجنوں ایسے اضلاع ہیں جہاں پر ہمیں پانی پینے کے لئے میسر نہیں۔ اگر خوش قسمتی سے کبھی باران رحمت برستی ہے تو وہاں پر پانی کو مشترکہ تالاب میں جمع کر کے کتے' گدھے' بیل' لومڑی' گائے انسان سب پیتے ہیں۔ جناب چیئرمین! اس موضوع پر میری محترمہ بہن نے بڑے واضح الفاظ میں کہا کہ وزیرصحت کا اس سلسلے سے کوئی تعلق نہیں بنتا کہ اگر پائپ ٹوٹے ہوئے ہیں لیکن علاج کے سلسلے میں جو غفلت محکمہ صحت کی طرف سے ہوئی ہے۔ جس میں quote کیا گیا ہے کہ اڑھائی ہزار افراد ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں admit کئے گئے ہیں' اس کے ساتھ چھ بچوں سمیت کل گیارہ آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ حالانکہ یہ خطرناک بیماری نہیں ہے۔ ہمارے ڈسٹرکٹ ہسپتال میں ادویات تک موجود نہیں ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت کی اس سے بڑی نااہلی ہو ہی نہیں سکتی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ جی۔ بنگزئی صاحب بیٹھیں۔ جی مولانا گل نصیب صاحب سب نے اپنا چھوٹا چھوٹا statement دے دیا ہے۔ انور بیگ صاحب کہتے ہیں کہ چھوٹی چھوٹی بات کریں۔ مولانا گل نصیب خان۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان، جناب چیئرمین! شکریہ - یہ ایک مسئلہ ہے جس کے بارے میں باقی movers نے بھی بات کی - یہ معاملہ کسی ایک علاقے سے تعلق رکھتا ہے لیکن پورے ملک میں عمومی طور پر پاکستان میں صاف پینے کے پانی کا مسئلہ انتہائی تشویشناک صورت اختیار کر گیا ہے اور یہی ایک House ہے اور جگہ ہے جس پر عوامی مسائل کے بارے میں بات کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو حکومت اگر اس طرف توجہ کرکے اس قومی اہم نوعیت کے مسئلے کے بارے میں کوئی قابل عمل حل نکالے تو بہتر ہو گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وزیر صحت -

جناب محمد نصیر خان، جناب چیئرمین ! سب سے پہلے تو میں معذرت کرتا ہوں کہ میں تھوڑا late آیا چونکہ میں عصر کی نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی بات نہیں تھی جبکہ میں ہمیشہ یہاں بروقت پہنچتا رہا ہوں - اس لئے مجھے دیر ہوگئی - اس کے علاوہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ during this ongoing summer season gastroenteritis outbreaks have been reported from the districts of Faisalabad, Hyderabad, Karachi, Kasur, Gujranwala, Sheikhupura and D. G. Khan. These outbreaks were investigated and responded by the respective Provincial and District Governments and authorities and also by the Joint NIH and WHO teams whenever they were requested.

Primarily, Mr. Chairman! this is totally a provincial matter and the Provincial Health Minister is alive and taking necessary steps. The Epidemic Investigations Cell of NIH contacted the Health Department D. G. Khan and also has the opportunity of talking to the honourable Senator Mr. Leghari. Immediately I called the Provincial Minister and told him that they should take necessary steps and they said that they have already ordered. The copy basically of the department mentioned, they have also

given, there were 670 cases which were received in the Out Patient Department of the District Headquarter Hospital from the 26th of May 2006 and 5th June, 2006 with 440 Missions. There have been two deaths from the Hospitals, 4 deaths were reported from sub-agencies. However some of them were not confirmed whether there were gastroenteritis patients. The Health Department has taken necessary steps for the containment of the disease. Mr. Chairman! when the Health Department moves in I find that particular time is to save as much lives as possible. As the honourable Senator Dr. Sahiba has said that there were some cases but a lot of cases were involved a very serious conditions. Because there were totally dehyderated and the cases that I talked about and certainly some of the things could have been done which were not done. The National Institute of Health is monitoring through Laboratory Investigation of the Earthquake of the outbreaks, dispatching guidelines and also for the prevention and control of Gastroenteritis disease. The major causes of outbreaks were found to be the consumption of contaminated water and No.2 Sewerage. That is two things. We have to go to the NCL as well. The sewerage water that is going on and unless you hold the tiger by the tail and say let stop biting. There is a huge combination that has to be done. A total of 14 samples were taken from the D.G.Khan Department to the Institute of Public Health, Lahore. Results showed that 4 were contaminated. Specific steps were taken by the Ministry of Health with the Provincial Government for the prevention and control of Gastroenteritis in the country. The Ministry with the help of

the National Institute of Health has taken a number of immediate actions:

1. The Ministry of Health has requested the Provinces to establish a Joint Committee at the District level under District Coordination Officer, DCOs having on board the EDO Health, MS. DHQ Hospital, Head of Public Engineering Departments and WASA, Deputy Director Information and EDO Finance, etc.

2. The Provinces have been asked to take and test and monitor the quality of the drinking water on regular basis. The Provinces have also been asked to provide a Weekly Report about the number of Gastroenteritis cases and details of any outbreaks.

3. The Ministry of Health has also started a media campaign for the prevention and control of Gastroenteritis in the country.

4. Guidelines for the management and control of GE were dispatched to the respective health departments in the Provinces.

5. The Epidemic Investigation Cell (EIC) of the Public Health Laboratories Division (PHLD) of NIH is monitoring the data coming from the affected provinces and the areas.

The NIH has also dispatched the 5th Issue Seasonal Awareness and Alert letter to the the Provincial District Health Departments countrywide. We have given them advice and whatever better we can, but the Provincial Government has to take much more responsibility. The laboratory results were immediately conveyed to the respective health authorities enabling them to take timely measures.

6. Mr. Chairman, the measures suggested to the Provincial and

District Departments for the containment of the Earthquake have also been given. The Health Department should activate an early warning system that we have in use to ensure immediate case reporting and recording at every health facility throughout the provinces.

7. Regular monitoring of the quality of drinking water (both chemical and bacteriological) should be done by a reliable labs indentified by the health department.

8. Water resources and water purification plants should be effectively cholorinated and also the pipes that are basically run for the water supplies. The joint task force constituted from the Health Department, Public Health Engineering Works Department and WASA.

9. Water supply should be tested by a reliable health lab and all underground and overhead tanks should be checked for leaks and cholorinated.

I think this is a simple procedure that the Provincial Governments and the District Governments should embark upon.

10. The sewerage system in the area should be inspected by sanitary Inspectors for any break of pipes which should be repaired. Environmental inspector should provide report of the suspected source of contamination and measures to avoid further spread to other sources of water.

11. Public advocacy and health education campaign shouldimmediately be launched in the affected catchment areas of the district, advising families to boil the drinking water, this is the simple

procedure that we can do immediately in an area that we should boil

کہ پانی کو ابال کر' یہ ایک simple procedure ہے جو کہ ہم نے immediately لینا ہے' دوسرا

properly wash your hands after using toilets and also wash fruits and

simple precaution اس vegetables. سے کافی چیزیں بچ جاتی ہیں' انگلش میں کہتے ہیں کہ

something you need a brilliant mind to see the obvious. So, we forget to do the obvious things and that is why some of the diseases can be spread like washing your hands when we go to the bathroom.

12. In the case of epidemics, the cases detected should at the earliest and the patient with servere acute Diarrhoea should be immediately transferred to the hospital, both public and private whatever facility that is available at the nearest. The honourable Senator Dr. Sahiba has said patients with severe, acute Watery Diarrhoea should be put on rehydration therapy that is the ORS or intravenous fluid replacement, depending on the severity of the disease and on antibiotics preferably. So, I think during the epidemic an operation room should also be established.

Mr. Chairman! there is a huge problem in the country and it is not just in one city, its right from Peshawar to Karachi. This has gone us since the inception of Pakistan. Unfortunately, a lot of countries when they use to install pipes, they use to have for example on the road, one side used to be the fresh water line and the other side would be the sewerage, unfortunately the work has been done here, they are very close and that is where usually the water problem starts. If there is a pipe breakage and the water supply starts, the sewerage water or the other water comes into the pipes. When you restart it, like for example

جب بجلی آتی ہے تو واپس pumping ہوتی ہے this contaminated water immediately goes into the pipe line.

Mr. Chairman! there is also very important that we are a country where urbanization is getting tremendous

ہر شخص شہر کی طرف دوڑ رہا ہے۔ the population has expended for example 950 to now its double, its 160 million right now. These are all problems, its like

اس کمرے میں سو Senators ہیں۔ اگر دو سو آ گئے تو ایک problem ہو گی' اگر this room both ہو گی problem کیا imagine تو 1000 آ گئے تو problem ہو گی اور اگر 500 آ گئے تو بیٹھنے کے لئے اور کئی دوسرے

This is whats happening in the cities, there is so much urbanization, of the water supply and sewerages is exactly the same. In fact we are putting too much pressure. So, what we suggest is

اور گورنمنٹ نے شروع بھی کیا ہے immediately this was started primarily the programme hepatitis and fresh water was started, ہمارے cabinet members موجود ہیں' last year جب سندھ سے یہ مسئلہ ہوا تو میں نے cabinet میں کہا that we can control two things in the country, any health care, water and blood, we can contro 175% of the diseases.

So, the clean water programme started last year when the Prime Minister said that we will start installing filteration plants. We will doing it, it takes time, it is lot of investment

آپ imagine کریں

all the sewerage pipes and all the sewerage water supplypipes have to be replaced in most of the cities, most of the towns and most of the districts. So, it is a huge task which the Federal Government, Provincial

Government and the District Government have to embark on. I think it is a next, may be a ten years programme which we should to start. So, the Ministry of Health here

میں سوالات کے جواب دے رہا ہوں۔

it is a lot more, you have the water supply, you have the environment and you havethe Science and Technology. So, they all are working together

اور انشاء اللہ

we hope that we can do it but nothing comes free. You have to find the money to invest, it is so easy to say

کہ یہ کرلیں۔

ہر فیملی میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ جی ہم بچوں کو یہ دیں، یہ دیں لیکن کئی دفعہ نہیں دے سکتے

because of the finance constraints and resources. We have to find billions and billions of not rupees but dollars to change the water supply system in Karachi, in Lahore, Faisalabad, in D. G. Khan, in Narowal and Bahawalnagar and the sewerage plant. So I think it is serious like the honourable Senators have said. It is a very serious thought for the legislatures both of the National Assembly and the Senate right from the President's to Prime Minister's office, the Opposition, ourselves. We have to find the resources, the energy and plan for the next 10 years that this problem has to be resolved. Thank you sir.

جناب قائم مقام چیئرمین، میرا خیال ہے We have spent half an hour.

سینیٹر کامل علی آغا: جناب! یہ XXXXXXXX وہ چکر چل رہا ہے۔ جناب میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پارلیمانی ہے اور یقیناً پارلیمانی ہے۔ میں یہ Rule-77 پڑھنا چاہتا ہوں sub rule-2 آدھا گھنٹہ گزر چکا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس سے آگے یہ Adjournment Motion نہیں چل سکتی۔ یہ میری گزارش ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں وہ بالکل آپ کا نکتہ صحیح ہے آغا صاحب۔ پیرزادہ صاحب یہ بالکل علیحدہ ہی debate ہو جائے گی۔ تشریف رکھیں۔ جی جمال لغاری صاحب۔

Senator Sardar Muhammad Jamal Khan Leghari: Sir, the honourable Minister was very categorical in his statement. I appreciate that and he has spelled out the whole charter of how long it is actually going to take to provide clean drinking water and the filteration plants and now he is talking about a decade. Whereas it has been appearing in the press of Pakistan that government will be able to provide the clean drinking water by 2007. There is dichotomy in this whole thing because when you are talking about a ten years time and then you are talking about 2007. There is a big difference between that No.1.

The DCO, Dera Ghazi Khan has sent a report to the provincial government that there have been 21 demises whereas the honourable Federal Minister is saying that there are two and there were reports of 4. So..

Mr. Acting Chairman: I request the honourable Senator to takeyour seat please. The Minister has given a detailed answer. If the movers are not satisfied then we can go and debate it for two hours.

[XXXXX These remarks are expunged by the orders of the Chair]

سینیٹر کامل علی آغا، اب ہم یہ نہیں کر سکتے کیونکہ آدھا گھنٹہ گزر چکا ہے۔ اس کے بعد آپ یہ نہیں کر سکتے۔ آدھے گھنٹے کے بعد آپ یہ نہیں کر سکتے۔ اس کا ٹائم ہی آدھا گھنٹہ ہے۔ آدھے گھنٹے کے بعد اس کا ٹائم over ہو گیا ہے۔ اب اس پر آپ نہ sense of the House لے سکتے ہیں، نہ اس کی leave grant کر سکتے ہیں۔ یہ آپ آدھے گھنٹے سے پہلے کر سکتے تھے۔ اس ہاؤس کو اگر آپ نے rules کے مطابق چلانا ہے، یہ rules لکھے ہوئے ہیں۔ اگر rules کے مطابق نہیں چلانا تو پھر ٹھیک ہے۔ پھر جناب چلتا رہے سب کچھ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں، نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ میں سب movers سے گزارش کروں گا کہ تشریف رکھیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ detailed جواب آ گیا ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، آپ اس پر ruling دیں جناب۔ آپ نے پہلے اس پر ruling دینی ہے۔ آپ یہ پڑھ لیں۔ سب سے پہلے آپ نے جو کچھ کرنا تھا Minister کی statement کے بعد The Minister concerned may be called to give his point of view. اس کے بعد آپ نے کرنا ہے if the motion is found to be in order, یہ آپ نے فیصلہ کرنا ہے اگر آپ اس کو in order قرار دیں گے اس کے بعد آپ نے leave grant کرنی ہے۔ آپ پہلے فیصلہ کریں کہ یہ in order ہے کہ نہیں ہے۔ میرے خیال میں یہ in order نہیں ہے arguments کے بعد۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میں سینیٹر صاحبان جو movers ہیں ان کے سامنے یہ چیز لانا چاہتا ہوں کہ Health Minister نے بڑا تفصیلی جواب دیا ہے اور اس میں بہت سی چیزیں بتائی ہیں کہ یہ provincial subject ہے Keeping that in veiw میرا خیال ہے we should be satisfied and now we will proceed on. Its a provincial subject. Let us proceed on and get on to the other business. Thank you very much.

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب کامل علی آغا صاحب نے درمیان میں کچھ غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کیے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ وہ حذف کروا دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ حذف کریں گے جی کل والے بھی حذف ہونے ہیں، آج بھی حذف کروا دیں گے۔ کل بھی کچھ غیر پارلیمانی الفاظ استعمال ہو گئے تھے۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب میں معترض ہوں اس بات پر۔ میں نے ایک لفظ بھی غیر پارلیمانی استعمال نہیں کیا۔ کاکڑ صاحب غلط فرما رہے ہیں اور یہ آپ نے جو بات کی ہے، آپ اس وقت preside نہیں کر رہے تھے اس لیے یہ آپ کو حق حاصل نہیں ہے کہ کل کے جو الفاظ ہیں ان کے متعلق اپنا order جاری فرمائیں۔ آج کے متعلق آپ decide کریں اور میرے arguments بھی سن لیں اور ان کے بھی سن لیں۔ میں نے یہ کہا ہے کہ XXXXXX، یہ غیر پارلیمانی نہیں ہے۔ میں اس بات پر بضد ہوں جو پارلیمانی سسٹم ہے آپ اس کا پورا study فرمائیں اور اس کے بعد اس کے اوپر فیصلہ دیں یا ہمیں اس کے اوپر بحث کرنے کا موقع دیں اور ہمارے arguments سنیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آغا صاحب! اگر ہم اس وقت میں لگے رہے تو پھر آگے نہیں بڑھیں گے Let him go forward.

سینیٹر کامل علی آغا، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ آپ کوئی پارلیمانی الفاظ جو ہیں ان کو غیر پارلیمانی قرار دے دیں۔ آگے بڑھنے کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ کل جب آپ preside نہیں فرما رہے تھے اس اجلاس میں اس کے متعلق آپ ruling دیں۔ میرے کوئی الفاظ جو ہیں وہ کل حذف نہیں کیے گئے ہیں نہ میں نے کوئی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کیے تھے۔ آپ ان الفاظ کے متعلق کوئی order نہیں دے سکتے۔ یہ میری گزارش ہے۔

Mr. Acting Chairman: Please be seated.

میرا خیال ہے کہ Let us proceed forward

سینیٹر محمد انور بیگ، آغا صاحب آپ کو ڈانٹ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، بے شک ڈانٹ رہے ہیں۔ ہاؤس میں برداشت کرنا ہوتا ہے۔

[XXXXX These remarks are expunged by the orders of the Chair]

جناب قائم مقام چیئرمین، ہم آگے بڑھتے ہیں۔ میں تو بڑے کھلے دل سے ہاؤس چلانا چاہتا ہوں۔ Let 's go on the motion۔ جی میڈم یاسمین شاہ صاحبہ

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، آپ نے کہا کہ ہاؤس میں جس پر discuss کیا گیا ہے وہ صوبائی معاملہ ہے۔ جناب میری آواز آ رہی ہے اوپر سے مائیک on نہیں ہو رہا ہے۔ یہاں سے نہیں ہوتا۔ جناب! کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم چاروں صوبے کے لوگ یہاں بیٹھے ہیں تو یہاں ہم صوبوں کے مسئلے discuss نہیں کریں گے تو پھر کہاں کریں گے۔ یہ ذرا مجھے بتا دیجئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، یہ صوبائی مسئلہ ہے۔ میں آپ کو بتا دوں گا۔ Let's proceed on , half an honour ہو گیا ہے It is a Provincial subject---

سینیٹر رضا محمد رضا، یہاں Provincial کی بات ہوتی ہے۔ یہاں بات ہوتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ صوبائی مسئلہ ہے۔ جب تعلیم کی بات ہوتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ Provincial ہے تو جب یہ Provincial ہے تو تعلیم کی، صحت کی منسٹری رکھنے کی ضرورت کیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا صاحب آپ کا point بڑا valid ہے۔ اس پر بڑی بحث ہو گی رضا صاحب تشریف رکھیں۔ اسفند یار ولی صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر اسفند یار ولی، میں ایک سوال جناب چیئرمین آپ سے کرنا چاہتا ہوں میں تو صوبائی اسمبلی میں بھی رہ چکا ہوں۔ اب یہاں بھی ہوں۔ صوبائی اسمبلی میں جب ہم Education, Health, Local Bodies or Agriculture پر کچھ بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ مرکز کی بات ہے۔ وہاں جائیں۔ یہاں آ کر جب کرتے ہیں تو یہاں سے ہمیں کہا جاتا ہے کہ آپ صوبے میں جائیں۔ یہ ذرا ہمیں بتا دیں کہ صوبے میں ان چار subjects پر جا کر یہ بات کریں یا مرکز پر کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میرا خیال ہے اس پر It is detailed and long debate یہ کچھ اور debate یہ کچھ اور ہے۔ I am also from smaller Province, it needs a long debate, موشن سے پہلے if you allow me میرا خیال ہے کہ Call Attention

Notice آیا ہے اس کو پہلے نمبٹا لیں کیونکہ موشن پر تقاریر بھی شروع ہو جائیں گی۔ بحث بھی ہوگی ۔ movers کون ہیں۔ جی میڈم پری گل صاحبہ ' آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں۔ آپ کا مائیک کام کر رہا ہے۔ بی بی یاسمین شاہ والا مائیک کام نہیں کر رہا تھا۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، خراب نہیں ہے اوپر سے مائیک on ہوتا ہے یہاں سے نہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین صاحب! دراصل میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس وقت پانی کا جو مسئلہ ہے وہ بڑا اہم مسئلہ تھا کیونکہ اگر ہم یہاں ایک صوبے کی نمائندگی کرتے ہیں اور صوبے کے MPA,s سے ووٹ لے کر یہاں آتے ہیں۔ یہاں پر میں نے اکثر دیکھا ہے کہ جو Chair پر بیٹھتا ہے ۔جب بھی ہم اپنے صوبے کے لیے واپڈا کی ' پانی کی' صحت کی ' یونیورسٹی اور کالجوں کی بات کرتے ہیں تو اس Chair سے اکثر ہمیں ایک ہی نعرہ ملتا ہے کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے ۔تو پھر اگر یہ صوبائی مسئلہ ہے تو پھر اس کے بعد وہ سینیٹر جو صوبائی اسمبلی کے ممبران سے ووٹ لے کر سینیٹ میں آتے ہیں تو ہم اپنا واویلا کس کو سنائیں۔ اس لیے میں کبھی کبھی یہاں بہت پریشان ہو جاتی ہوں کہ جو بھی کوئی ایمرجنسی بات ہوتی ہے' اگر ہم شور کرتے ہیں' ابھی پچھلے دنوں ہم نے واپڈا کے بارے میں شور کیا تو یہی ارشاد ہوا ۔ جناب چیئرمین صاحب! اگر ہم صوبے کی بات یہاں لاتے ہیں تو براہ مہربانی آپ ذرا توجہ دیں۔ کیونکہ کافی لوگ مرے ہیں۔ ہر مسئلے پر اگر ہمیں کہا جائے کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے تو یہ افسوس کی بات ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں ' جب یہ Resolution یا Adjournment Motion کی شکل میں ہو تو پھر اس پر ضرور تفصیلی بحث ہو گی۔

سینیٹر آغا پری گل ،تو پھر ہمیں MPA کی seat پر لڑنا چاہیے اور وہاں صوبائی اسمبلی میں لڑتے رہیں گے۔ یہی ہو گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، انور بیگ صاحب کا ایک point of order آیا ہے۔ پری گل صاحبہ! تشریف رکھیں۔ شکریہ۔

سینیٹر آغا پری گل، ایک منٹ۔ ہمارے Health Minister نے کہا کہ جناب میں نماز پڑھ کر آیا ہوں تو مجھے دیر ہوگئی ہے۔ وہاں سے شور اٹھ گیا کہ واہ نماز! یہ بہت غلط بات ہے۔ اب نماز پڑھنے کے لئے بھی ان سے پوچھا جائے۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ اب اللہ کے نام کے لئے بھی permission لیں مگر میں کہتی ہوں کہ آفرین ہے اس آدمی پر۔ ٹھیک ہے' اب یہ تو نہیں ہے کہ آپ ہمارے Ministers کی بے عزتی کریں اور ہم دیکھتے جائیں۔ ٹھیک ہے جو جائز بات ہے ہم بھی وہ بات کریں گے اور آپ بھی کریں۔ ناجائز بات اس House میں برداشت نہیں ہوگی۔ وہ کہتا ہے کہ میں نماز پڑھ کر آیا ہوں اور late ہو گیا ہوں تو وہاں سے کہا جاتا ہے کہ واہ نماز! یہ کیا بات ہے؟ یہ صرف اخبار والوں کے لئے ہے کہ وہ سرخیاں لگائیں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ مجھے تو ان مولویوں پر افسوس ہوتا ہے کہ کم از کم آپ لوگ بولا کریں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب چیئرمین صاحب! انہوں نے مولویوں کا ذکر کیا ہے۔ مجھے بھی point of order پر بولنے کی اجازت دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی انور بیگ صاحب۔ آپ کا point of order ہے۔

POINT OF ORDER

BLACK TAXI CABS SCANDAL.

سینیٹر محمد انور بیگ، جناب چیئرمین! مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ during my budget speech I had identified a scandal of Black Cab. جس میں and 20% on CBU کیا تھا duty-free allow کو 300 taxi, cabs نے Government جناب! ، جون کو ایک اشتہار آیا ہے Ministry of Industries کا جس and 5% on CKD. کے اندر ایک tailor made advertisement دیا گیا ہے۔

Sir, a company called Prime Transport Company owner is Mr. Daud Khan and the address is Pak Avenue Shahra-i-Faisal, PCHF Karachi. Sir, this company was in touch with the Government for the last one year. Sir, can I have your attention?

Mr. Acting Chairman: I am listening to you Baig sahib.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, it is very important. This is a big scandal which is going on in the country. اور آج ایک leading English Newspaper کے اندر front page کے اوپر یہ آیا ہے۔ جناب! اس کے اندر ECC نے ۲۲ مئی ۲۰۰۶ کو یہ approve کیا ہے۔ Purpose built taxi and this has been done primarily for one man which is Mr. Daud Khan. یہ advertisement انہوں نے دی ہے۔ جس کے اندر یہ لکھا ہے کہ تمام formalities پورا کریں، زمین خریدیں، contract sign کریں and give it within 15 days of publication of this notice. جناب! آپ کو پتا ہے ۱۵ دن میں کوئی آدمی زمین بھی نہیں خرید سکتا۔ This has been made only for this company. I would like the Government to respond on this. جناب! یہ بہت بڑا scandal ہے۔ I would like to caution the Prime Minister that the Prime Minister will be held responsible because he is chairing the ECC meeting and I think the Prime Minister is being misguided on this issue and you are trying to kill the local automobile industries in Pakistan. جناب! Prime Transport Company کو ایک ہزار ایکڑ زمین کراچی کے قریب allot کی گئی ہے۔ There is a Suzuki plant which is running in Karachi on 75 acres. Sir, this will be the biggest land scam in the history of this country. Sir, these things have to be stopped and I would like to caution once again to the Prime Minister. Sir, somebody is going to jail for this. I would like somebody from the Government to respond on this because it is of prime importance کہ کسی طریقے سے آپ local industries کو تباہ کر رہے ہیں! There will be over 500 thousand people unemployed with this scam.

Mr. Acting Chairman: Thank you Baig sahib. I think during this very session one of the Federal Ministers will respond. Thank you very much.

رضا ربانی صاحب! Call Attention Notice کو پڑھیں۔

CALL ATTENTION NOTICE

DISCRETIONARY POWERS OF THE GOVERNORS TO APPOINT VCs OF UNIVERSITIES HAVE BEEN WITHDRAWN.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, the attention of the Higher Education Commission Chairman is drawn to a news item stating that discretionary powers of the Provincial Governors to appoint Vice Chancellors of universities has been withdrawn through a directive.

Mr. Acting Chairman: Yes, please, comments on that.

Senator Lt. Gen. (R) Javed Ashraf (Federal Minister for Education): Sir, on behalf of the Chairman HEC because the matter relates to Higher Education Commission. The reply that we have received in that the factual situation has not been correctly reported.

سینیٹر میاں رضا ربانی، مجھے اس پر بات کرنے دیں۔

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، اچھا جی، آپ بات کر لیں۔

Mr. Acting Chairman: Please.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین صاحب! I am grateful to you یہ ایک news item اخبار میں 21-05-2006 کو شائع ہوا تھا جس میں

Higher Education Commission Chairman, Mr. Atta-ur-Rehman has said that the discretionary powers of Provincial Governors to appoint universities Vice Chancellors have been taken back on the directives of President Musharraf. Now, Vice Chancellor shall be a Schalor, Research Committee is to be formed by the Higher Education Committee, Mr. Rehman told the journalists. Provincial Governors would be bound to issue the notification of appointment of the person recommended by the Committee for Vice Chancellor post, he added.

Sir, this clearly shows that there is a violation of provincial autonomy, this power rested with the Governors and who is the Higher Education Commission to appoint a committtee of research scholars or whosoever over there? May be, to give a panel of three and then he says that we will send names and that one name or even it is a panel of three. Mr. Chairman! that is restricting the powers of the Governor and these powers of the Governor have been conferred on him by ways a statute which has been passed by the Provincial Assembly and a statute which has been passed by the Provincial Assembly under what provision of the Constitution and under provision of the Law? Can the President by way of a directive or a Presidential Order make an amendment in Provincial Law which has been passed by that Provincial Assembly. And then we say that we are talking about Provincial Autonomy and then we say that

Islamabad is not ruling.

Let me show you Mr. Chairman, here I have with me this Pakistan Code and the Pakistan Code carries the University of Karachi Ordinance 1962 which was subsequently passed and ratified by the Provincial Assembly of Sindh and what does that say with regard to the powers of who appoints the Chairman? It says, "the Vice Chancellor shall be appointed by the Chancellor", and who is the Chancellor, the Governor is the Chancellor. It says that the Governor of West Pakistan, at that time it was West Pakistan, shall be the Chancellor of the University. So, it says that the Vice Chancellor shall be appointed by the Chancellor on such terms and conditions as may be determined by the Chancellor and that is it. There is no other provision and how can a new procedure be adopted by way of a Presidential order or by way of a administrative, amending a Provincial Assembly Act that has been passed by a Provincial Assembly.

we have just converted the National Assembly and the Senate into rubber stamps, now, we are amending acts of the Provincial Legislature by way of a Presidential Order which is absolutely not permissible. Even if the honourable Minister is to say and hear. Mr. Chairman, I have another statute to my point and this is the Quaid-e-Azam University Act of 1973 which has been passed by this Parliament and what does that say, "The Vice Chancellor shall be appointed by the Chancellor and in the case of a Federal University who is the Chancellor? It is the President on such terms and conditions as the Chancellor may determine and shall hold

office during the period of the Chancellor for a term not exceeding 4 years" . Mr Chairman, my basic premise is, No. 1, this is an infringement on the provincial autonomy It was the right of the Governor to appoint the Chancellor and that right is being circumvented by a Presidential Order or an Executive Fiat which is *ultra viresi* of the Constitution because that Act passed by a Provincial Assembly or an Act passed by the Parliament can only be amended by that Parliament or by that Provincial Assembly. The Statutes or the Charter of the University are very clear in the manner in which a Vice Chancellor is to be appointed. Therefore, if there is any fidgeting with the procedure of appointment of a Chancellor, that fidgeting cannot take place through an executive fiat. This is totally unconstitutional and the Higher Education Commission has no right to form a committee and to make it mandatory upon the Governor to limit his, even for the sake of the argument, this statement is to be taken as incorrect, even to limit the choice, here you are then taking away. What you are actually doing Mr. Chairman, is that you are taking away the discretion of the Governor of the province to appoint a person. It means that now even the appointments of Vice Chancellors in the provinces will be made by Islamabad and then we turn around and Mr. Chairman, we say that we are talking about provincial autonomy, where even the discretionary powers of the Governor are being taken away and the Governor is supposed to be the representative of the President under the Constitution. If they can't even trust their own person to that extent in the provinces Mr. Chairman, then that is saying good bye to the concept of

the Federation but the problem here is that the Chairman of the Higher Education Commission ....

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: Thank you Mr. Raza Rabbani.

Senator Mian Raza Rabbani: Just one minute sir, I am on the last sentence. The problem here is that the Chairman of the Higher Education Commission wants to usurp all powers on to himself and which is not permissible under the law or the Constitution.

Mr. Acting Chairman: Some Senators want to become part of the debate before you want to answer. Senator Razina Alam Sahiba.

پہلے انہوں نے ہاتھ اٹھایا تھا۔ اچھا ایک منٹ' Call attention میں رضا محمد رضا صاحب! آپ بھی ہیں' you want to repeat same thing جو رضا ربانی صاحب نے کہی؟ اچھا' اس میں Call attention میں صرف movers بولیں گے and the Minister only please. تو رضا محمد رضا صاحب! آپ بھی اس کے mover ہیں' please.

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب! رضا ربانی صاحب' Opposition Leader نے اس call attention کے سلسلے میں جو کچھ کہا' میں ان کے ایک ایک لفظ کی تائید کرتا ہوں اور میرا یقین اور پختہ ہو جاتا ہے جناب! کہ ہمارے ملک پر Presidential اور unitary type کا اقتدار مسلط ہوتا جارہا ہے۔ جناب! جب ہم بار بار کہتے ہیں کہ جس طرح Police Ordinance کے تحت صوبوں کو police کے اختیارات سے محروم کیا گیا' جس طرح Local Government Ordinance کے تحت صوبوں کو Local Government کے اختیارات سے محروم کیا گیا' جس طرح NFC Award پر عمل نہ کرنے کے ذریعے صوبوں کو معاشی اور مالیاتی اختیارات کے حق سے محروم کیا گیا' جس طرح Council of Common Interests کو ایک عضو معطل بنا کر یعنی صوبوں کو اپنے تمام اختیارات سے محروم کر کے جس طرح صوبوں کے resolutions

مذاق اڑایا جا رہا ہے' جناب! قدم بہ قدم یہ اقدامات شاہد ہیں کہ مکمل طور پر صوبوں کا خاتمہ کیا جا رہا ہے اور وفاقی پارلیمانی نظام کی بجائے' ایک صدارتی اور one unit جیسا نظام مسلط کیا جا رہا ہے تو جو ہم کہہ رہے ہیں کہ گورنر سے بھی یہ اختیارات لے لینا کہ وہ Vice Chancellor کی تعیناتی نہ کر سکے تو ہم اس کے کیا معنی لیں۔ کیا کوئی فوجی متعین ہو گا یعنی کوئی ایسا شخص متعین ہو گا جس کا ان صوبوں سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ کیا اس Post پر کوئی فوجی متعین ہوگا؟ یا کوئی ایسا شخص متعین ہوگا جس کا صوبے سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ یا وہ کوئی ایسا اے۔ بجنڈا لائے گا جس کا ہمارے نظام تعلیم سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ یہ تمام صوبوں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے' صوبوں کی خود مختاری کے خلاف ہے' آئین کے خلاف ہے۔ جناب! ہماری یہ جو تمام جمہوری روایات ہیں ان کے خلاف ہے۔ یہ جو Higher Education Commission ہے' ان کے تمام دعوؤں کے باوجود کہ وہ ہمیں ترقی دے رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اب ہمارے یہ معمولی تعلیمی ادارے تھے ان پر بھی ہمارا' قوموں کا' Federating Units کا اختیار ختم ہوگا۔ اور ہم ان کے رحم و کرم پر ہو جائیں گے یعنی ایسی Federation کے جس پر صرف ایک صوبے کی بالادستی ہے اور پھر بدقسمتی سے فوج کی بالادستی ہے' جرنیلوں کی بالادستی ہے' شخصی حکمرانی ہے۔ جناب! یہ بڑی زیادتی ہوگی۔ یہ واپس لیا جائے اور ہماری خود مختاری میں جو مداخلت کی گئی ہے اس کا خاتمہ کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ رضا صاحب۔ Madam, only I think the Minister is to answer it. اچھا ایک منٹ کے لئے آپ کہہ دیں جو کہنا چاہتی ہیں۔ جی۔

سینیٹر رزینہ عالم خان، شکریہ! کیونکہ Chairperson Education Committee ہونے کے ناتے میں نے بھی اس کا نوٹس لیا۔ میرا فرض تھا جیسا کہ Honourable Senator Raza Rabbani صاحب نے فرمایا۔ میں نے ڈاکٹر عطاء الرحمان سے بات کی ہے اور پوچھا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے جو اختیار ہے وہ گورنر ہی کا ہے۔ جو Search Committee ہے اس کا صرف یہ کام ہے کہ وہ نام ڈھونڈ کر ان کو دے دے۔ مگر Selection کا اختیار وہ گورنر ہی کے پاس ہے۔ یہ مجھے ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب نے کہا ہے

تو میں یہ اس House کو بتانا چاہتی ہوں ۔ شکریہ ۔

Mr. Acting Chairman: We have moved forward. He want to move in now. Ok. Move in.

سینیٹر اسفند یار ولی ، جناب چیئرمین ! صرف ایک بات میں کرنا چاہتا ہوں ۔ اصل میں ، میں آنا بھی نہیں چاہتا تھا ۔ میں نے کہا چلیں ، رضا ربانی اور رضا محمد خان نے ٹھیک طریقے سے case plead کیا ہے ۔ لیکن جب درمیان میں interaction ہوئی تو میں اس کے لئے آیا ۔ Sir, why should a certain individual be given the right to appointment میں نے تو نہیں اب گورنر کی dictate to the Provincial Autonomy? کرنی ، President نے کرنی ہے ۔ اب جب اپنے بندے پر ، اپنے چوکیدار کے سر پر چوکیدار بٹھانا ، چیئرمین صاحب ! یہ میری سمجھ میں نہیں آتا ، شاید میں ناسمجھ ہوں زیادہ باریکیاں سمجھتا نہیں ہوں ۔ لیکن جناب چیئرمین ! کرتے کرتے it is not a joke where we are heading it, I know, it will be argued insignificant but it is another drop of water, it is another stone that goes into this scale of that antifederation. Thinking that is sir, for God's sake.... اگر ایسی چھوٹی خوشیاں بھی ہم سے لے لیں گے اور بڑی خوشی کی تو ہمیں توقع بھی نہیں ہے ۔ بڑی خوشی تو کسی اور کی ہے ۔ ہماری تو یہ چھوٹی چھوٹی خوشیاں ہیں ۔ میں Education Minister سے یہ request کروں گا کہ کم از کم ہمارے صوبوں سے یہ چھوٹی خوشیاں نہ لیں ۔ یہ چھوٹی خوشیاں ہمیں دے دو ۔ کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔ گورنر نے نہ میرا nominee وہاں appoint کرنا ہے اور نہ رضا ربانی کا nominee کو appoint کرنا ہے ۔ ان ہی کے گورنر نے ان ہی کے nominee کو appoint کرنا ہے ۔ That was my request sir.

جناب قائم مقام چیئرمین ، شکریہ اسفندیار ولی صاحب ۔ Yes Minister for Education.

Senator Lt. Genl. (Retd.) Javed Ashraf: Sir, as I stated that

the matter relates to Higher Education Commission and therefore, we request it for a reply by the Chairman, Higher Education Commission. Since the Ministry of Education was not a part of the process or the Conference where the decision took place. I will first read out the reply of the Chairman, Higher Education Commission received and then I will make a few comments on it.

Senator Dr. Khalid Ranjha: I got a letter in the capacity of Chairman of Board of Governors, so could you please tell us because this matter came in the House earlier also, and everybody was adhering as to whether can he hold the office, merely it looks, he enjoys the perks of a minister. Can you style yourself as a Minister and since this House has begun to count him a lieutenant, I think, we would request to General Sahib to take the House into confidence as to where exactly he stands,

Senator Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Sir the Commission states very clearly that the Chairman of Higher Education Commission will be independent. He will have the status of a minister, that is for perks and privileges. He is not a minister and, therefore, he is not a minister as to the best of my interpretation.

Senator Mian Raza Rabbani: I am sorry to interrupt the honourable Minister. I agree with the interpretation of the honourable Minister but then why has he written to Ranjha Sahib as a minister.

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: He has written as Federal

Minister

جو رانجھا صاحب نے مجھے ابھی بتایا ہے۔

Federal Minister stroke Chairman, how can he do that, why is he masquerading as a minister.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! یہ تو ایک پہلو ہے لیکن جو بات ابھی وزیر موصوف نے کہی ہے' میری نگاہ میں یہ بات صحیح ہے۔ ان کا status ضرور minister کا ہے۔ for perks اس کے معنی یہ ہیں کہ Higher Education کا ---

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ اس کے چیئرمین ہیں - He should be treated as a Chairman. Please

(Interruption)

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد : perks آپ دیکھئے کہ آپ نے ہزاروں کو دیئے ہیں۔ یہاں میرا سوال یہ ہے کہ کیا whether Higer Education is out of purview of the Cabinet? Can we have him as Minister for Higher Education? Because the Minister of Education, as I understand, his jurisdiction is excluded from Higher Education and he is Minister only from primary to colleges.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: I think, Miniter for Education will answer this.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، اس کے معنی یہ ہیں کہ we have no ministerial management to in our side in the entire field of Higher Education. which also excludes the Parliament. Ministers are accountable to the Parliament, if there is no Minister, nobody is responsible for Higher Education before the Parliament, that has been excluded.

Mr. Acting Chairman: Minister for Education.

Senator Lt. Gen. (Retd) Javed Ashraf: Sir I'll clarify the situation. Higher Education Commission is working directly under the Prime Minister. Prime Minister has designated the Minister of Education to answer all the legislative business over here for Higher Education also, so that is within the powers of the Prime Minister and as such I am giving the answer to the call attention notice and the reply that we have received today which says that the Print Media had not depicted the picture correctly. No power has been withdrawn of the Governors for appointment of Vice Chancellors, however, in the second meeting of Chancellors' Committee held on 11th May under chairmanship of the President of Pakistan which was attended by the Prime Minister, President Azad Jammu and Kashmir, all the four Governors and the Chief Ministers and Chairman HEC. The meeting decided as under: "Vice Chancellors of all Provincial Public Universities will be appointed after advertisement through a Search Committee process, the Search Committee will be required to put up a panel of three names for approval of the Chancellor that is Governor from within which the Vice Chancellor will be selected. It goes on to say previously, the Vice Chancellors were appointed by the Chancellor on such terms and condition as the Chancellor would determine in his own discretion and usually there was no advertisement on Search Committee process in place to propose a panel of professionals of the post of Vice Chancellor /Rector". Sir let me now clarify one of two

things it was said that it has been done to take over Provincial Education system and all that. That, if that was true it would have not applied to Federal University. President is the Chancellor of the Federal University. The same process has been given out for the appointment of vice Chancellors of the Federal Universities as well, where the President will not appoint a Vice Chancellor at his discretion, a Search Committee will be formed by the HEC that will recommend three names to the President and President out of those, will appoint one. So it applies to the President and the Governors, all. It is not designed only for the provinces. Secondly, as it was explained to me that this has been done in order to let the professionals come. Those who are part of the Search Committee recommend a panel of three names out of which the Governor will, then, appoint one of the names at his discretion. So he is still appointing, the only thing is that the names from within which he is appointing, are now being suggested to him by a Search Committee.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, No. 1. There was no clarification that was issued to this statement saying that it was incorrect and there are Supreme Court rulings to the effect that if a news item appears when it goes uncontradicted, then it is assumed that it is correct. So, therefore, now come when a Call Attention Notice has been issued and to say that the news item is incorrect is not permissible, No.1.

No.2: let's for example, go even according to that reply and why I am taking so much time because this is a very important question. We are

a House which represents the Federation and here the discretion of the Governor in the appointment of the Vice Chancellor is being restricted No. 1.

No.2, let me for the time being forget the Federal Capital. An act which has been passed by Parliament, is being amended by way of an executive fiat, how can that means that you are saying that what the provincial assembly has legislated, is rubbish. And that by a Presidential decree, we will amend whatever legislation that a provincial assembly passes, if Mr. Chairman, this principle is to be accepted, it will set such a horrendous example that should be followed then for any other law or any other act that a provincial assembly passes, then that can also be circumvented by a Presidential order. Here what you are doing is, you are saying that the discretion of Governor is there, but have read out the act to you. The act does not provide for any procedure under which the discretion of Governor is to be exercised and when you are providing for a procedure, that means that you are bringing about a fundamental change in the act itself and therefore there has to be an amendment if Mr. Ata-ur-Rehman is so keen, on usurping all the powers and having all the powers in his own hand, then sir, they are walking out (pointing to the press gallery).

کسی کو بھیج دیں۔

Mr. Acting Chairman: Kamil Agha sahib, please check what is going on. میاں رضا ربانی صاحب complete کر لیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، تو میرا مطلب ہے کہ اگر آپ facts کو amend کر رہے ہیں تو پھر provincial assemblies کے پاس واپس جائیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، میں کچھ عرض کروں تو معاملہ ہی ٹھیک ہو جائے گا۔ جناب چیئرمین! میری یہ بڑی humble submission ہے کیونکہ یہ matter ایسا ہے اور discussion میں جو بات سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ میرے خیال میں اس کو آپ Standing Committee کو refer کر دیں تاکہ اس جگہ پر محترم جناب عطاء الرحمن صاحب بھی تشریف لا سکیں گے اور سارا معاملہ وہ explain کریں گے کہ انہوں نے یہ کیوں کیا اور کس power کے تحت کیا اور کیسے کیا تو وہ unheard بھی نہیں رہنے چاہئے' ان کو بھی سنا جانا چاہئے کیونکہ وہ سینیٹ میں تو تشریف نہیں لا سکتے he is not a Minister تو اگر آپ Standing Committee کو یہ refer کر دیں تو میرے خیال میں یہ سارا مسئلہ سامنے آجائے گا اور اگر اس میں واقعی کوئی ایسی بات سامنے آتی ہے تو Standing Committee اپنی رپورٹ House میں پیش کرے گی۔ معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman sir! I agree with this and I am grateful to the Minister that he has taken a dose of cold water. So, I agree to that but the only thing is that the movers and any other Senator who would like to be present when the Standing Committee on the Education takes the matter would be allowed to be present.

سینیٹر کامل علی آغا، میں ایک بات پر ذرا معترض ہوں۔ میری spirit بہت اچھی تھی باوجود اس کے کہ ان کی طرف سے کوئی اچھی spirit نہیں آ رہی اس کے باوجود میں نے پھر ایک خوشبو چھوڑی تھی اور انہوں نے ایک فقرہ اس کے اندر ایسا کہہ دیا ہے جو میری نیت پر شک کرنے والی بات ہے لہذا میں اپنی اس بات کو اس لیے withdraw کرتا ہوں کیونکہ ان کو بھی پتا calling attention notice is nowhere کے بعد statement of Minister ہے اس لیے میری جو اچھی نیت تھی اس پر میں اپنی بات withdraw کرتا ہوں۔ جناب والا! یہ

کہیں کہ ان کی نیت صاف ہے اور ان کو دل کی گہرائیوں سے میری نیت پر کوئی شک نہیں ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب والا! مجھے ان کی نیت پر بالکل کوئی شک نہیں ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب والا! میں اپنی offer پر stand کرتا ہو۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Dar Sahib.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب والا! On line news agency کا office لاہور میں reportedly seal کر دیا ہے and that is why the Press has boycotted the proceedings of the House آپ ذرا بات کر لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ٹھیک ہے۔ سینیٹر ظفر صاحب! آپ رپورٹرز سے بات کریں اور نتیجہ خیز بات کر کے آئیے گا۔ I think, it is a very good suggestion which has come up.

Senator Lt. Gen. (Retd.)Senator Javed Ashraf: Mr. Chairman! I have no objection to this suggestion. I think, the matter may be referred to the Standing Committee for Education.

Mr. Acting Chairman: And the movers have to be represented and any other Senator is also allowed to attend the Standing Committee. The Chairman! Standing Committee is present. She has also taken notice of it. Thank you. Item No.2. Prof. Sajid Mir Sahib.

سینیٹر پروفیسر ساجد میر، جناب والا! جہاں تک calling attention notice کا تعلق ہے وہ مسئلہ ہاؤس کے مشورے سے آپ نے حل کر دیا ہے۔ لیکن ایک اہم بات اس پوری discussion میں آئی ہے کہ Higher Education Commission پر پارلیمنٹ کا کوئی over view نہیں ہے اس لیے کہ اس کا کوئی وزیر نہیں ہے۔ اس کا بھی کوئی حل کریں یا تو ان کو کوئی اس قسم کا status دیں کہ وہ یہاں آ سکیں یا اس کے لیے کوئی اور بندہ bound

instead of being under ہے ماتحت کے صاحب اعظم وزیر محکمہ یہ اگر کم از کم یا جائے کیا
the Minister of Education تو پھر وزیر اعظم صاحب آ کر اس کا جواب دیا کریں۔ ورنہ
ہمیشہ یہ ہوتا رہے گا کہ Parliament overview کے لیے اس کی گنجائش نہیں رکھی تو چلیں
refer کو Standing Committee کر دیں اور ذلاں ذلاں کریں۔

Senator Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Sir, I have already stated that the Prime Minister has designated me to answer for Higher Education Commission which I am doing.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد : جناب والا ! کیا Higher Education
Commission کو ایک الگ division بنایا گیا ہے۔ وہ division directly کس کے سامنے
responsible ہے ' اگر Prime Minister House میں ایک division جس طرح کہ
Finance ہے یہ clear ہے کہ Finance Division ان کے پاس ہے He is Finance
Minister also and it is possible. Prime Minister ایک نہیں چار portfolios رکھ
سکتا ہے لیکن کیا کسی notification میں جو Prime Minister کے تحت
departments ہیں ان میں بحیثیت وزیر اعظم صاحب کے پاس جس طرح Finance ہے اس طرح Higher
Education Commission شامل کیا گیا ہے اور اگر نہیں کیا گیا تو یہ serious lacuna
ہے۔

Senator Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Sir, it is under the Cabinet Division.

Mr. Acting Chairman: The matter has been referred to the Committee.

کمیٹی اپنی رپورٹ میں ان سارے angles کو دیکھتے ہوئے detailed information submit
کرے۔ اب motions پر آتے ہیں۔ سینیٹر عباس کمیلی صاحب' Item No.2.

Senator Muhammad Abbas Kumaily: I beg to move that

this House may discuss the overall performance of the Ministry of Religious Affairs, Zakat and Ushr with particular reference to Hajj Affairs.

Mr. Acting Chairman: The concerned Minister is not present we should defer it.

Senator Muhammad Abbas Kumaily: But it is surprising why is he not present here while there are two Ministers.

Mr. Acting Chairman: One of them should have been here.

Senator Muhammad Abbas Komaili: If they are not present, that does not mean we cannot discuss the issue.

Mr. Acting Chairman: Because he has to answer it.

we defer it for day after tomorrow. تو اس کے لیے ایسا کرتے ہیں کہ

سینیٹر میاں رضا ربانی، یہ تو اس session میں گیا۔

Mr. Acting Chairman: The Minister will be directed and Leader of the House please ensure in this respect.

you should direct the سینیٹر وسیم سجاد (قائم ایوان)، آپ حکم کریں اور

Minister to come.

Mr. Acting Chairman: We will direct him for the coming session and we will summon him. This is non lapsable. Now we move to the next. Madam Kalsoom.

سینیٹر کلثوم پروین، جناب چیئرمین! ایک سیکنڈ کے لیے۔ جب بھی کوئی motion move ہوتا ہے تو Minister اور State Minister کے knowledge میں آنا چاہیے کہ آج یہ issue House میں discuss ہو رہا ہے۔ اس طرح تو ہمارا session ختم ہو گیا اور پھر یہ اگلے میں چلا جائے گا۔ کل کے لیے Leader of the House ensure کر دیں کہ وہ

آ جائیں گے اور پھر ہم اس پر discussion کرسکیں گے اور یہ important ہے۔ یہ دو دو Ministers وہاں پر کیا کر رہے ہیں؟

Mr. Acting Chairman: You have got a valid point.

میرے ساتھ Chamber میں discuss کرلیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! دو Ministers ہیں Where are they?

Mr. Acting Chairman: You are absolutely right, my mind is also tickling. See, Minister for Water and Power he is the only Minister who is present. He is waiting for the last two hours to face this motion.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, that is alright but the point is where are the other Ministers?

Mr. Acting Chairman: Yes, this is what I am taking notice of.

Senator Mian Raza Rabbani: Our adjournment motions were deferred because the Ministers were not here. Now the Motion 194 cannot be taken up because the Ministers are not there, I mean what is going on?

جناب قائم مقام چیئرمین، بالکل رضا ربانی صاحب during the break میں آپ we will sit in the Chamber کو بھی Leader of the House اور کو بھی تکلیف دوں گا and we will sort out the policy about this that they should take the Senate seriously.

Senator Mian Raza Rabbani: Right sir.

Mr. Acting Chairman: Item No.3, Muhammad Ali Brohi.

MOTION

DISCUSSION ON THE OVERALL PERFORMANCE OF WAPDA.

Senator Dr. Muhammad Ali Brohi: Sir, I beg to move that the House may discuss the overall performance of WAPDA.

جناب چیئرمین! عرض یہ ہے کہ پورے پاکستان میں WAPDA کے حوالے سے جو صورتحال ہے وہ قابل توجہ ہے۔ آپ پاکستان کے تمام districts کو لیں تو زیادہ تر load shedding ہے اور وہ آٹھ آٹھ گھنٹے تک رہتی ہے۔ کراچی میں چھ چھ گھنٹے اور آٹھ آٹھ گھنٹے ہوتی ہے۔ اسی طرح بلوچستان ہو چاہے پنجاب کا کوئی district ہو' چاہے Frontier کا کوئی district ہو' میں جناب چیئرمین! یہ گزارش کروں گا کہ ایک تو بہت سخت گرمی ہے اور ہماری جو قوم ہے وہ اتنی پاپی ہوئی ہے اور اتنی تکلیف میں ہے' اتنی گرمی ہے اوپر سے پانی کا بھی بڑا problem ہے کیونکہ بڑی shortage ہے۔ دوسری بات بجلی کے حوالے سے ہے کہ بہت زیادہ load shedding کی جا رہی ہے۔ معزز وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں' ان کے کافی بیانات بھی آئے ہوئے ہیں کہ load shedding نہیں ہے اور اگر کوئی کرتا ہے تو اس XEN, SDO یا اس line man کو suspend کر دیں گے۔ مگر میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے جو غریب بھائی ہیں' اتنی گرمی میں بھی اگر چھ' سات' آٹھ گھنٹے بجلی نہ ہو اور اس وجہ سے وہاں پر اتنے لوگ مر چکے ہیں۔ اس گرمی کی وجہ سے وہاں پر کافی heat stroke ہو رہا ہے۔ پھر over billing کا بڑا problem ہے کہ وہ کافی over billing کرتے ہیں۔ میں کافی علاقوں میں گیا ہوں' خاص طور پر میں سندھ کے حوالے سے کچھ بتاؤں گا کہ سندھ کے کافی districts ایسے بھی ہیں جناب چیئرمین! جہاں پر میرا جانا ہوا' کافی گوٹھوں میں گیا ہوں' کافی دیہاتوں میں گیا ہوں اور میں نے وہاں پر دیکھا کہ ان کے پاس ایک طرف تو آٹھ' آٹھ' دس' دس گھنٹے بجلی تو ہوتی نہیں ہے دوسرا یہ کہ ماہانہ جو ان کو bill بھیجا جاتا ہے وہ' meter readers دیکھنے بھی نہیں آتے' وہ ان کو check بھی نہیں کرتے مگر ان کو ہزاروں کا bill آتا ہے۔ ایک جو غریب انسان ہے' جن کی بہت کم تنخواہ ہے یا جو بیچارے ہاری لوگ ہیں وہ کہاں سے bill دیں گے۔ ویسے ہی ہماری عوام کی کمر ٹوٹی ہوئی ہے اور ویسے ہی

اتنی بری صورتحال ہے ہمارے ہاں۔ بجلی کی جو over all صورتحال ہے پورے ملک میں وہ بہت بری ہے۔

میں پانی کے حوالے سے جو صدر صاحب نے ایک programme دیا ہے وہ بہت اچھا ہے۔ ہم تو چاہ رہے ہیں کہ بھاشا ڈیم یا اس جیسے ڈیم ٹھیک ہیں مگر جو کالاباغ ہے جب تک ان کی consensus نہیں ہو گی' province-wise جب تک اس کو نہیں مانیں گے جب تک تمام صوبے اس کو accept نہیں کرتے تب تک ایسا ڈیم نہیں بننا چاہیے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ ٹھیک ہے dams بننے چاہئیں' dams ہونے چاہئیں کیونکہ آگے کی صورتحال اور جو آگے کی condition ہے اس کو ہم بالکل سمجھتے ہیں مگر میں گزارش یہ کروں گا معزز وزیر صاحب سے کہ کم از کم اس معاملے کو seriously اٹھائیں اور اس پر serious step لیں کیونکہ اتنی خراب صورتحال ہے اور اوپر سے چھ' چھ گھنٹے' آٹھ' آٹھ گھنٹے کی load shedding جو ہوتی ہے' ہمارے ہاں تو بالکل تباہی ہے۔ اتنی زیادہ گرمی ہے' اگر ہم سوچیں جو AC والے اتنے بڑے بڑے گھروں میں رہتے ہیں' ہم یہ condition سوچیں کہ ہمارے وہ بھائی اور ہماری وہ بہنیں' ہماری مائیں وہ کس صورتحال سے دوچار ہوں گے جو interior Sindh میں' پورے پنجاب میں' بلوچستان میں جو صورتحال وہ اتنی زیادہ خراب ہے۔ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اس کو seriously take up کیا جائے اور اس سے سختی سے نمٹا جائے کم از کم وہ لوگ جو واپڈا میں ہیں اور نقصان پہنچا رہے ہیں۔ وزیر صاحب بہت اچھے ہیں' وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں مگر گزارش یہ ہے کہ وہ جو ان کے نیچے پورا ایک system ہے وہ اگر تعاون نہیں کرے گا' جو چیئرمین واپڈا ہے' XENs ہیں' SE ہے' ان districts کے اندر تو وہ لوگ جو ہیں وہ اس چیز کو خراب کر رہے ہیں اور ایک الٹا ہی system چل رہا ہے۔ جناب چیئرمین! میری یہ گزارش ہے کہ اس کو seriously لیا جائے کیونکہ یہ پورے ملک کا مسئلہ ہے۔ اس کے لیے جتنا کیا جائے وہ کم ہے اور ان لوگوں کے لیے steps اٹھائے جائیں جو واپڈا میں مگرمچھ بیٹھے ہوئے ہیں' جو سفید ہاتھی بیٹھے ہوئے ہیں اس میں' ان کے خلاف step اٹھایا جائے۔ ان لوگوں کو نہ چھوڑا جائے جو ایسی conditions پیدا کر رہے ہیں۔ ہم سب کی یہ ذمہ داری ہے ہم عوام کی خدمت کے لئے آئے ہیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اتنے اضلاع ہیں' گاؤں ہیں جن میں ابھی تک بجلی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو شاید ابھی پیدا ہوئے ہیں'

یہ روشنی ابھی دیکھی ہے جو اس گاؤں میں جل رہی ہے۔ شاید ہم ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں اور بجلی دیکھ رہے ہیں۔ اتنے سال ہوگئے ہیں' اتنا وقت ہوگیا ہے میری گزارش یہ ہے کہ جتنے بھی گاؤں ہیں۔ صدر صاحب نے ماشاء اللہ step اٹھا رہا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ جتنے بھی گاؤں ایسے ہیں جن میں بجلی نہیں ہے۔ ہم لوگ 2006 میں بیٹھے ہوئے ہیں صورتحال یہ ہے کہ جیسے ہم افغانستان کی پہاڑیوں میں رہ رہے ہیں۔ اندھیرے میں رہ رہے ہیں ہماری قوم اور ہماری نسل کہاں جائے گی۔ اگر ہمارے پاس روشنی ہی نہیں ہوگی تو سسٹم آگے کیسے چلے گا۔ ہماری آئندہ کی نسل بالکل پیچھے ہے۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ مہربانی سے وزیر صاحب اس پر ذرا توجہ دیں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کچھ سینیٹرز کے نام آگئے ہیں' انور بھنڈر صاحب آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں please carry on.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب چیئرمین! اس وقت موشن دفعہ 194 کے تحت آئی ہے۔ وہ واپڈا کی کارکردگی کے متعلق ہے۔ اس کے متعلق ہم نے اظہار رائے کرنا ہے۔ جناب والا! واپڈا جو کارہائے نمایاں سرانجام دے رہا ہے وہ ملک میں اور قوم کے لئے بے حد ضروری ہیں۔ کافی عرصہ سے' جب سے واپڈا معرض وجود میں آیا ہے اور بجلی و پانی کا انتظام انہوں نے سنبھالا ہے اس وقت سے بہت سے اقدامات ہوئے ہیں۔ بہت اقدامات ہونے والے ہیں لیکن ہمیں آج کی صورتحال پر بحث کرنا ہے اور یہ دیکھنا ہے کہ کیا اس وقت جو بھی کارکردگی ہے' جو بھی صورتحال ہے کیا وہ تسلی بخش ہے' یا تسلی بخش نہیں ہے۔ میں جناب والا! گزارش کروں گا کہ سب سے پہلے resources کی بات ہے۔ سوال یہ ہے کہ بجلی کی کمی تھی' بجلی کی کمی ہے لیکن میں توقع کرتا ہوں کہ بجلی کی کمی نہیں ہونی چاہیئے۔ آئندہ ہونے والے وقتوں میں بجلی کی کمی نہیں ہوگی۔ یہ ایک assurance ہے' یہ ایک واپڈا کی ذمہ داری ہے جو کہ واپڈا کو fulfill کرنی ہے۔ جب واپڈا معرض وجود آیا تھا تو اس وقت سب سے بڑا فرض واپڈا کا یہ تھا کہ اس کمی کو آج تک پورا کر دیا جاتا لیکن کن حالات میں ہوا' کیوں نہیں ہوا؟ یہ ایک لمبی بحث ہے اور اس کے متعلق بہت سے عوامل ہیں' بہت سی چیزیں ہیں' بہت سی

وجوہات ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ آج تک ہم یہ کر نہیں پائے کہ ہم ملک کو بجلی کے معاملے میں خود کفیل کر سکیں۔ سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ اور اس میں یقیناً جب فاضل وزیر جواب دیں گے اور اس موشن کا wind up debate کریں گے تو اس وقت یہی کہیں گے کہ ہمیں پہلے ڈیم بنانا چاہیئے تھے اور ہمارے ڈیم پہلے نہیں بن سکے۔ ہم نے بجلی کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ نہیں کیا۔ اس وقت اس کی ڈیمانڈ بہت زیادہ ہے' اس کی سپلائی بہت کم ہے۔ اس لئے یہ شکایت ہو رہی ہیں -----

(اس مرحلے پر اذان مغرب سنائی دی)

جناب قائم مقام چیئرمین، سینیٹر انور بھنڈر صاحب! آپ اپنی speech conclude کرلیں پھر نماز کا وقفہ کرتے ہیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! پہلے نماز کا وقفہ کرلیں بعد میں بولوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ٹھیک ہے ۔ بہت سے نام آ گئے ہیں یہ تو ایسی debate ہے کہ everybody want's to speak. So, House adjourn کرتے ہیں for Maghrib prayer. پونے آٹھ بجے تک' till 7.45 pm.

(Then the House was adjourned for Maghrib prayers.)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد 7.45 p.m. پر ایوان کی کارروائی زیر صدارت جناب قائم مقام چیئرمین' جناب جان محمد جمالی دوبارہ شروع ہوئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، انور بھنڈر صاحب! میں آپ کو کہنا بھی مناسب نہیں سمجھتا۔ آپ senior رکن ہیں۔ آج بہت لمبا ایجنڈا ہے and the honourable Minister has to proceed on to the National Assembly also, only and lonely present Federal Minister for Water and Power.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جتنا وقت آپ دیں گے' میں تو اس پر comply کروں گا۔ مجھے بتا دیجیئے' میں اس پر عمل کروں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں، نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔ Please آپ continue کریں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! میں عرض کر رہا تھا کہ basic مسئلہ جو ہے وہ generation کا ہے، اس لئے کہ ہماری بجلی کی consumption یا بجلی کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے لیکن ہماری generation جو ہے وہ اتنی نہیں ہو رہی جتنی کہ ہمیں ضرورت ہے۔ جہاں تک کارکردگی کا تعلق ہے، میں یہ عرض کروں گا کہ اس وقت عام طور پر consumer field میں محسوس کر رہا ہے۔ No.1 تو یہ ہے کہ بجلی کے rates بہت زیادہ ہیں، No.2 یہ ہے کہ بجلی کے bills غلط آتے ہیں، readings غلط ہوتی ہیں اور No.4 یہ ہے کہ transmission losses بہت زیادہ ہیں۔ جناب! جتنے transmission losses ہیں، وہ سارے consumer پر جا رہے ہیں اور transmission lines کے losses ہوتے ہیں، یہ inflated bills سے پورے کرتے ہیں۔ اب جون کے bills آئیں گے تو 30 جون کو ہر consumer، اپنا bill بے شک مقابلہ کر لے، وہ تمام اپنے revenue کا جو short fall ہے، جون کے bills میں نکالیں گے۔ جون کے bill میں اس کو cover up کریں گے، اس لئے یہ دکھانے کے لئے کہ ہماری income کم نہیں ہوئی ہے۔ ایک غریب آدمی consumer ہے، وہ یہ check نہیں کر سکتا کہ اپنے metre کو پڑھے اور پھر وہ اندازہ کرے اور پھر وہ rates check کرے۔ جناب! جو bills ہیں، ان میں جو شرحیں دی گئی ہیں، وہ شرحیں زیادہ ہیں، اس وقت ضرورت یہ ہے کہ بجلی کے بلوں میں کچھ نہ کچھ کمی ہو۔ میں جانتا ہوں کہ جناب فاضل وزیر کہیں گے کہ ہم نے subsidized کیا ہوا ہے، ہم اس میں subsidy دے رہے ہیں لیکن عام آدمی کی حیثیت سے مجھے اس بات سے غرض نہیں ہے کہ یہ subsidy دے رہے ہیں کہ نہیں۔ مجھے اس بات سے غرض ہے کہ مجھے بجلی ملے، مسلسل ملے اور سستی بجلی ملے۔ اب industry کو لیجئے، عام آدمی کو لیجئے، بجلی ہر ایک کی ضرورت بن چکی ہے۔ ہم لوگ جو پرانے لوگ ہیں، اگر آپ 48 گھنٹے shu down کر دیں تو اس کے بغیر شاید گزارا کر لیں لیکن آنے والی generation گزارا نہیں کر سکتی، آنے والی generation AC کے بغیر اندر نہیں سو سکتی۔ اس لئے WAPDA کو خیال

کرنا ہوگا کہ ہم نے پاکستان کی آنے والی needs کو کیسے cater for کرنا ہے اور لوگوں کو بجلی کیسے مہیا کرنی ہے۔

جناب والا! میں عام field کے لحاظ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک transformer لگا ہوا ہے' transformer جل جاتا ہے' transformer خراب ہو جاتا ہے تو جناب! زمیندار اپنے headquarter پر جاتا ہے اور پھر مارے مارے پھرتا ہے۔ حالانکہ محکمے کا ہے' اس کا کوئی قصور نہیں ہے' جناب! اس کی بجلی کی fluctuation ہے جس کی وجہ سے وہ جل جاتا ہے لیکن اس کی طرف کوئی توجہ نہیں ہے۔ تم اس کے پیسے دو اور تم اس کی قیمت دو تو پھر نیا replace کریں گے۔ جناب والا! اس بات کا کیا جواز ہے اور اس بات کے متعلق ہم ہر level پر کوشش کر کے ناکام ہو چکے ہیں لیکن WAPDA ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ وہ کہتے ہیں کہ ساری قیمت جمع کراؤ اور پھر تمہارا transformer تبدیل کریں گے۔ جناب! اگر میرا چوری ہو جاتا ہے تو میں transformer چوری نہیں کرتا کیونکہ مجھے چوری کر کے اس کو کہاں لے جانا ہے' میرا کوئی گناہ اور قصور نہیں ہے۔ چوری ہو جاتا ہے اور چوریاں ہوتی ہیں تو یہ law and order کا نقص ہے لیکن وہ چوری شدہ transformer کے بدلے میں اس کی قیمت دو گے تو transformer لگائیں گے۔ جناب! کیوں؟ یہ company ہے' میرے ساتھ ایک agreement ہے' مجھ سے یہ charges لیتے ہیں' مجھ سے پیسے لیتے ہیں اور بجلی دیتے ہیں لیکن میرا transformer گم ہو جائے تو تب بھی میں پیسے دوں' اگر میرا چوری ہو جائے تو بھی ۔ جناب! اس کے متعلق WAPDA کو ہمدردی کے ساتھ غور کرنا چاہیے کہ ہاں اگر میں مجرم ہوں' اگر میں نے اسے خراب کیا ہے تو مجھ سے پیسے لیں لیکن otherwise تو نہ لیں۔ تاریں ہر روز ٹوٹتی ہیں' انہی کے جو retired بندے' جن کو یہ معلوم ہے کہ تاریں کیسے اکھیڑی اور لگائی جاتی ہیں' وہ جل جاتی ہیں اور ٹیوب ویل میں پانی نہیں آتا' وہ خشک ہو جاتے ہیں' اس کی طرف بھی توجہ ہونی چاہیے۔ جناب! بجلی کی چوری سب سے بڑا مسئلہ ہے جو transmission losses میں show کیا جاتا ہے اور عملے کے ساتھ مل کر بجلی چوری کی جاتی ہے۔ اگر میں کسی کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہوں تو میرا bill ہزاروں میں آئے گا' اگر میں کسی کے ساتھ ملا ہوا ہوں تو جناب! میرا bill سینکڑوں میں آئے گا۔ یہ جو بجلی کی چوری ہو رہی ہے اور بجلی کا shortfall بھی اسی وجہ سے ہے' ہمیں

اس کو بھی دیکھنا ہو گا۔ میں اس کے متعلق یہ معذرت کے ساتھ عرض کرونگا کہ واپڈا' بجلی چوری کی روک تھام میں بالکل ناکام رہا ہے اور جب تک بجلی کی چوری نہیں روکیں گے' واپڈا کی کارکردگی درست نہیں ہوسکتی۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ آپ time constraint کی وجہ سے چاہتے ہیں کہ میں اپنی گزارشات کو ختم کروں۔ باتیں تو بہت سی ہیں انشاء اللہ پھر کسی وقت بات ہوگی لیکن بجلی کا connection دینے کے طریقے کو آسان کرنا چاہیے اور ہمارا عام آدمی' زمیندار یا دیہاتی آدمی دفتروں کے اتنے چکر نہیں لگا سکتا' ہمارا جو ہمسایہ صوبہ ہے' اس میں 48 گھنٹوں میں بجلی کا connection مل جاتا ہے لیکن ہمارے ہاں یہ صورتحال نہیں ہے' محکمہ کو اس طرف بھی توجہ کرنا چاہیے۔ کرنے کی باتیں بہت ہیں لیکن time constraint کی وجہ سے میں انہی گزارشات پر ختم کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، سینیٹر انور بھنڈر صاحب! Thank you. ایک منٹ نام تو پڑھ دوں' جن کے نام call کرنے ہیں۔

they are absent. Senator Tahir Mashhadi Sahib, Senator Wali Badini is not around, my friend Senator Amjad Abbas is missing.

جناب! میں آرہا ہوں next Dr. Khalid Soomro Sahib, انہوں نے پہلے request کی تھی۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، جناب چیئرمین! Thank you.

جناب قائم مقام چیئرمین، اس سے پہلے کہ آپ تقریر شروع کریں' میری ایک گزارش ہے کہ Federal Minister نے بذریعہ Chair request کی ہے کہ انہوں نے National Assembly میں بھی جانا ہے' وہاں بھی وقت دینا ہے اور ادھر بھی جیسا آپ کا حکم ہو' limited بات کریں پانچ' پانچ منٹ سے زیادہ نہ کیجئے گا۔ بہت شکریہ۔ دو' دو منٹ کریں تو nothing like it.

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، جناب! واپڈا کے حوالے سے جو صورتحال ہے وہ آپ کے سامنے ہے' اخبارات بھرے پڑے ہیں۔ اس وقت سب سے زیادہ شکایات سندھ اور

بلوچستان کو ہیں، سرحد سے بھی خاصی شکایات آ رہی ہیں، پنجاب کے احباب بھی شکایتیں کر رہے ہیں۔ لاڑکانہ کی صورتحال یہ ہے کہ روزانہ کم از کم چھ گھنٹے سے لے کر آٹھ گھنٹے تک بجلی بند رہتی ہے۔ میں لاڑکانہ کا باسی ہوں اور میں نے بارہا واپڈا کے افسران سے کہا ہے لیکن ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے اور قریبی جتنے اضلاع ہیں، شکار پور، سکھر اور جیکب آباد سب میں یہی صورتحال ہے لیکن لاڑکانہ کا میرا مشاہدہ ہے۔ کبھی کبھی جمعہ کے دن دوران نماز جمعہ بجلی چلی جاتی ہے اور ہمارے ہاں temperature 50 سے 55 تک ہوتا ہے۔ اس قدر شدید گرمی اور بجلی کا اتنا break down اور بیانات یہ چھپتے ہیں کہ کوئی load shedding نہیں ہے، سب معاملہ ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بڑی زیادتی کی بات ہے، میں التماس کرتا ہوں کہ بجلی کے محکمے کو ٹھیک کیا جائے اور ہمارے honourable Minister یہاں موجود ہیں، ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ خصوصی توجہ دیں اور وہ کبھی ہمارے علاقے میں آئیں، کھلی کچہری کریں تاکہ لوگ ان کے سامنے اپنی شکایات پیش کریں۔ غلط، جھوٹے اور reading سے کہیں زیادہ bill اور پھر جناب! آج کل bill میں TV کا surcharge بھی لے لیتے ہیں، مسجد کا bill ہوتا ہے، اس میں TV کا حصہ بھی لے لیتے ہیں تو ہم نے کہا کہ یہ کیا کرتے ہو؟ مدرسے اور مسجد کا bill ہے اس میں TV لکھا ہوا ہے---

جناب قائم مقام چیئرمین، گھر میں تو ضرور دیکھتے ہوں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، الحمدللہ میرے گھر میں ٹی وی نہیں ہے۔ غلط، جھوٹے اور بہت زیادہ bill ہیں، لوگ چیخ رہے ہیں۔ میں التماس کرتا ہوں کہ آپ ان شکایات کو ختم کرنے کے سلسلے میں خصوصی توجہ دیں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، سینیٹر نعیم چٹھہ صاحب۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ ، شکریہ جناب چیئرمین! معاملہ بڑا اہم ہے اور بڑا ضروری ہے جو آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس وقت کسی بھی individual کی ، کسی بھی institution کی ، کسی بھی walk of life میں کسی section کی آپ دیکھیں بغیر بجلی کے زندگی میں کچھ نہیں رہتا۔ یہ اتنی اہم ہو چکی ہے اور پھر یہ اتنا Federal subject ہے کہ اس کی

کوئی اور authority صوبوں میں نہیں ہے۔ غالصتا یہ Federal Subject ہے ۔ اتفاق سے جناب وزیر موصوف تشریف رکھتے ہیں ان کی موجودگی میں ' میں دو تین چھوٹی چھوٹی چیزیں ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین! ایک تو یہ ہے کہ سارے domestic meters انہوں نے گھروں کی چاردیواریوں کے باہر کھمبوں پر لگائے ہیں اور جب چوری ہوتی ہے یا tampering ہوتی ہے تو اس کا جرمانہ بھی اس گھر والے کو ہوتا جس کی خواہش کے خلاف انہوں نے meter باہر لگایا ہوتا ہے ۔یا تو اس کی چار دیواری کے اندر لگایا جائے ۔ اگر نہیں لگانا تو پھر اس کی چوری اور اس کی tampering جو ہے اس کی ذمہ داری لیا کریں ۔یہ consumer کے ساتھ بڑا ظلم ہے ۔ ان کو اس طرح نہیں کرنا چاہیے ۔

جناب والا! دوسرا یہ ہے کہ ٹرانسفارمر جہاں کہیں نہیں بھی structure یا کھمبا لگنا ہوتا وہاں بھی صرف ان کے کھمبے کے نیچے لگا لیں تو وہاں بھی لاکھوں میں Demand Notice آتا ہے ۔ پھر یہ ہے کہ آج کل ٹرانسفارمر چوری ہوتے ہیں اور وہ بھی اس زمیندار کے کھاتے میں پڑ جاتا ہے ۔جناب بھنڈر صاحب نے یہ بھی نشاندہی کی ہے لیکن چونکہ یہ اتنا اہم معاملہ ہے میں بھی اس کی حمایت کرنا چاہتا تھا۔جناب والا! پنجاب کے ساتھ بہت زیادتی ہے چونکہ پنجاب کو کئی سالوں سے نہری پانی سے محروم کیا جا رہا ہے ۔ وہ سارا پانی نیچے سرائیکی علاقے میں یا سندھ کو دیا جا رہا ہے ۔یہ جو Central Punjab ہے اس کا یہ گناہ ہے کہ جو میٹھا پانی ہے کچھ تھوڑا سا یا avreage میں' تو یہ سارا ہمارا بند کرکے آگے جاتے ہیں اور پھر ہم solely depend کرتے ہیں under ground water پر ۔ under ground water کو نکالنا ' ڈیزل سے یا بجلی سے بہت مہنگا ہوتا جا رہا ہے ۔ ساری زراعت ٹھپ ہوتی جا رہی ہے ۔ آپ نے بجٹ میں دیکھا ہوگا کہ آپ کی annual GDP میں جو زراعت کا حصہ تھا وہ بہت کم ہوتا جا رہا ہے due to this very fact کہ صحیح irrigation نہیں دی جا رہی ۔ اگر یہ ہمیں نہری پانی نہیں دیتے تو پھر انہیں چاہیے کہ وہ کی compensation میں ہماری بجلی کو سستا کریں اور اس کی نگرانی اور اس کی سپلائی ---- اسے consistent اور continuous کریں اور اس کی گارنٹی کریں یہ Central Punjab paddy growing ہے ۔ جناب والا! آپ زمیندار ہیں ' آپ کو پتا ہے کہ چھ مہینے

کھیت میں پانی کو کھڑا رکھنا پڑتا ہے اور آج کل پانی کا draw کرنا اور اس کو کھڑا رکھنا کتنا مہنگا ہے ۔ اس کا Bill دینے کے بعد اگر دیکھیں گے تو زمیندار کو کوئی بچت ، منافع نہیں ہوتا ۔ حالانکہ اس بندے کی بچت ہوگی تو اس کے بھی بچے کتابیں خریدیں گے اور اس کے بچوں نے بھی بیماری میں دوائی لینی ہے ۔وہ آپ دیکھیں کہ دوائی کتنی مہنگی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ 70% آبادی جو زراعت سے منسلک ہے اگر اس کو آپ نے اس طرح ہی غریب رکھنا ہے تو آپ جتنے مرضی جتن کرلیں پاکستان خوشحال نہیں ہوسکتا اور اس کی آبادی امیر نہیں ہوسکتی وہ below poverty line ہی جائے گی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک تو یہ ہے کہ ٹرانسفارمر کا کوئی ایسا بندوبست کرائیں کہ وہ چوری نہ ہوں ۔ زمیندار کسی صورت نہیں چاہتا کہ اس کا ٹرانسفارمر چوری ہو یا اس کی بجلی چند دنوں کے لئے منقطع ہو جائے ۔۔۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! آپ نے ایک ڈیوٹی لگائی تھی میں اسی بارے میں بتانا چاہتا ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اس تقریر کے بعد کرلیتے ہیں ۔ پریس والے فوراً سننا چاہتے ہیں ۔ نعیم چٹھہ صاحب please ایک منٹ کے لئے seat لے لیں تاکہ یہ اپنی report House میں پیش کردیں ۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب والا! الفلاح بلڈنگ جو ہے وہاں پر آپ کو پتا ہے کہ پچھلے دنوں میں آگ لگ گئی تھی اس کی وجہ سے وہ سارا تباہ ہوگیا ۔ خاص طور پر جو بجلی کا نظام ہے وہ بری طرح متاثر ہوا ۔ جس کی وجہ سے lift ابھی تک repair ہو رہی تھیں ۔ On Line کا دفتر وہاں چوتھے فلور پر ہے ۔ ان کو اور جو دیگر دفاتر ہیں ان کو اس معاملے میں کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ آج Online کے کیمرہ مین نے وہاں پر تصاویر لینے کی کوشش کی جو کہ اس کا حق ہے اس کو منع نہیں کیا جاسکتا تھا لیکن سیکورٹی کے کچھ غیر ذمہ دار لوگوں نے ان کو interrupt کیا جس سے ان میں تضاد ہوا اور جھگڑا ہوا اور سیکورٹی والوں نے ان کا دفتر seal کردیا ۔ اور ان کے بندے پکڑ کرنہ کردیئے اور جو انہوں نے مجھے بتایا کیونکہ ابھی میری Online کے متعلقہ لوگوں سے بات ہوئی ہے ۔ وہاں پر جو انچارج ہیں ان سے بھی میری بات

ہوئی ہے ۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کا کیمرہ بھی چھین لیا اور ان کو زدوکوب بھی کیا ۔ میں نے ابھی پنجاب حکومت کے ذمہ داران سے بات کی ہے ۔ معزز صحافیوں کے سامنے بات کی ہے۔ جنہوں نے فوری طور پر نوٹس لیا ہے اور متعلقہ ذمہ دار شخصیت' جو کہ سیکرٹری ہیں اس محکمے کے ' وہ اس وقت اس معاملے کو sought out کر رہے ہیں اور انہوں نے مجھے یقین دھانی کرائی ہے اور وہاں پر جو incharge کے انچارج ہیں انہوں نے بھی اور سیکرٹری صاحب نے بھی ۔ وہاں پر معاملے پر patch up ہو رہا ہے ۔ لیکن اس کے باوجود میں نے بھی ان کو کہا ہے اور متعلقہ حکومت نے بھی یہ ہدایت جاری کی ہے کہ جو لوگ ذمہ دار ہیں ' ان کے خلاف کارروائی ضرور ہو گی اور آج ہی انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں بتائیں گے کہ کیا کارروائی کی گئی ہے۔ انکوائری سیکرٹری صاحب خود بیٹھ رہے ہیں اور ان کے دفاتر بحال کر دیئے گئے ہیں ۔ اس وقت وہ اپنے دفتر میں موجود ہیں ۔ ان کی شکایت تھی کہ ہماری ٹیلی فون لائنیں کاٹ دی گئی ہیں' وہ بھی بحال ہو رہی ہیں ۔ انشاء اللہ آپ کے حکم پر متعلقہ حکومت نے بھرپور انداز میں ' پنجاب حکومت نے ذمہ داری بھی اٹھائی ہے اور فوری کارروائی کی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ قابل تحسین اقدام ہے حکومت پنجاب کی طرف سے اور میں اطمینان دلاتا ہوں اپنے صحافی بھائیوں کو کہ انشاء اللہ آئندہ' صوبہ پنجاب میں انشاء اللہ تعالیٰ اور کسی بھی جگہ انشاء اللہ ان کے ساتھ اس قسم کا کوئی اقدام یا ' اس پر ہم کوشش کریں گے اور ان کو ہم یقین دہانی کراتے ہیں کہ انشاء اللہ future میں ایسا نہیں ہو گا ۔ بہت شکریہ جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ کامل علی آغا صاحب ۔ نعیم چٹھہ صاحب ۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ ۔ جناب والا! بجلی کا structure اور اس کی تصیبات بہت مہنگی ہیں اور یہ اتنی ٹیکنیکل ہوتی ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ line man چوری کر ہی نہیں سکتا ۔ نہ ٹرانسفارمر اتار سکتا ہے ' نہ ان کی وائرنگ کوئی اتار سکتا ہے اور یہ اتنی بھاری ہوتی ہیں کہ انہیں کوئی لے جا بھی نہیں سکتا ۔ ان سارے قرائن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس میں بجلی کا lower staff شامل ہوتا ہے ' تاروں اور ٹرانسفارمر کی چوری میں اور پھر وہی چیزیں دوبارہ مرمت کر کے زمیندار سے پیسے لے کر دوبارہ install کر دیتے ہیں اور اگر اسے officially لیا جائے تو

پھر بہت تنگ بھی کرتے ہیں اور انہیں اس کی زیادہ قیمت بھی ادا کرنی پڑتی ہے ۔ لہذا مجبوراً اس corruption میں یہ زمیندار یا کاشتکار کو ملوث کرتے ہیں ۔ دوسری چیز یہ ہے کہ یہ نیا structure کھنبے لگاتے ہیں ' اس میں grounding کا آج کل رواج ہی ختم ہو گیا ہے ۔ تھوڑی سے ہوا سے وہ ٹیڑھے ہو جاتے ہیں ۔ تو grounding کے لیے اگر افسران کو کہیں تو افسران کہتے ہیں کہ یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے ۔ آپ ایس ای سے بات کریں اور چونکہ یہ ٹھیکدار نے کرنا ہے contractor نے کرنا ہے تو یہ ہمارے کہنے میں نہیں ہے ۔ حالانکہ contractor اگر کرتا ہے تو وہ تین گنا مہنگا ہوتا ہے۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اتنا بڑا مہنگا structure ضائع ہو جاتا ہے تھوڑا سا grounding نہ کرنے کی وجہ سے ۔ میں یہ بھی آپ کی وساطت سے جناب وزیر کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ سارے نقصانات آپ کا محکمہ کرتا ہے لیکن اس کی ذمے داری اور سارا نقصان زمیندار پر ڈال دیا جاتا ہے ۔ تو یہ ظلم ہے ' زیادتی ہے ۔ جناب والا! اس کا کچھ سدباب ہونا چاہیے۔ ان معروضات کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، thank you very much کچھ سینیٹر دوست اس وقت موجود نہیں تھے ۔ ابھی they have to come back in this musical chair later سینیٹر کاکڑ صاحب ۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ ۔بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ میں وقت کی پابندی کرنے کی کوشش کروں گا ۔ یہ تو سنا تھا کہ بجلی جلاتی ہے۔ ہم بغیر بجلی کے جل گئے ہیں ۔ ہمارا صوبہ بغیر بجلی کے جل گیا ہے جناب ۔ میں نعیم چٹھہ صاحب کی بات کہتا ہوں ۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ تو ہمیں اب پتا چلا کہ زیر زمین پانی نکالنا کتنا مشکل کام ہے ۔ ہم نے تو جب سے آنکھ کھولی ہے ' زیر زمین پانی نکال رہے ہیں ۔ اگر کسی کو رحم نہیں آیا تو ہم پر واپڈا والوں کو رحم نہیں آیا ۔ جناب عالی ۴۴۰ وولٹ جو نارمل بجلی زمینداروں کو اور under the contract سپلائی کرنے کے پابند ہیں ' اس میں سے ۱۸۰ یا ۱۹۰ بجلی دیتے ہیں ۔جس سے موٹریں اور summer cables جل جاتے ہیں ۔ آج کی تازہ خبر ہے کہ میرے دو summer cables جل

چکے ہیں ۔ اسی ہزار کا نقصان ہے ۔ ایک پیسہ ندارد ۔ تو کتنے لوگ ہیں جو ان مشکل حالات سے گزر رہے ہیں جناب عالی ۔ ٹرانسفارمروں کی cost, pole cost, cable cost, net bill cost ھذا من فضل ربی والے جناب ڈنکے کی چوٹ پر XEN پیسے لیتا ہے ۔SE لیتا ہے ۔ چیف انجینئر پیسے لیتا ہے ۔ لیکن نیچے سے پیسے جاتے ہیں' SDO صاحب اور Line Superintendent لیتا ہے۔ جمالی صاحب! آپ کی زمینوں پر بھی میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے پیسے دے کر connection لگایا ہے۔ ہمارے حال پر رحم کریں۔ و آخر دعوانا ان الحمدللہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ملک امیر محمد خان' خدا بخشے اس وقت بھی اپنے پٹواری کا خیال رکھتے تھے جب گورنر ویسٹ پاکستان تھے۔ واپڈا والے بھی اسی کیفیت کی طرح سے ہمارے اوپر سے گزر رہے ہیں۔ سینیٹر راحت حسین صاحب۔

سینیٹر مولانا راحت حسین، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ سب سے پہلے میں فیڈرل منسٹر لیاقت جتوئی صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ میں نے شانکہ کے متعلق بہت پہلے point out کیا تھا بجلی کی ترسیل کے حوالے سے۔ وہاں بجلی کی ترسیل ہو رہی ہے' بجلی لگا رہے ہیں' پہنچا رہے ہیں اور وہاں کھمبے اوپر پہاڑوں تک پہنچا رہے ہیں ' یہ construction company اور واپڈا کی ذمہ داری ہے۔ فیڈرل منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ ذرا توجہ فرمائیں۔ آپ کے توسط سے-----

جناب قائم مقام چیئرمین، کان ان کے آپ کی طرف ہیں اور دھیان ان کا میڈم نیلوفر کی طرف ہے۔ تو سن رہے ہیں آپ کو۔

سینیٹر مولانا راحت حسین، جی ان کا دھیان بھی اس طرف ہوجائے۔ شکریہ۔ تو جناب! میں فیڈرل منسٹر جتوئی صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ پہلے میں نے ایک علاقہ point out کیا تھا شانکہ کے حوالے سے۔ تو اس وقت State Minister اسی علاقے سے تعلق رکھتے تھے اور میں نے Standing Committee میں بھی معاملہ اٹھایا تھا اور سارے Standing Committee کے ممبران اس بات کے گواہ ہیں تو اس وقت Federal Minister صاحب نے اس بات پر stand لیا اور میں نے یہ شکایت کی تھی کہ وہاں جو ترسیل ہو رہی ہے اور جو کھمبے اوپر

پہاڑوں پر پہنچ رہے ہیں کیونکہ شانگلہ 75% پہاڑی علاقہ ہے تو وہاں لے جانے ' ڈالنے کا اور تار لگانے کی ذمہ داری construction company کی ہے۔ تو اسی وقت منسٹر صاحب نے نوٹس لیا اور وہاں محکمے والوں نے باضابطہ میرے ساتھ رابطہ رکھا اور میں نے ساری شکایات ان کے سامنے رکھیں ۔ اسی وقت اس نے ہمارے ساتھ یہ وعدہ کیا کہ یہ construction company اور واپڈا کی ذمہ داری ہے اور قوم پر ہم یہ ذمہ داری نہیں ڈالتے اور فیڈرل منسٹر صاحب نے بھی یہ احکامات جاری فرمائے تھے۔ تو ہماری جو تحصیل اور پانچ یونین کونسلیں ہیں ان میں construction company والے کام کرتے ہیں لیکن باقی سارے اضلاع میں وہی معاملہ پھر چل پڑا ہے کہ لوگ بڑے بڑے بھاری کھمبے اٹھا کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر لے جاتے ہیں' وہاں ان کے لئے گڑھے کھودنے اور کھمبے گاڑنے کے لئے لوگ چندہ اکٹھا کر رہے ہیں اور میں کسی کے ساتھ تعصب نہیں کرتا' شانگلہ پہاڑ کے لوگ بھی یہاں موجود ہیں جو اس House کو دیکھنے کے لئے آئے ہیں۔ آپ سروے کر لیں ساری قوم کا' کہ وہاں کیا ظلم ہو رہا ہے۔ ابھی تو State Minister بھی نہیں ہیں لیکن ابھی بھی اخبارات میں یہ بیان آیا ہے کہ واپڈا کی ذمہ داری پھر ان کے سپرد کی گئی ہے۔ تو یہ ظلم در ظلم ہے اور اس معاملے کو بند کرنا چاہیئے اور فیڈرل منسٹر صاحب نے جس طرح پہلے نوٹس لیا تھا' میری ان سے یہ درخواست ہے اور یہ سنجیدہ انسان ہیں کہ ہمارے شانگلہ پہاڑ کے جو متاثر اضلاع میں ہیں ان کو دیکھیں۔ تین تین سو روپے وہ اکٹھے کر رہے ہیں اور لوگ خود وہاں کھمبے گاڑ رہے ہیں اور وہاں گڑھے کھودنے کی ذمہ داری خود قوم نے لی ہے۔ تو وہاں کے جو XEN اور SDO ہیں وہ میرے پاس آئے ہیں اور مجھے کہا ہے کہ مولانا صاحب آئندہ کے لئے اس طرح نہیں ہوگا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے پہلے یہ غلطی کی ہے۔ تو آئندہ کے لئے نہیں کرنی تو یہ تو ٹھیک بات ہے لیکن پہلے جو کی ہے اس کا احتساب ہونا چاہیئے۔ دوسری بات جو ضلع دیر کے حوالے سے ہے۔ مولانا گل نصیب خان صاحب نے بھی مجھے یہ بتایا اور ساری قوم کی زبان پر ہے اور زبان زد عام یہ بات ہے کہ وہاں ایک بلب اور ایک پنکھا رکھنے والے گھر میں بھی دس ہزار روپے کے بل آتے ہیں۔بیوائیں اور انتہائی غریب مفلوک الحال یہ bills کہاں سے ادا کر سکتے ہیں اور پھر وہ بااثر شخصیات کے گھروں پر SDO اور XEN تک رسائی کے لیے جاتے ہیں ' پھر وہ پانچ ہزار معاف کر دیتے ہیں اور پھر آخر میں

دو سو تک پہنچ جاتے ہیں۔ تو اگر یہ پہلا والا بل غلط تھا تو ان کو کیوں بھیجا گیا اور اگر صحیح تھا تو اتنی کٹوتی کیوں کی گئی۔ مولانا گل نصیب خان صاحب نے تو اتنے تک بتایا کہ ہمارے پاس، ضلع دیر والوں کے پاس ثبوت موجود ہے، ایسے بل موجود ہیں جن میں ساری ہیرا پھیری موجود ہے۔

اسی طرح صاحبزادہ خالد جان صاحب نے پچھلے سال بارہا یہ بات کی کہ بجلی کی ترسیل کے حوالے سے جو میرے فنڈز ہیں، مالاکنڈ کے ضمنی الیکشن میں ان کو بند رکھا گیا، پھر چیئرمین صاحب نے اس کا نوٹس لیا اور آج بھی وہ واویلا کر رہے ہیں اور جناب چیئرمین! یہ بنیادی ضرورت ہے۔ روٹی، کپڑا، مکان، صحت، تعلیم، روزگار اور بجلی یعنی روشنی یہ بنیادی ضروریات ہیں اور خلافت الٰہیہ اور خلیفہ جو اللہ کا نائب ہوا کرتا ہے امور شریعہ میں، اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ریاست کو بنیادی ضروریات آسان اور ارزاں داموں میں بہم پہنچائے اگر ریاست یہ بہم نہیں پہنچاتی تو پھر ہم ریاست کو نااہل سمجھیں گے لہذا میری درخواست ہے کہ اس قسم کے اقدامات کیے جائیں تاکہ ساری قوم اس سے مستفید ہو سکے۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Javaid Laghari Sahib.

Senator Dr. Javaid R. Laghari: Thank you. Mr. Chairman! I think, we need to look at the larger picture and think out of the box. I hope the Minister is listening here. The name of WAPDA should be broken because water and power are no more synonimous today. I mean, it is misleading whenever this country creates an artificial shortage of electrical power, they associate it with water and therefore, the larger provinces try to justify the building of dams. I think, these two things are not connected at all. The electrical power is not connected to water in the present world with the new technology. If you look at the worldwide production of electrical power today, petroleum produces 38% of electrical power. Gasoline or gas or natural gas is 23%, coal is 24%, hydro is only

6.5% and nuclear is very close at 6.4%. So, why do we always associate water with power. So, there is no more WAPDA.

No.2 WAPDA is not responsible solely for creating all electrical power in Pakistan. WAPDA produces about 11000 mega watt, which is about 58%. There are nuclear power plants and there are IPPs. So it is no more the monoply of WAPDA to produce electrical power in Pakistan.

When we talk of other power for example if you look nuclear which is a good option to pursue, in France for example 77% of its electrical power is produced by nuclear by 59 reactors. In United Kingdom which is a small country, 23% of electrical power is produced with 31 nuclear reactors. And Japan, 34% with 54 nuclear reactors. Pakistan which is a nuclear capable country and has developed its nuclear technology only produced 3% nuclear power with two nuclear reactors. And if you look at the world average, the world average of nuclear power is 16%. So, Pakistan which is nuclear capable country is 8 times lower than the world averge.

The other is wind power and people since think wind as an old fashion because in old days it used to cost about 40 cents in the 1980. It used to cost about 40 cents to produce a Kilowatt or one unit of electricity. Today it is costing only 4 cents to produce one unit of electricity. Is WAPDA thinking in both terms? I don't see anything in the budget. They talk about Wind Energy. These are the things that they need to do. China, for example which you know is one of the largest growing economy in the world. By 2010 will establish energy of the order of five thousand

megawatts and India only last year established Wind Power Houses of 1500 Megawatts. So, where is Pakistan in all of that. If you look at the world, the leading country today that produces Wind Power is Germany with 18000 Megawatts. Spain 10,000 Megawatts, USA 9000 Megawatts and India is the fourth in size in the world at 4500 Megawatts. So, I think the Ministry needs to think in terms of new technologies rather than emphasizing on water and large dams all the time. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Acting Chairman: Senator Amin Dada Bhoy Sahib.

سینیٹر محمد امین دادابھائی، شکریہ جناب چیئرمین! جناب! جب سے میں اپنے ساتھیوں کی تقریر سن رہا تھا' اس میں کوئی doubt نہیں ہے کہ بجلی کے crises اور problems ہیں۔ پانی کا problem ہے لیکن ان سب باتوں کے باوجود ہم سب کا فرض یہ بنتا ہے کہ ہم اس کا solution بھی بتائیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ صرف Ministry کا کام نہیں کہ اس کا solution ڈھونڈے بلکہ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم ان کو solution بھی دیں۔

جناب! میں تھوڑی سی past کی بات کروں گا۔ آج بجلی کے جو crises ہیں ان کی کیا وجوہات ہیں؟ جناب! ہم past میں بھی power policies دیکھتے رہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ Hubco جیسے power plants آئے اور کتنے cents کے اوپر ان سے معاہدے کیے گئے جو ہم سب کے سامنے ہے۔ جناب! پاکستان میں 55 سال سے coal کے ذخیرے بھی موجود ہیں' gas بھی ہے' hydel بھی in working ہوسکتی تھی لیکن اس کی طرف دھیان نہیں دیا گیا۔

آج کم از کم ان ساری چیزوں پر گورنمنٹ نے دھیان دیا ہے اور اس پر کام بھی کیا ہے اور اس ضمن میں پالیسی بھی بنائی ہے۔ ابھی ہمارے بھائی نے coal, gas, hydel and wind کے اوپر بات کی ہے۔ آپ اگر wind کی بات کریں تو سندھ کے اندر ایک foreign company ہے جو between this Highway in Nooriabad اور اس کے رستے کے اندر 75

Megawatts کا wind کے اوپر power plant لگا رہی ہے اور اس پر کام جاری ہے۔

جناب! جہاں تک ہم گیس اور coal کی بات کرتے ہیں تو پالیسی اور Hydel کی بات آ جاتی ہے' اس کے لیے PPIB کا ادارہ ہے اور میں WAPDA کی کمیٹی کا ممبر بھی ہوں اس لیے مجھے اس چیز کا علم ہے کہ PPIB نے آخری چار سال میں اس کے اوپر کافی کچھ کام کیا ہے اور hydel سے بھی policy بنائی ہے اور بہت سارے LOI parties کو issue ہو چکے ہیں۔ Coal کے اوپر power plants آ رہے ہیں اسی طرح hydel کے اوپر بھی آ رہے۔ جب جناب! ہم hydel کی بات کرتے ہیں تو ہم پانی کی بات کرتے ہیں۔ جب ہم پانی کی بات کرتے ہیں تو dam reservoirs کی بات کرتے ہیں اور جب dam reservoirs کی government بات کرتی ہے تو پھر ہم یہیں بیٹھ کر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ ڈیم نہیں بننا چاہیے' وہ ڈیم نہیں بننا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب حکومتیں' آج یہ حکومت ہے اور آئندہ کوئی دوسری government ہو گی' سب کا فرض بنتا ہے کہ ملک میں جس جس چیز کی کمی ہے اور جیسے ابھی ہم بجلی اور پانی کی بات کر رہے ہیں تو صرف یہ گورنمنٹ نہیں' اس گورنمنٹ کی کوئی اگر اچھی پالیسی ہے تو دوسری گورنمنٹ بھی آئے تو اس ملک کی بہتری کے لیے اس پالیسی کو جاری رکھے۔ Consistenacy of the policy ہونی چاہیے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ۔ رضا صاحب آپ نے بہت دیر کر دی ہے۔ آپ سے کافی دیر پہلے رخسانہ زبیری نے ہمیں کہا تھا۔

سینیٹر محمد امین دادا بھائی، اس پالیسی کو جاری رکھے' consistency of the policy ہونی چاہیے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا صاحب آپ نے بہت دیر کر دی۔ آپ سے پہلے میڈم رخسانہ زبیری نے کافی دیر پہلے کہا تھا۔ Madam you wanted to speak.

Senator (Eng .)Rukhsana Zuberi: Yes , sir . Thank you very much Mr. Chairman.

یہاں پر ہم ہاؤس میں مختلف important issues پر بات کرتے ہیں لیکن usually یہ بات

isolation میں چلی جاتی ہے اور پھر اس سے action generate نہیں ہوتا۔ Important یہ ہے کہ ہر Standing Committee میں long term policy وہ particular ministry دے' for instance, Water and Power, جو ان کے mega projects ہیں' کیا ان کے plans ہیں؟ کس طرح وہ monitor کرنا چاہتے ہیں؟ وہ آکر Standing Committees میں بتائیں تاکہ پھر Standing Committees میں جو سینیٹر صاحبان ہیں وہ اس پر ان کے ساتھ کام کر سکیں اور وہاں سے monitoring ہو سکے' جو oversight کا کام ہے وہ ٹھیک سے ہو سکے۔

دوسری بات یہ ہے کہ I Ministry of Power and Natural Resources, would submit to you کہ آپ Ministry of Power and Natural Resources کو بھی directive دیں جس طرح آج آپ نے شروع میں Standing Committee on Education کو بھی دیا تھا اور ان کو کہا تھا کہ وہ اس پر کام کر کے بتائیں اور ہاؤس میں رپورٹ پیش کریں کہ وہ ایک integrated energy policy مانگیں کہ what is integrated energy policy کیونکہ جو بات ہو رہی تھی کہ coal پر power plant جا رہے ہیں۔ ہمیں development programme میں ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی ہے۔

تھر میں وزیراعظم صاحب نے جا کر وہاں پر لوگوں سے ایک candid pledge کی تھی کہ میں اتنے ارب روپے کا یہاں پر development project شروع کروں گا لیکن جو صرف دو feasibilities ہیں' feasibility کی level پر PSDP میں اور وہ بھی they are not sure کہ ڈیڑھ' دو سال سے وہ وزیراعظم ہیں تو اب تک وہ feasibility کے level پر ہی ہیں تھر میں اور جناب! تھر میں بہت بڑے ذخائر ہمارے پاس ہیں۔ بلوچستان کے اس کے علاوہ ہیں' پنجاب کے اس کے علاوہ ہیں۔ تقریباً 175 billion ton, for hundreds of years we can use that coal and that coal should be used for power production and gas should be avoided from that because gas is an input for fertilizer. Fertilizer ہم import کر رہے ہیں 1200 روپے فی bag اور 500 روپے کی ہم subsidy دے رہے ہیں۔ Now, all that subsidy is going from public pocket. So, my submission would be to kindly send this, with specific instructions to involve the

Standing Committees. Thank you.

Mr. Acting Chairman: Senator Ilyas Bilour sahib.

سینیٹر الیاس احمد بلور، میں نئی بات کروں گا جناب! جو بھائیوں نے نہیں کی۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی جو جمال لغاری صاحب نے اتنے اچھے figures دیے۔ بدقسمتی پاکستان کی یہی ہے۔ تمام بدقسمتی وہیں سے شروع ہوتی ہے جب سے one unit بنا اور یہ West Pakistan Minister sahib جو ہیں یہ بھی ہمارے دوست ہیں اور ان کے والد صاحب تو ہماری پارٹی کے لیڈر بھی تھے اور بڑے nationalist تھے۔ جب سے one unit بنا جناب! یہ تباہی کا باعث وہی ہے one unit. West Pakistan جب الگ ہوا واپڈا اس وقت ہی بنا اور اس سے پہلے جو بجلی تھی وہ provincial subject تھی اور جب مشرقی پاکستان کو جدا کیا گیا جس طریقے سے بھی کیا گیا اس کے بعد یہ واپڈا، واپڈا ہی رہ گیا کیونکہ West Pakistan میں ہی چھوٹے صوبے بنے اور پھر چھوٹے صوبوں کو یہ نہیں ملا۔

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ واپڈا جیسے لغاری صاحب نے کہا میں but it was really highly educative ' نہیں کرنا چاہتا repeat ان کی ساری چیزوں کو speech for us, for the House کہ بجلی، واپڈا اور Water and Power کا آپس میں کوئی ملاپ نہیں ہے۔ Power ایک الگ چیز ہے، power الگ الگ طریقوں سے produce ہوسکتی ہے۔ لغاری صاحب نے تو انڈیا کے بارے میں یہ کہا کہ وہ 4000 mega watts wind سے کر رہا ہے لیکن میں خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آیا ہوں کہ وہ solar energy سے بھی اچھی خاصی بجلی پیدا کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک کی بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے پاکستان میں واپڈا کو باقی energy' جیسے محترمہ نے کہا اور باقی دوستوں نے کہا' بھنڈر صاحب نے بہت سی اچھی باتیں کیں' میں اس ساری تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ تفصیلاً بات انہوں نے کردی ہے۔ چوری وغیرہ کی۔ میں اس detail میں نہیں جانا چاہتا۔ وزیر صاحب میری طرف اشارے بھی کرتے رہے ہیں ایسے ایسے۔ شکر الحمد للہ' کہ وہ اب میری باتیں سن رہے

ہیں۔

جناب! بدقسمتی یہ ہے کہ جب بھی یہ بات کی جاتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ coal, nuclear اور wind اور ان چیزوں کے alternate energy commission مجھے بتایا گیا ہے کہ بنے ہوئے ہیں لیکن بجٹ میں ہم نے جب پڑھا تو ڈار صاحب نے مجھ سے زیادہ study کی یا alternate commission بنی ہوئی ہے یا صفدر عباسی صاحب نے زیادہ study کی ہوگی لیکن مجھے کوئی alternate energy میں کوئی coal کی اور نیوکلیئر کے لئے' نیوکلیئر کے لئے تو صدر صاحب چاہتا گئے تھے انہوں نے بات کی ہے۔ یہ energy جو ہے it is not necessary کہ it should be from water. اور پانی سے پوری دنیا میں صرف 6.5% energy پیدا ہوتی ہے ۔ ہمارے دوستوں کو ایک ہی تکلیف بار بار ہے اور جب اٹھتے ہیں ان کو کالا باغ کی تکلیف ہے اور کوئی تکلیف نہیں ہے۔ جب بھی تکلیف ہوتی ہے آ جا کر ان کو کالا باغ کی تکلیف آتی ہے۔ کالا باغ بنے گا تو بجلی بنے گی۔ بھئی نیوکلیئر سے بناؤ' wind سے بناؤ' solar سے بناؤ۔ دنیا کہاں جا رہی ہے آپ کالا باغ کے پیچھے جا رہے ہیں۔ چھٹہ صاحب نے تو آج پہلی دفعہ بڑی خوبصورت بات کر دی۔ کہ پنجاب والوں کو بھی پانی نہیں ملا۔ جناب والا! Water Accord ہوا تھا I am proud of it کہ ہم اس میں حصہ دار تھے۔ Water Accord میں 1 million cusec feet پانی ہمارے صوبے کا حصہ بنتا ہے۔ جو ہم نے ابھی تک ایک انچ بھی نہیں لیا کیوں نہیں لیا اس لئے نہیں لیا کہ ہمارے پاس استعمال کرنے کی جگہ نہیں ہے وہ پانی بھی پنجاب کو جا رہا ہے۔ پنجاب کے بھائیو خدا کے لئے۔ Head office of Wapda یہاں اسلام آباد میں بنا ہوا ہے لیکن وہ head office اسلام آباد shift نہیں ہوتا۔ ہر وقت چیئرمین واپڈا آتا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ head office یہاں پر shift ہو۔ دوسرا جناب ہمارے صوبے پختونخواہ کا 595 billion روپے واپڈا کی طرف arrear ہے واپڈا ہمیں وہ نہیں دیتا اور میں آپ کو ایک چھوٹی سی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ صوبوں کے پاس تھا' اس کی جو production ہمارے ہاں ہوتی تھی اس وقت تربیلا نہیں بنا تھا۔ اس وقت ورسک اور درگئی ڈیم تھا۔ میرے ہاں میرے شہر میں پانچ ٹیکسٹائل ملیں لگی تھیں۔ وہ پانچ ٹیکسٹائل ملیں خان عبدالقیوم خان کے دور میں لگی تھیں۔ ہم سیاسی مخالف ضرور تھے لیکن جو بات ہے وہ مرحوم وفات پا چکے ہیں اللہ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

پانچ ٹیکسٹائل ملیں تھیں اور وہ پانچ کے پانچ ٹیکسٹائل مل مالکان پنجاب کے تھے۔ چنیوٹ کے تھے' میاں منشا کی سب سے پہلے نشاط سرحد ٹیکسٹائل مل لگی تھی۔ جناب والا! یہ جو واپڈا ہے یہ بھی خدارا صوبوں کو دیا جائے۔ جو صوبے اس کو produce کرتے ہیں ان کے حوالے کیا جائے۔ یہ مرکز کے پاس نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ٹوٹ چکا ہے اب صوبے بن چکے ہیں۔ چار صوبے ہیں ہر صوبے کو provincial autonomy ملنی چاہیئے شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، طاہر مشہدی صاحب' ایم ایم اے کے دو صاحب ہاتھ اٹھا رہے ہیں' پھر سوچ لیں کھانا بھی طلحہٰ صاحب کا ہے۔ میڈم کلثوم نے بھی تقریر کرنی ہے' کمیلی صاحب کا نام بھی ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، چٹھہ صاحب debate میں نہیں پڑتے بہت زیادہ باتیں repeat telecast ہو رہی ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ ، جناب چیئرمین! یہ کہتے ہیں کہ پنجاب والے ویسے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ان کی سوئی وہاں پر اڑی ہوئی ہے کہ کالا باغ ڈیم نہیں بنے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں آگے بڑھ جائیں۔ the point is carried نہیں بس بحث میں نہ پڑھیں۔ مشہدی صاحب۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، مشہدی صاحب بولیں' پلیز بیٹھیں' آپ بھی جواب نہ دیں۔ چٹھہ صاحب please be seated وہ دیکھیں رضا صاحب بھی activate ہو گئے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، چٹھہ صاحبہ پلیز بیٹھ جائیں' your point is carried - please start your speech. The floor is with مشہدی صاحب - بیٹھ جائیں

Mashhadi sahib.

سینیٹر رضا محمد رضا، کالا باغ ڈیم ہماری لاشوں پر بنے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، لاشوں کو چھوڑیں، عشاء کی نماز کا وقت ہے، نماز کی تیاری کریں اللہ اللہ کریں۔ Mashhadi sahib the floor is with you.

Senator Col (Retd .)Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you for the kindness of allowing me to speak.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: Mashhadi Sahib, the floor is with you.

Senator Col (Retd .) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you, sir. Mr. Chairman! WAPDA is an institution that is supposed to feed all the four Federating Units with water and power, with equality, with justice and with efficiency. Unfortunately, it treats Sindh, the land of love and friendship, the land of Shah Abdul Latif Bhitai and Shahbaz Qalandar, as step children. It treats Balochistan as the neighbour's children and it treatsPakhtoon Khawah as orphans. Neither we get water nor we get electricity permit. This is outdated, redundant organization as pointed out by an honourable Senator before me, those were begone days of One-Unit. Provincial autonomy is being denied to the provinces and that is the root cause of all evils of Pakistan. Grant Provincial autonomy and you will see a more vibrant, a more efficient, a more united, a more progressive and a more liberal Pakistan than ever before. This was a message by the Quaid-e-Azam. It is the right of the Pakistani people. It is the right of the Provinces to be granted provincial autonomy and with that provincial autonomy our resources will be in the hands of the provinces

and they will certainly improve the services because they will be responsible to the people they represent and they will look after their own people.

The water starts from Chashma Barrage but before it reaches the most suppressed and oppressed people of Sindh, it disappears before it reaches Gudu Barrage. I just fail to understand why this treatment is meted out to a province which gives 70% of revenue to the Federal Government.

Load shedding is a term which is used where there is some load to shed. Unfortunately, in the interior of Sindh and in Karachi and in the cities of Sindh, there is no load to shed. There is no such thing as load shedding, there is simply no electricity. The people are suffering. The people are going through untold hardships, they are going through untold miseries. Not only are they suffering from physical and personal hardships but our schools and our colleges and our universities also are suffering. Our hospitals are suffering and all the aspects of our life and even more dangerous for the Federation of Pakistan, our industrial base, which is based in Karachi is suffering. Our trade is suffering and a city of light has now being turned into a city of darkness. But Karachi Electric Supply Corporation which deserved to be condemned in the highest terms because since it has been handed over to foreigners who have no love for the people of Pakistan, they have even less love for the people of Karachi and they are punishing the people of Karachi because people of Karachi have always contributed to the betterment, to the glory and to the

financial help of the State of Pakistan. This is why we are being punished because Sindh is the most patriotic of all. This is the only Province where at the time of partition the Provincial Assembly opted for Pakistan and perhaps this is why in the present days we are suffering more than anybody else. As far as the Dams are concerned it is wrong to say that Sindh opposes Dams. The Provincial Assembly of Sindh has passed three resolutions against Kala Bagh Dam not Dams. We support Dams but we will never support Kala Bagh Dam. We will never allow Kala Bagh Dam to be built unless complete consensus not only of Sindh but also of our brotherly smaller provinces of Balochistan and Pakhtoon Khawah is obtained and all the Federating Units agree. Only then we have no objection to it. Our resolutions and our stand and the stand of my party is absolutely clear on this . We stand with the people of Sindh on this, we stand with our brothers who hold interests of Sindh on this. We will not allow this great injustice to be carried out against the people or the Province of Sindh.

Mr. Acting Chairman: Mashhadi Sahib, there are constraints for time.

Senator Col (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you so much. To order to forego my right to speak, I honour it, I will just finish. When Rome was burning Nero was fiddling. Now Sindh is burning and WAPDA is fiddling. Thank you, sir.

جناب قائم مقام چیئرمین، سینیٹر لیاقت بنگزئی صاحب۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب، آج کے اس انتہائی حساس موضوع پر آپ نے مجھے اظہار خیال کا موقع عطا فرمایا۔

جناب چیئرمین! اگر مجھ سے کبھی کوئی یہ سوال کر بیٹھے کہ دنیا میں وہ کون سی چیز ہے کہ جو بیک وقت آسان بھی ہے اور مشکل ترین بھی، تو میں فوری طور پر یہ جواب دوں گا کہ دنیا میں سب سے بیک وقت آسان اور مشکل ترین چیز تنقید ہے۔

لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ کسی بات پر تنقید کرنا ایک فیشن بن چکا ہے۔ ہمیں تنقید برائے تصحیح ضرور کرنی چاہیے لیکن تنقید برائے تنقیص، کسی میں نقص نکالنا انتہائی بُری بات ہے۔ میں تمہید میں ایک چھوٹا سا واقعہ بیان کروں گا کہ ایک مصور نے بڑی محنت کے بعد ایک تصویر بنائی اور اسے جا کر اس نے بیچ چوراہے میں آویزاں کیا اور اس نے اس پر ایک مختصر سا نوٹ لکھا کہ اس میں اگر کسی صاحب کو کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی اس پر ایک نقطہ لگا دیں۔ اگلی صبح جب وہ تصویر اٹھانے آیا تو اس نے دیکھا کہ اس پر اتنی نکتہ چینی کی گئی تھی کہ وہ تصویر غائب ہو گئی تھی، اس پر صرف نقطے ہی نقطے تھے۔ جب اس نے وہی تصویر دوبارہ آویزاں کر کے ساتھ میں یہ نوٹ لکھا کہ جہاں کہیں کوئی نقص ہو تو آپ اس کی تصحیح کر دیں، اگلی صبح جب وہ آیا تو وہ تصویر ویسی کی ویسے ہی رکھی ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین! واپڈا پر ہم کافی تنقید کرتے رہتے ہیں، یقیناً اس میں کچھ خامیاں ہوں گی لیکن after all ان کی کچھ خوبیاں بھی ہیں۔ جیسا کہ میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی یہ گزارش کی تھی کہ ہمارے ہاں سب برائی کی جڑ corruption ہے، واپڈا بھی اس سے ماورا نہیں۔ جناب چیئرمین! واپڈا کے حسابات میں جو گھپلے ہوئے ہیں اس کی میں ایک چھوٹی سے مثال آپ کر دے کر اپنی تقریر ختم کر لوں گا۔ ہمارے منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں اگر یہ بات غلط ہے تو وہ اس کی وضاحت بھی کر دیں گے۔ کوئٹہ میں audit والے آئے تھے، انہوں نے دوران حساب ایک پیرا لکھا کہ ایک generator جو کہ شیخ محمد Thermal power house سے جو کہ گیس سے چلتا ہے، پنجگور shift کیا گیا۔ آپ یقین کریں کہ میں سمجھتا ہوں اور مجھے ایسا نظر نہیں آتا کہ

آئندہ 25 یا 20 سال میں پنجگور میں گیس پہنچے گی۔ پہلے تو یہ ان کا اقدام ہی غلط تھا کہ انہوں نے وہ generator پنجگور shift کیا جو کہ گیس پر چلتا ہے اگر oil یا ڈیزل سے چلتا ہمیں یہ منطق سمجھ میں آ جاتی۔ جناب چیئرمین! وہ پیرا یہ ہے کہ اس کے shift کرنے میں ایک کروڑ روپے کسی طرح اخراجات میں دکھائے گئے ہیں۔ یہ بات میری شنید میں آئی ہے اور یہ بات مجھے پچھلے دو دن پہلے معلوم ہوئی اور جیسے ہی میں کوئٹہ جاؤں گا تو انشاء اللہ خود بھی اس معاملے کی تحقیقات کروں گا۔ ہمارے منسٹر صاحب کی تو اپنی منسٹری ہے وہ فوری طور پر معلومات لے سکتے ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس بات کو نوٹ کر لیں۔

جناب چیئرمین! آج سہ پہر 4 بجے جب میں MNA hostel میں بیٹھا ہوا تھا اور اسی واپڈا کی کارکردگی کے حوالے سے نوٹ لکھ رہا تھا تو آپ یقین کریں اسی لمحے بجلی چلی گئی۔

یہ میں کسی دور افتادہ دیہات، گاؤں یا کسی کلی، چک یا گوٹھ کی بات نہیں کر رہا یہ اسلام آباد جو کہ ہمارا مرکزی ہیڈ کوارٹر ہے اور اس کی تصدیق وزیر صاحب ابھی بھی ایم این اے ہاسٹل سے کر سکتے ہیں کہ چار بجے بجلی چلی گئی تھی۔

جناب والا! ایسے sensitive شہروں میں بجلی چلی جائے تو بڑی تشویش کی بات ہوتی ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ چونکہ ہم نے واپڈا کی کارکردگی پر کافی بحث کی ہے۔ میرے فاضل اراکین مزید بحث کریں گے لیکن میں ان کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا تھا کہ ایک کروڑ روپے کا گھپلا ہوا ہے اس کی تحقیق کریں۔ شکریہ۔ وما علینا الا البلاغ۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Prof. Ibrahim Sahib.

پھر آپ کے بعد اس طرف جائیں گے، میڈم کلثوم ہیں، بی بی یاسمین ہیں، رضا صاحب ہیں۔ ولی بادینی صاحب آپ تو یہاں سے نکل گئے تھے پھر واپس آ گئے ہیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: شکریہ جناب چیئرمین! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ پاکستان کا عام آدمی اس وقت واپڈا کا ڈسا ہوا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر محترم کی توجہ بھی چاہوں گا۔ میرے پاس یہ بجلی کا بل ہے۔

جناب چیئرمین! پوری دنیا میں اصول یہ ہے کہ جہاں consumption بڑھتی ہے وہاں

قیمت گھٹتی ہے لیکن پاکستان میں الٹی گنگا بہہ رہی ہے کہ یہاں مصرف بڑھنے کے ساتھ ساتھ قیمت بھی چڑھتی چلی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ ایک بل ہے اور اس میں صرف استعمال شدہ یونٹ کی تعداد 206 ہے اور بجلی کی قیمت 604 روپے ہے اور اس میں 100 یونٹ تک 2.474 روپے اور اس سے آگے 106 یونٹ کی قیمت 3.371 روپے اور اگر تین سو سے بڑھ جائیں تو چار روپے سے بھی اوپر اور پانچ روپے تک اس کی قیمت پہنچ جاتی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ اصل بیماری ہے جس کی وجہ سے بجلی کی چوری ہو رہی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ بجلی کے بل یونٹ کی بنیاد پر نہیں بھیجے جاتے بلکہ چوری کرنے والے کوئی اور ہوتے ہیں لیکن وہ سب پر تقسیم ہوتی ہے اور جہاں ایک فرد کی آمدن تین ہزار روپے ہوتی ہے اس کے گھر میں اگر چھ ہزار روپے کا بل پہنچ جائے تو کسی صورت میں بھی یہ ممکن نہیں کہ وہ اس بل کو ادا کر سکے۔ اس کے بعد پھر وہ connection کٹتا ہے اور بجلی کی چوری مزید بڑھتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کروں گا کہ حکومت اگر بجلی کی قیمت نصف کر دے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ بجلی کا revenue double ہو جائے گا' دگنا ہو جائے گا لیکن بجلی کی قیمت بڑھے گی تو اس کی چوری مزید بڑھے گی اور میرے دوستوں نے اس سے پہلے یہ بات کہی کہ بجلی کی چوری میں بجلی کے ملازمین ملوث نہ ہوں تب تک بجلی کی چوری ممکن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد ہمارے قبائلی علاقہ جات میں تو صورت یہ ہے کہ وہاں جو چیز بھی جاتی ہے' وہاں شناختی کارڈ بنایا جاتا ہے تو اس میں بجلی کی مد میں پیسے وصول ہوتے ہیں۔ پاسپورٹ بنائے جاتے ہیں تو اس پر بھی اور اشیائے ضرورت کی جو چیزیں وہاں پہنچتی ہیں اس پر بھی بجلی کی مد میں پیسے وصول ہوتے ہیں جو ان کے ساتھ انتہائی زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین! صوبہ سرحد کے حق کے بارے میں بات ہوئی ہے کہ وہاں واپڈا کو جو کچھ ادا کرنا چاہیے تھا وہ ادا نہیں کر رہا اور 1972ء کی بنیاد پر چھ ارب روپے سے بجلی کو cape کیا گیا ہے اور صوبہ سرحد کے حقوق نہیں بڑھ رہے اور اس وقت میرے دوست نے بتایا کہ پانچ سو پچانوے ارب روپیہ واپڈا کے ذمہ صوبہ سرحد کا حق بنتا ہے یہ ان کو دینا چاہیے۔

جناب چیئرمین! میں آخری بات عرض کرنا چاہوں گا اور اپنی بات ختم کروں گا کہ بجلی کی quantity بڑھانے کے لیے ڈیموں کی بات ہوتی ہے۔ اس وقت دیامر بھاشا ڈیم کا اعلان ہو چکا ہے۔ یہ ایک صاحب سید علی نقوی جنہوں نے لکھا ہے کہ وہ منگلا اور تربیلا ڈیم projects میں انجینئر رہے ہیں انہوں نے یہ article لکھا ہے کہ دیامر بھاشا ڈیم 2016ء میں کبھی بھی نہیں بن سکتا اس کے لیے جو ground work ہونا چاہیے تھا وہ نہیں ہوا۔ وہاں مشینیری پہنچانے کا اہتمام' وہاں کے لیے roads کا اہتمام وہ نہیں ہوا اس لیے یہ اعلان محض اعلان ہے اور یہ ڈیم بھی 2016ء تک نہیں بن سکتا اور دوسرے جتنے ڈیم بھی ہیں ان کے بارے میں صرف اعلان ہو رہا ہے۔ان کے لیے جو ground works ہیں وہ نہیں ہو رہے ہیں۔اس لیے یہ بات مشکوک بن رہی ہے انہوں نے یہ بات لکھی ہے کہ 2016ء تک یہ نہیں بن سکتے ۔ منگلا اور تربیلا ان کے بنانے میں بیس بیس سال لگے ہیں آج ان پر بھی عرصہ لگے گا اس لیے اگر یہ چاہتے ہیں اور ڈیم بنانے میں سنجیدہ ہیں تو اس کے لیے سنجیدگی کا مظاہرہ بھی کرنا چاہیے اور ground works بھی کرنا چاہیے۔ شکریہ

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا محمد رضا صاحب۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین صاحب! سب سے پہلے تو میں جناب بروہی صاحب کو دادتحسین پیش کرتا ہوں کہ ان کا موشن high بروقت ہے ۔اس لیے کہ پورے ملک میں بحران ہے اور واپڈا کے طرز عمل کے باعث بحران ہے ۔جناب چیئرمین! جناب وسیم سجاد صاحب میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ وسیم صاحب inter provincial harmony کے لیے آئینی ترامیم کے لیے ان کے چیئرمین تھےتو اس میں حکمران مسلم لیگ کی یہ سفارشات تھیں کہ Concurrent List ختم ہونا چاہیے ۔ اس کے اختیارات کم از کم صوبوں کو جانے چاہییں Concurrent List کے Serial No.34 پر بجلی ہے اور میں مشہدی صاحب کی تمام باتوں کی تائید کرتا ہوں کہ بجلی کا حق صوبوں کو ملنا چاہیے ۔ جناب! جب ۵۹ء میں واپڈا معرض وجود میں آیا ہے۔اس وقت سے استعماری قبضے کا عمل ہے اور آج تک جاری ہے ۔ہمارے ذوالفقار علی بھٹو صاحب بڑے طاقتور حکمران تھے انہوں نے واپڈا کو سفید ہاتھی قرار دیا تھا اور ان کے سامنے

بھی بے بسی کا اظہار کیا ۔ جناب! اصل مسئلہ کیا ہے ۔ بنیادی طور پر مسئلہ یہ ہے کہ واپڈا جس اختیار کے تحت ہے وہ نہیں چاہتا کہ ایک ایسا انفراسٹرکچر دیا جائے جس کے نتیجے میں اس ملک کے عوام کو بجلی مہیا ہو ' اگر وہ چاہتے تو اس ملک میں بجلی کا واحد ذریعہ ہائیڈل پاور ہوتا ۔ اس لیے کہ ہمارے پاس potential ہے ۔ عالمی ماہرین کا کہنا ہے کہ تربیلا سے اوپر اباسین اور چارسدہ کے اوپر سوات river پر 50 ہزار میگاواٹ ہائیڈل پاور بجلی پیدا کرنے کا ہمارے پاس potential ہے لیکن اس وقت ہم 1/3 ہائیڈل پاور پیدا کر رہے ہیں اور اربوں اور کھربوں روپے ہم نے تیل اور گیس کے ذریعے بجلی پیدا کرنے کے لیے خرچ کیے ہیں تو اس وقت اس کا نتیجہ یہ بنا ہے ۔ اس وقت 43 ہزار گاؤں ایسے ہیں جن کو سرے سے بجلی مہیا نہیں ہے اور ہمارے صوبے بلوچستان جیسے علاقوں میں بجلی نہیں ہے ۔ پشتون خواہ میں جو بجلی کا نظام ہے ۔ تربیلا کے سامنے صوابی میں بجلی کا پنکھا نہیں چلا سکتے اور وہاں سٹینڈنگ کمیٹی گئی اور سب کے سامنے لوگوں نے ہمارا road بند کیا تھا کہ ہمیں بجلی عرصوں سے نہیں مل رہی ہے تو ہمارے ہاں گرڈ سٹیشن کا نظام ہے نہ ہمارا transmission لائنوں کا انتظام ہے اور جو بجلی ہے وہ line loss پر 50 % جا رہی ہے اور ہمارے ہاں کوئی بجلی ہے ہی نہیں ' اور پھر واپڈا میں بریگیڈئر صاحب بیٹھے ہیں ۔ جنرل بیٹھے ہیں ۔ میں کوئٹہ کا مثال دیتا ہوں ۔ جناب ! ہمارے ہاں ایک بریگیڈئر تھا ۔ وہ کسی سے ملتا بھی نہیں تھا ۔ ہمیں جو ترقیاتی فنڈز شوکت عزیز صاحب ۵۰ لاکھ روپے کی مہربانی فرماتے ہیں ۔ ایک سال ہوا ہے کہ میرے ترقیاتی فنڈز بریگیڈئر صاحب کی خرمستی کی وجہ سے اس پر عمل نہیں ہو رہا ہے ۔ ایک سال سے فنڈ ریلیز ہوا ہے لیکن بریگیڈئر سے کوئی بات نہیں کر سکتا ۔ تو ایسے حالات میں ہم کہتے ہیں کہ کوئی سرمایہ کاری وہ نہیں کرتے بجلی کا نظام بنانے کے لیے جو کالا باغ کا شیدائی ہے وہ لوگوں کو کہتے ہیں کہ اگر آپ کو بجلی چاہیے تو ۵۰ ہزار میگاواٹ بجلی ہم آپ کے لیے پیش کریں ۔ آپ جیسے بھی اس طریقے سے بجلی استعمال کریں لیکن یہ جو Indus Water Accord پر قبضہ تھا یہ تو ہمارے پانی اور بجلی پر قبضہ کرتے ہیں اور اس کی پراپرٹی پر ' اس کا علاج یہ ہے کہ صوبوں کو بجلی کا اختیار دیا جائے اور واپڈا سے تمام جنرلوں کو نکال دیا جائے ۔ اس بجٹ میں جو عمر صاحب نے پیش کیا ہے یہ جو so-called عوام کا بجٹ ہے ۔ ۷۰ بلین روپیہ ہم واپڈا پر خرچ کر رہے ہیں ۔ ۷۰ بلین روپے ہم نے عوام کے ٹیکسوں سے لے کر

واپڈا کو دیا ہے اور میں اس سٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر ہوں - منگلا up raising اس کے project پر ایک بلین کا فراڈ ' اس طرح گومل ڈیم' زام ڈیم کے خلاف ان کی کارروائیاں ہیں۔جناب ! وہ جو بلوچستان میں ان کے لیے رکاوٹیں کھڑی کر رہے ہیں۔ان کو ایک واقعہ کا بہانہ مل جاتا ہے اور مہینوں تک ہمیں بجلی مہیا نہیں کرتے ہیں ' اصل سبب یہ ہے کہ واپڈا پر استعماری کا قبضہ ہے - واپڈا ایک صوبے کے اختیار میں ہے اور اس صوبے کے جرنیلوں کے اختیار میں ہے -واپڈا کے کھربوں روپے لوٹے جا رہے ہیں۔

جب تک آپ واپڈا پر صوبوں کا حق قائم نہیں کرتے' ان کا آپ water پر حق قائم نہیں کرتے اس وقت تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ جناب! مسئلہ اس لئے حل نہیں ہوگا کہ ان کو پانی پر قبضہ کرنے کے لئے صرف کالا باغ چاہیے' چاہے اس میں تمام پشتونخواہ کی قبریں ڈوب جائیں یا ہماری گندھارا کی تہذیب مٹ جائے' وہ تباہ ہو جائے لیکن ان کو صرف پانی ملے۔ Indus Water Accord پر جن لوگوں کا قبضہ ہے وہ جائز نہیں ہے۔ سندھ والے رو رہے ہیں کہ ہمیں پانی نہیں مل رہا ہے۔ جناب! یہی position بجلی کی ہے۔ بجلی ہم قوموں کو نہیں مل سکے گی اور نہ عوام کو مل سکے گی۔ اس وقت تک نہیں مل سکے گی جب تک بجلی پر ہمارا اختیار نہ ہو۔ بجلی پر جب ہم اختیار بنائیں گے تو اس کے لئے Constitutional guarantee چاہیے۔ آئینی ضمانتیں چاہئیں۔ جناب! آئینی ضمانتوں کے لئے ضروری ہے کہ صوبائی خودمختاری کو اس حد تک تسلیم کیا جائے کہ بجلی اور پانی کے وسائل پر ان کا کنٹرول ہو۔ Thank you sir.

جناب قائم مقام چیئرمین، سینیٹر کلثوم پروین صاحبہ۔ کمیلی صاحب! اس کے بعد انشاء اللہ آپ ہوں گے۔

سینیٹر کلثوم پروین، جناب! میں محمد علی بروہی صاحب کی شکر گزار ہوں کہ وہ اتنے اہم معاملے یعنی Water and Power کی پالیسی کو House میں لائے اور آپ جناب نے اس کو discuss کرنے کی اجازت دی۔ جناب! میں یہ کہوں گی کہ مجھ سے پہلے بہت سے مقررین بہت اچھی باتیں کہہ چکے ہیں خاص طور پر رضا محمد رضا صاحب نے جو ان کے grievances تھے ان کو بیان کیا۔ جناب! ہمارے Minister sahib بلوچستان تشریف لے گئے تھے۔ میں اپنے

صوبے بلوچستان کی بات کروں گی کیونکہ اس وقت میرا صوبہ ہی زیادہ crisis میں ہے۔ پانی کی بات ہو یا بجلی کی بات ہو، گیس کی بات ہو یا دہشت گردی کی بات ہو۔ جناب! میں یہ کہوں گی کہ

پتا پتا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے

جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

جناب! Minister sahib پچھلے دنوں کوئٹہ تشریف لے گئے اور لوگوں سے ان کی meeting بھی ہوئی تھی، ہمارے کاشتکار بھائیوں سے، CM صاحب سے اور باقی لوگوں سے بھی ملاقات ہوئی تھی۔ مگر اس meeting کے کوئی نتائج سامنے نہیں آئے۔ جناب! میں Minister sahib کی توجہ چاہوں گی کہ اب بھی ہمارے کاشتکار بھائی ہڑتال پر ہیں۔ ۸، ۸ گھنٹے بلکہ اب تو سننے میں آیا ہے کہ ۲۰، ۲۰ گھنٹے تک لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے۔ جناب! یہ مجھے بتائیں کہ جس صوبے میں ۸ سے ۱۰ گھنٹے daily load shedding ہوگی، ہم گرمی کی بات نہیں کرتے، ہمیں عادت ہے گرمی، سردی، بہار اور خزاں دیکھنے کی، ہم بات کرتے ہیں اپنے کاشتکاروں کی جن کی روزی کا سوال ہے، جن کی روزی اور روٹی اس کے ساتھ وابستہ ہے کہ جس صوبے میں ۱۰ سے ۲۰ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہو۔ میں صوبہ بلوچستان کی بات کرتی ہوں۔ وہاں کیا زراعت ہوگی، کیا کاشتکاری ہوگی؟ جناب! ۷ سال سے ویسے ہی بارشیں نہیں ہوئیں اور ہم drought کا شکار ہیں۔ وہاں ہمارے پاس اگر بجلی بھی نہیں ہوگی، پانی بھی نہ ہوگا تو پھر تو قحط کی صورتحال ہے۔ تھر جیسی صورتحال ہمارے ساتھ پیش آ رہی ہے۔ تھر بھی اب میرے خیال میں کچھ بہتر ہو گیا ہے۔

جناب! میں Minister sahib کی توجہ چاہوں گی کہ ژوب، خضدار، اوارا ن، خاران، قلات، نوشکی، گلستان، پنجگور اور باقی کئی اضلاع میں کب تک Minister sahib کا بجلی پہنچانے کا ارادہ ہے؟ ہمارے صدر صاحب نے تو اعلان کیا ہے کہ ۲۰۰۷ روشنیوں کا سال ہے اور تمام ملک میں انشاء اللہ روشنی ہوگی۔ کیوں ان کا message آگے convey نہیں ہو رہا ہے؟ اب تو ۲۰۰۶ کا end آنے والا ہے۔ تو کیا ڈیڑھ سال میں یہ تمام پالیسیاں واپڈا پوری کر سکے گی۔ جناب! start تو ہم اپنے ہی گھر سے لیں گے، جہاں ہم خود رہتے ہیں۔ پہلے ہمارا کوئٹہ سٹی ہے جہاں ۴ سے ۵ گھنٹے لوڈ شیڈنگ آج کل ہو رہی ہے۔

جناب! انہوں نے بلوں کی بات کی ہے، کسی ایک گھر کے bills ہوتے ہیں تو ان کے لوگ منکرنکیر کی طرح line کاٹنے کے لئے پہنچے ہوتے ہیں۔ جناب! فیکٹریوں کے لوگ ہیں جو ان کے اپنے WAPDA کے لوگوں سے ملے ہوئے ہیں، جو بڑی بڑی فیکٹریاں چلا رہے ہیں جن کی کروڑوں، اربوں اورکھربوں کی ملیں ہیں، گھر کا کیا bill ہو گا، 2000, 4000, 5000 ہو گا۔ میرے خیال میں اس کے لئے کوئی شخص بے ایمانی بھی نہیں کرے گا اور وہ pay بھی کرے گا۔ جہاں تک یہ کہتے ہیں کہ لوگ bills pay نہیں کرتے، بے شک شاید کچھ جگہوں پر bills pay نہیں کرتے ہوں گے تو وہ کیوں pay نہیں کرتے۔ پروفیسر ابراہیم صاحب نے بتایا ہے کہ کہیں آپ کا margin تین روپے، چار روپے، پانچ روپے ہے۔ آپ ایک طریقہ کار رکھیں کہ آپ کی کتنی limitہونی چاہیے جس میں دیہات میں دو روپے ہو، اگر وہ شہر میں چار روپے ہے یا وہ فیکٹریوں میں پانچ روپے ہے۔ یہ نہ ہو کہ ایک ہی ہو جیسے مسجد پر لاگو کر دیا کہ آپ TV کا bill بھی دیں، آپ بجلی کا bill بھی دیں، آپ نلکے کا bill بھی دیں۔ جناب! جب اتنے bills ایک غریب بندہ پورے مہینے دیتا ہے، bills, gas کے، بجلی کے، اخبار کے آنے شروع ہوجاتے ہیں، بچوں کی فیسیں تو میرا خیال ہے کہ لوگ خود بخود frustration کا شکار ہوں گے۔ کامل علی آغا صاحب کی ہدایت ہے کہ دو منٹ بولنا ہے، اس سے زیادہ نہیں بولنا ہے اور کہتے ہیں کہ تم نے کوئی ضروری بولنا ہے، میں نے کہا کہ میں نے بولنا ہے۔ جناب! میں آخر میں یہی کہوں گی کہ آپ بلوچستان کے مسئلے کو seriously لیں، ہم آپ کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ ہمارے صوبے میں ایک limt مقرر کر دیں کہ آپ ہمیں کتنا کچھ دیں گے، ہمارے علاقوں میں کتنے گھنٹے بجلی دینا possible ہے۔ جناب! خاص کر جو آپ کا زرعی علاقہ ہے، اگر ڈیرہ مراد جمالی میں بجلی نہ ہوئی، جعفر آباد اور ان علاقوں میں تو فصلیں اور زراعت کہاں سے ہو گی۔ جناب! میں آخر میں ان سے request کروں گا کہ ایک کوئی criterion ہے کہ Senate کا member بجلی کا connection نہیں دے سکتا، کیوں نہیں دے سکتا جب ایک MPA دے سکتا ہے، MNA دے سکتا ہے، drinking water کے لئے دے سکتا ہے، agriculture purpose میں نہیں دے سکتا ہے۔ اس میں بھی آپ تھوڑی سی change لائیں تو جو ہمارے اہم شہر ہیں وہاں بجلی دیں۔ Thank you very much.

جناب قائم مقام چیئرمین، سینیٹر کمیلی صاحب۔

سینیٹر محمد عباس کمیلی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! میں آپ شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور میں بروہی صاحب کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اتنا اہم Motion move کیا۔ جناب والا! یہ WAPDA کا مسئلہ بڑا گھمبیر ہے اور دن بدن گھمبیر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ Load shedding ایک عذاب ہے اور اس عذاب کو وہی محسوس کر سکتے ہیں جو اس عذاب کو جھیل رہے ہیں۔جو اس عذاب سے بچے ہوئے ہیں' انہیں کیا معلوم کہ اس عذاب میں لذت کیا ہے۔ اس ایوان میں سارے صوبوں کی بات ہوئی لیکن میں حیران ہوں کہ اس شہر اسلام آباد کا کیا قصور ہے کہ اس کی کوئی بات نہیں ہوئی۔ میرے خیال میں سب سے زیادہ مظلوم اسلام آباد ہے کہ یہاں load shedding ہو ہی نہیں رہی ہے' اگر یہاں ہو رہی ہوتی تو یہاں کے لوگوں کو بھی کچھ لطف اندوز ہونے کا موقع ملتا اور شاید اسی لئے یہاں کے لوگوں کے کانوں پر جوں نہیں رینگ رہی ہے۔میں Minister صاحب سے سوال کروں گا کہ کیا سبب ہے کہ WAPDA اسلام آباد کے ساتھ یہ ظلم کر رہا ہے ' اسلام آباد کے ساتھ یہ امتیازی سلوک ہو رہا ہے کہ یہاں کے لوگوں کو اس لذت سے محروم رکھا گیا ہے۔ ہم اگر چاہتے ہیں کہ ملک کا یہ مسئلہ حل ہو تو پھر تمام صوبوں کے ساتھ اور تمام شہروں کے ساتھ مساوی سلوک ہونا چاہیے۔

دوسرا یہ ہے کہ جناب Minister صاحب یہاں موجود ہیں اور میں نے ایک resolution بھی move کی ہوئی ہے' میرے پاس Electricity Act موجود ہے' load shedding کے period میں یہ as per Electricity Act fix charges وصول نہیں کر سکتے اور اس کو Minister صاحب نے خود تسلیم کیا تھا۔ Load shedding کے period میں industry سے fix charges نہیں لے سکتے' جہاں پر 49 kilowatt سے زیادہ load ہے لیکن اس کے باوجود fix charges وصول کئے جا رہے ہیں۔ Fix charges صرف اسی لئے ہیں کہ آپ نے ایک certain amount of load reserve رکھا ہوا ہے اور آپ uninterrupted supply دیں گے لیکن جب آپ interruption کر رہے ہیں' load shedding کر رہے ہیں' اگر reserve load رکھا ہوا ہے تو پھر یہ laod shedding کیوں ہے۔ آپ کو کوئی حق نہیں

پہنچتا کہ جو fix charges جو کہ minimum charges ہیں' وہ charge کریں' which are 255 rupees per kilowatt per month ظلم ہے کہ یہ charges لیے جائیں۔ میں آج چاہوں گا کہ یہ ایوان فیصلہ کرے کہ fix or minimum charges. جو غیر قانونی طور پر لیے جا رہے ہیں' یہ کسی بھی صورت میں مزید نہ لیے جائیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر محمد عباس کمیلی، دوسرا یہ کہ eatable items, جو کھانے پینے کی اشیاء ہیں وہ sales tax سے مبرا ہیں لیکن واپڈا اور KESC جو electricity supply کر رہے ہیں' وہ ان industries سے بھی sales tax وصول کرتے ہیں جو eatable items produce کرتی ہیں اور بالخصوص ان سے بھی جن کا raw material ہی بجلی ہے۔ یہ بھی ایک ظلم ہے لہذا انہیں sales tax نہیں وصول کرنا چاہیے اور load shedding سے یا تو نجات ملے اور یہ fix یا minimum charges charge کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کمیلی صاحب! Thank you very much. Madam Senator Yasmin Shah. We are thankful, the Minister is sitting andlistening and he is doing it. ایک ماہ میں دوسری دفعہ آ کر full time دے رہے ہیں۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، جناب چیئرمین! thank you ہم منسٹر صاحب کے thankful ہیں۔ سب سے پہلے میں بروہی صاحب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ وہ اتنا ضروری motion Floor پر لائے ہیں اور ہمیں اس پر بات کرنے موقع ملا۔ جناب! میں تو یہ کہوں گی کہ

کہاں تک سنو گے' کہاں تک سناؤں
ہزاروں ہی شکوے ہیں' کیا' کیا بتاؤں

یہ میں نہیں' سارا House ہی کہہ رہا ہے' جو بھی کھڑا ہو رہا ہے وہ یہی کہہ رہا ہے۔ جناب! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ سوائے اسلام آباد کے میں کون سے گاؤں' شہر اور علاقے کا نام لوں جہاں پر load shedding نہیں ہو رہی ہے یا جہاں پر لوگوں کو light کا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب! انور بھنڈر صاحب نے بالکل صحیح بات کی تھی کہ ٹرانسفارمر کی چوری' غلط meter reading بھی ہوتی ہے اور سب سے بڑی بات اس منسٹری یا department میں یہ ہے کہ liking and disliking کی بات ہے' جہاں پر XEN, SDO اور اس طرح کے دیگر officers ہوں کہ جہاں پر لین دین ہو' وہاں پر اس طرح کی بات نہیں ہوتی لیکن جہاں پر نہ ہو وہاں یہ چیز ہوتی ہے۔ میں یہ کہوں گی کہ Water and Power کی جو Ministry ہے' مجھے water نظر نہیں آ رہا' power ضرور نظر آ رہی ہے لیکن یہ والی نہیں دوسری بہت سی powers نظر آ رہی ہیں۔ جناب! منسٹر صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں' ہمارے محسن ہیں' ہمارے ان کے ساتھ کافی اچھے مراسم ہیں' میں آپ کے توسط سے یہ ضرور کہوں گی کہ مہربانی کر کے اپنی Ministry میں دیکھیں کہ check and balance ضرور ہونا چاہیے تا کہ پتا چلے کہ کہاں پر mismanagement ہے۔

دوسرا میں یہ advise کرونگی کہ solar energy پر ہمیں ضرور research کرنی چاہیے کیونکہ جاپان میں بھی یہ research ہو رہی ہے اور وہاں کچھ عرصے تک گاڑیاں شمسی توانائی سے چلنا شروع ہو جائی گی۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارا جتنا مسئلہ ہے' پاکستان میں energy کا جو مسئلہ ہے ہم اس کو ضرور دیکھیں۔ جناب! میں یہ سمجھتی ہوں کے سب سے زیادہ نقصان زراعت یا اس وابستہ لوگوں کا ہوا ہے کیونکہ ہماری آبادی کا 70% حصہ زراعت سے وابستہ ہے تو میں کہوں گی کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری آبادی کے 70% لوگ suffer ہو رہے ہیں۔ جناب! منسٹر صاحب سے میری request ہے کہ kindly اس چیز کو دیکھیں اور پانی کا جو مسئلہ ہے کیونکہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے زراعت کو بہت نقصان ہو رہا ہے اور دوسرا جیسا کہ سب نے کہا کہ انہیں واپڈا سے بہت سی شکایات ہیں تو ذرا اس کو دیکھیں۔

کراچی کو لیں' روشنیوں کا شہر ہے' وہاں آٹھ بجے دکانیں بند اور اندھیرا ہو جاتا ہے' کافی مسئلہ ہے اس کو بھی ذرا kindly دیکھیں۔ بڑی مہربانی۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Now I will request the Minister

نہیں' اب ہو گیا ہے۔ اب ایک' ایک منٹ میں آپ--- Jatoi Sahib you want ولی بادینی

صاحب! آپ کا مسئلہ تو سینیٹر کلثوم پروین صاحبہ اور رضا محمد رضا صاحب نے کہہ دیا۔ اچھا پھر ایک' ایک منٹ آپ منسٹر کے patience کو try out کر رہے ہیں۔ جی' مرتضیٰ صاحب! then I will come to Wali Badini Sahib.

سینیٹر کامران مرتضیٰ، میرا کہنا یہ ہے ' request میری یہ ہے کہ resolution میں convert کریں تاکہ اس کا کوئی فائدہ بھی ہو ۔ آج پورا دن ہم نے اس میں consume کرلیا اور اس کے بعد ------

سینیٹر کامل علی آغا، یہ بات بے وقت ہے کامران صاحب۔ ابھی وزیر صاحب statement دیں گے پھر اس کے بعد کوئی بات ہوگی ۔ میں Rules کی بات کر رہا ہوں ۔ پہلے Minister صاحب Statement دیں گے اس کے بعد یہ بات ہوسکتی ہے ۔ اس ایوان کا وقت بڑا قیمتی ہے چونکہ آج سب نے کھانے پر جانا ہے ۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، صرف کھانے کے لئے قیمتی ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کھانا بھی طلحہ صاحب کا ہے ۔ ایم ایم اے کی طرف سے کھانا ہے ۔ ایم ایم اے والے بڑی مشکل سے کسی کو کھانا دیتے ہیں ۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، نہیں جناب! طلحہ تو کھانا دیتا رہتا ہے ۔ اس کے لئے request یہ ہے کہ اس کو resolution میں convert کریں ۔بعد میں آپ بولنے نہیں دیتے ۔ چلیں ! بعد میں لے لیتے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کامران صاحب ! آپ کی بات ہوگئی ۔ جی ولی بادینی صاحب۔

سینیٹر ولی محمد بادینی ، شکریہ جناب چیئرمین! حسب معمول ہم بھی بروہی صاحب کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کیونکہ اس کے لئے ہم بڑے چلائے ہیں کہ کوئی موقع آجائے تاکہ ہم بجلی پر بات کرسکیں ۔ سب بھائیوں نے بات کی ' ہر صوبے کی بات ہوئی ' اسلام آباد تک کی بھی بات ہوئی ۔ میرا خیال ہے کہ ہم جو سارا بوجھ وزیر صاحب پر ڈال رہے ہیں یہ غلط ہے ۔ کیونکہ واپڈا بہت بڑا ادارہ ہے ' اس کا چیئرمین اپنا حکم چلا رہا ہے ' صوبے میں بریگیڈیر صاحب بیٹھے ہیں

وہ اپنا حکم چلا رہے ہیں ۔ جیسا کہ کوئٹہ میں فیصلہ ہوا تھا کہ چار گھنٹے بجلی دی جائے گی ' جب تک وہ یہاں موجود تھے چار گھنٹے لوڈشیڈنگ ہو ئی ' جس دن وزیر صاحب ملک سے باہر گئے اس دن سے آٹھ گھنٹے ہوگئے ۔ کل تک ہم نے شکایت کی ' جب وہ واپس آئے تو آج مہربانی کرکے پھر چار گھنٹے کیا۔ پتا نہیں یہ کتنے دن کے لئے ہے ' میں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہتا ہوں ۔ اس سے پہلے جتنا نقصان بجلی کی وجہ سے بلوچستان نے اٹھایا ہے میرا خیال ہے کسی صوبے نے نہیں اٹھایا ہوگا ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نہری علاقہ نہیں ہے ۔ ساری زراعت ' پینے کا پانی سب کچھ ہے ' وہ بجلی کے اوپر ہے ۔ بجلی انسانوں کے لئے کم ہے خوراک کے لئے زیادہ اہم ہے ۔ میں وزیر صاحب سے یہ request کرتا ہوں کہ جہاں تک ہوسکتا ہے یہ ایک ایسا فارمولہ بنائیں کہ جب یہ ملک سے باہر جاتے ہیں تو بھی اسی طرح ہو ' ملک میں موجود ہو تو پھر بھی ایسا ہی ہو یا مہربانی کرکے ملک سے باہر نہ جائیں کیونکہ ان کا جانا اور لوڈشیڈنگ کا بڑھنا ' یہ کئی دفعہ ہم نے آزمایا ہے۔ مہربانی کرکے اس کا حل تلاش کریں ۔ ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں ۔ ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ اس کو اسی طرح سنبھالیں اور اسی طرح رکھیں ۔رضا صاحب نے یہاں پر صرف پشتونخواہ کی بات کی ہے ' میں درخواست کروں گا کہ پورے بلوچستان کی بات کیا کریں ۔ سارے بلوچستان کی بات کریں ۔ آپ کیوں بلوچستان کا نام نہیں لیتے ۔اگر سروے کیا جائے تو بلوچستان کو سب سے زیادہ نقصان ہوا ہے ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین ، صحیح بات ہے ۔ شکریہ ولی بادینی صاحب ۔ سینیٹر ظفر چوہدری صاحب ! اب آپ کہہ رہے ہیں ' اب تو ہم conclude کر رہے ہیں ۔ جی جمال خان لغاری صاحب۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری ، شکریہ۔ جناب چیئرمین ! ہمارے وزیر موصوف صاحب اس وقت سخت ہدف تنقید بنے ہوئے ہیں اور تمام کے تمام فاضل اراکین نے ان کو اس تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں کہ breakdown جو ہو رہی ہے ' loadshedding ہو رہی ہے ' میں اپنے تمام فاضل اراکین کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ ہے پاکستان

کی ماشاء اللہ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی۔ جب پاکستان کی آبادی اتنی تیزی سے بڑھ رہی ہے اور مختلف آبادیاں معرض وجود میں آ رہی ہیں ۔تو ان تمام کی تمام آبادیوں کو بجلی فراہم کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے ہمارے وزیر موصوف صاحب نے' اسے ہم سب کو خراج تحسین پیش کرنا چاہیے۔ نئی آبادیوں کو بجلی فراہم کرنے پر سرکار کا کتنا پیسہ لگتا ہے ۔ محدود آبی ذخائر کو مدنظر رکھتے ہوئے

I feel that we must pay him due credit for that. Why are we just blaming WAPDA for that? We should also blame individuals and those black mafias within WAPDA whom our honourable Minister is trying his level best to find out and punish

جو اضافی بوجھ ان پر آ رہا ہے ' line losses جو ہو رہی ہیں ' کنڈیاں جو ڈالی جا رہی ہیں ' یہ تمام کے تمام جو مسائل ہیں ' ان سے وہ نبرد آزما ہیں۔ بلوچستان میں جو power transmission lines ڈالی جا رہی ہیں ' اسی august floor of the House پر میں نے نشاندہی کی تھی کہ جناب یہ ان کا قیمتی اثاثہ ہے اور ان کی protection کرنی چاہیے لیکن کیا حکومت پاکستان واپڈا کو سیکورٹی مانیٹرنگ کے لیے کوئی اضافی وسائل فراہم کرتی ہے I do not think so کہ وہ کرتے ہیں اور وہ Provincial Government ambit میں آتے ہیں۔ ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھ کر یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اس وقت جو Alternative Energy Board ہے 'جو solar اور hydle اور wind کی بات کرتے ہیں ' جیسے ہمارے فاضل رکن جاوید لغاری صاحب نے بہت اچھی نشاندھی کی اور بتایا کہ کس تناسب سے solar پر خرچ کیا جاتا ہے ' کتنی solar generation سے ہو رہی ہے' کتنی power wind سے generate ہو رہی ہے ' تو ابھی ابھی Alternative Energy Board ہمارے فاضل منسٹر صاحب کے سپرد کیا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی dynamic leadership کے تحت انشاء اللہ وہ تمام sources جو ابھی تک untapped ہیں جو solar بھی ہیں اور wind بھی ہیں ' انشاء اللہ ساتھ coal کے جو 200000 metric tonns تھرپارکر کے coal reserves ہیں ' ان سب کو tag کیا جائے گا اور انشاء اللہ پاکستان میں جو shortfalls ہیں' جیسے load shedding ہے ' اس سب پر ہم لوگ حاوی ہو

جائیں گے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ۔ Honourable Minister Sahib.

(مداخلت)

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب اس کے لیے کوئی criterion ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا صاحب! اگر دفتر میں جا کر یہ چیزیں discuss کر لیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب بلوچستان اور پشتونخواہ میں کوئی کاؤں اس criteria پر پورا نہیں اترتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، مجھے بھی ذاتی طور پر شکایت ہے۔ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں کا منسٹر صاحب کے پاس۔ ظفر چوہدری صاحب بہت important بات بتا دیں جو آپ بتانا چاہتے ہیں۔

سینیٹر ظفر اقبال چوہدری، جناب میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ ہمارے فاضل دوست منسٹر صاحب ماشاء اللہ کافی تجربہ رکھتے ہیں اور پہلے بھی کافی وزارتیں چلا چکے ہیں۔ چیف منسٹر بھی رہ چکے ہیں اور ماشاء اللہ کافی تجربہ کار ہیں لیکن ان حالات میں نظر یہ آ رہا ہے کہ ان کی پہنچ میں یہ منسٹری ابھی تک نہیں ہے۔ اس منسٹری پر ان کی دسترس نہیں ہے۔ اس منسٹری پر ان کا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ اگر ہم ان کی performance کے حوالے سے بات کریں تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ منسٹر صاحب پر ہم تنقید تو ضرور کر رہے ہیں لیکن منسٹر صاحب کے پلے کچھ نہیں ہے۔ دوسرے بجلی کے حوالے سے بات ہو رہی ہے جناب۔ بجلی اس وقت، میں یہ سمجھتا ہوں، جیسے جمال صاحب نے کہا ہے کہ ماشاء اللہ آبادی بڑی بڑھ رہی ہے، اس کے ساتھ ساتھ ہماری industrial growth بھی ماشاء اللہ کافی تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے، اس کی وجہ سے بھی انہیں لوڈشیڈنگ کرنی پڑ رہی ہے۔ ابھی on the floor of the House شاید منسٹر صاحب کالا باغ ڈیم کا اعلان کرنے والے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ۔ بیٹھیں آپ۔ ان کو conclude کرنے دیں۔

Thank you very much. Madam, please, حکم کریں۔

سینیٹر رزینہ عالم خان، جناب والا منسٹر صاحب کو انفارمیشن دے دی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ برسات کا موسم شروع ہونے والا ہے اور جو کرنٹ لگنے سے اموات ہوتی ہیں ' اس کے لیے اگر پہلے سے ہی کوئی قدم اٹھا لیا جائے ' تاکہ کوئی حادثہ نہ ہو۔ دوسری مجھے یہ گزارش کرنی ہے کہ کوشش یہ ہو کہ اپریل اور مئی میں لوڈشیڈنگ نہ ہو ' کیونکہ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب بچے اپنے امتحانوں کی تیاری کر رہے ہوتے ہیں ۔ تیسری بات یہ ہے کہ جیسا کہ ٹیوب ویل پر subsidy پنجاب میں ہوئی ہے ' باقی صوبوں میں بھی مہربانی سے ہو جائے۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Honourable Minister, please take the floor. You have patiently listened,

شکوے سنے ہیں اب جواب شکوہ۔

Mr. Liaqat Ali Jatoi: (Minister for Water & Power) Thank you. Mr. Chairman! I am really grateful to all of my colleagues to my right or left. Of course, one has to have a very open mind and open ears and as you were enjoying today this budget, I wish, I will be in Rujhan Jamali to spend a very pleasant evening with you, and you enjoy also. So, there has been really very positive criticism also which I would say, we will have to really, will have to really, have all your suggestions whether in opposition and we will have to see that those suggestion would need an improvement in the system. So, there is no second opinion about it that we have to really look into it with an open mind and open heart and I mean you don't have to be narrow mind on this.

کہ جی کوئی personal آپ کے خلاف تنقید ہو رہی ہے۔ یا کوئی ذاتی میرے خلاف کوئی ایسی' میں نے تو ہمیشہ اس Upper House کی عزت بھی کی ہے۔

and I have been here present all the time, except if I am not here, then I would in advance inform you that I am not available. So, sir, very positive discussions, and I am grateful to Muhammad Ali Brohi, who is from Larkana.

کہ آگ لگا کر تماشائی بن گئے والا حساب تھا۔

so there was somebody who thought that I was trying to address it to him, but that is his right , this is his entitlement, and he is a member of the Upper House, he has got every right to ask any question, any motion, I will be in a position to reply. Now, I will start from Balochistan because I need at least two hours to wind up because I have been hearing all the speeches and I need at least two hours from the honourable Chairman. Sir, Balochistan is of course a very dear province of Pakistan. Everybody, everyone in this country, in the government attaches highest priority to Balochistan. In fact, I have visited Balochistan myself and I had a meeting as I had mentioned earlier also and there were members of opposition, and the Chief Minister was there. Leader of the Opposition was also there.The members from agriculture sector, everybody was there.

بیٹھ کر ہم نے باتیں کیں۔ میں نے پوچھا کہ جی کیا ہوا ہے۔ میرے سامنے ایک تھوڑی سے sheet ہے وہ پڑھ لوں تو پھر اس کے بعد آپ کو بتاؤں گا کہ وجوہات کیا ہیں اور جس طرح سے میرے بس میں ہے ' جو میں کوشش کر رہا ہوں کرتا رہوں گا۔ جتنی زیادہ improvement ہوگی وہ کرتا رہوں گا۔ میرے ایک دوست ظفر صاحب نے بھی یہاں کچھ کہا کہ میرا experience جو بھی ہے میں تو بہت کمزور آدمی ہوں۔ طاقت ور تو خدا کی ذات ہے لیکن

let me assure him, I always work in the ministry with my own decision, my implementation and my will power, and if I feel, that I am really, you know,

failing to implement, failing to deliver, I will be the first person to resign and go away. Let me tell you. So, I will start from Balochistan, my dear sir. In Balochistan, I will just very briefly read down, one tower in Bolan, three towers in Quetta affecting Noshki, Khuzdar area, one tower in Quetta area affecting Noshki, Khuzdar area, they were blown up. Gas pipelines were blown up, and that has affected gas supply to Habibullah Ghosti power plant, Quetta Thermal power station, suspending about 140 MW of electricity. Now, everybody in this House and I want your indulgence also Mr. Chairman!

مجھے بتائیں کہ اگر آپ اپنے لوگوں کا خیال نہیں رکھتے، آپ اپنے غریب لوگوں کا، کاشتکاروں کا خیال نہیں رکھتے، یہ بڑے بڑے کھمبے، بڑی بڑی transmission lines کو اگر آپ اڑانا چاہتے ہیں کھلونا سمجھ کر تو اس کو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اس کو ہم دو گھنٹے میں بنا لیتے ہیں۔ High transmission lines ان میں وقت لگتا ہے۔ چھ سے سات سو ملین روپے ہمارے خرچ ہوئے ہیں اس کو ٹھیک کرنے کے لئے۔ تو مجھے یہ بتائیں کہ جب یہ transmission lines اڑائی جائیں گی تو میں بلوچستان میں کس طرح سے power دونگا۔

Is there any resource by which I could do it Mr. Chairman! I will not be in a position to carry electricity on my shoulders to supply it there in Balochistan. These are the people, I respect them, get up and say, don't do that, don't do it with the people of Pakistan, don't make the poor people suffer because of your own personal vested interests. Don't do that.

یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کہ کاشتکاروں کے بازار ختم کروائیں، سکولوں میں روشنی نہ ہو اور اس کے ساتھ بچے پڑھ نہ سکیں، کام نہ کر سکیں تو مجھے بتائیں کہ کس کا نقصان ہو رہا ہے۔

I would ask my honourable colleagues here with a lot of respect for everybody

کہ مجھے بتائیں کہ کس کا نقصان ہو رہا ہے ' پاکستان کا نقصان ہو رہا ہے۔ غریبوں کا نقصان ہو رہا ہے' عام لوگوں کا نقصان ہو رہا ہے تو اس نقصان کو روکا کیوں نہیں جاتا؟ میں تو آپ سے کہوں گا کہ اس پر آپ ایک resolution pass کریں کہ ان sabotage activities میں جو لوگ involve ہیں ان کو کہا جائے کہ خدا را! ان سب چیزوں کو بند کریں تاکہ یہاں کے لوگوں کو نقصان نہ ہو۔

اس کے ساتھ میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ جب میں وزیر بنا اور پہلی دفعہ میں بلوچستان گیا there were four grid stations جن پر 5% کام کیا گیا تھا اور اس سے زیادہ کام نہیں ہوا۔

Mr. Chairman! I thought it my responsibility *Buj*, *Nal*, *Khuzdar*, these are the three grid stations, they will be completed by the end of this June. We have done it because we want to provide you power.

ہم نے یہ نہیں سمجھا کہ بلوچستان میں ہمیں ترقی کے معاملے میں پیچھے رہنا ہے' نہیں۔ ہم نے کہا کہ یہ کریں گے۔ اس کے بعد بسیما گرڈ سٹیشن کے لیے مجھے گورنر صاحب نے کہا' میں نے اس دن NEC کی meeting میں یہ بسیما گرڈ سٹیشن approve کروا لیا ہے۔ بسیما گرڈ سٹیشن بھی بنے گا۔

اس کے ساتھ بلوچستان کے لیے ایک ارب روپیہ Pak-Kuwait Fund سے grid stations کے لیے electrification کے لیے 1995 سے پڑا تھا۔ میں نے وزیر اعظم صاحب کو درخواست کی اور وزیر اعظم صاحب نے کہا بہت اچھا ہے ECC میں لے آئیں۔

It was very kind of Prime Minister of Pakistan Mr. Shaukat Aziz that he said, yes, bring it up and we will decide.

وہ ہم نے ECC سے approve کروایا ہے

and I told the Chief Minister approve to please proved list of village electrification and grid stations, we will do it. We are doing that.

ہمیں فہرست دیں ' ہم ایک ارب روپیہ بلوچستان کی بجلی پر خرچ کریں گے۔

جناب والا اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بات بھی کروں گا کہ کوئی 35, 40 mega watt

everybody knows about it کے قریب بلوچستان میں illegal tubewells لگے ہوئے ہیں

and I would want your indulgence since you are from Balochistan Mr. Chairman that they should get it regularized . We don't want to use force because again there will be strikes, there will be road blocks, there will be agitation. This is what I have requested to the Governor and the Chief Minister and since you also belong to the Province, I would want you please get it regularized so that I get some money and go for more investment in the system.

then I اس کے ساتھ میں اب اس بات پر آتا ہوں کہ ہمارے کراچی کا کیا problem ہے

will give you overall position that what is happening in respect of performance of my Ministry during my tenure at least. Karachi, when it was with the Government, when I took over as a Minister of Water and Power, I have been visiting every week-end, every fortnight and I have been going and seeing it myself and going to the complaint centres also, they bear me out if I am wrong please challenge this on the floor of this House. ہم نے بہتری لائی۔ ہم نے load shedding کے متعلق یہاں تک کوشش کی کہ اس کو ختم کریں۔ اس کے بعد وہ privatize ہو گئی ہے۔ We are supporting privatization. We are telling people who have bought it, to come and invest, until and unless they invest, how would they meet the growing demand of 17%. There is an increase every year by 17%. Our effort is, پچھلے دنوں ECC کے اندر میں نے وزیراعظم صاحب we are requesting them to do it. کو درخواست کی کہ KESC کا ابھی نیا نیا معاملہ ہے tariff has been fixed by NEPRA تو

We got سوا ارب روپے کا بوجھ ان پر آجائے گا اس لیے حکومت کو subsidy دینی چاہیے۔ that subsidy for KESC. Now only 3, 4 weeks back 1.3 billion rupees, but sir they have to come forward , they will have to improve their own power plants from WAPDA side جب Ministry of Water and Power, KESC کو چلا رہی تھی، ہم نے I am on record, I am 35% electricity last year supply کی اس دفعہ 75% supply ہم making a statement on the floor of the House کر رہے ہیں

We are exceeding by providing them electricity by over 600 on the whole transmission line and let me mention this year also, it was because of the efforts of President of Pakistan General Pervez Musharraf that we have completed Hubco transmission line because of his own interest. We have invested so much in Karachi for Grid Stations, for the transmission line, now that has been connected and most probably the problem will be resolved but they will have to spend more money otherwise Karachi problem will stay but we are supporting and let me tell you this today sir. The Governor of Sindh, the Chief Minister of Sindh

میں اردو میں کہوں ان دونوں کے کہنے مطابق جتنا maximum مجھ سے ہو رہا ہے میں کراچی کو electricity دے رہا ہوں تاکہ کراچی کا شہر روشنیوں کا شہر رہے۔ کراچی میں تاریکی نہ ہو۔ ہماری اس گورنمنٹ کا یہی مقصد ہے کہ we want to see کراچی روشنیوں کا شہر رہے۔ اس کے ساتھ

let me tell you this also sir, that as a Minister for Water and Power, I am making a statement on the floor of this House, sir that I have reduced line losses of 2% in one year; it is not easy that you would reduce line losses in one year of 2%, I have done it and we are looking forward for reduction in the losses as much as we can do اس کے ساتھ ---

سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری یہ کیا باتیں کر رہے ہیں؟

Mr. Acting Chairman: You should not interrupt him.

and the honourable Minister has the انہوں نے آپ کو بھی بڑی برداشت سے سنا ہے

right to reply. Floor is with you Mr. Liaquat Ali Jatoi.

Mr. Liaquat Ali Jatoi: Thank you very much Mr. Chairman. Let me tell you sir,that we in fact have invested also

ایسا نہیں ہے کہ investment نہیں ہو رہی ہے'

We have reduced the line losses. We are introducing three page card system. We are starting from IESCO to those fixed units and then we will go all over Pakistan. Malasian company is there. It has been a very good experience and we will be carrying out things so that we can stop the theft also and we should stop the *Kunda* culture also.

Mr. Chairman, let me tell you also that when I took over as Minister there were five thousand rupees for new connections for the consumers. I thought

ایک غریب آدمی جس کی تنخواہ چار ہزار روپے ہو گی وہ پانچ ہزار روپے کا connection اپنی ساری تنخواہ تو نہیں دے دے گا۔ وہ بچوں کو کیسے پالے گا؟ اور کس طرح سے اس کا گزارہ ہو گا۔ میں نے اس پانچ ہزار روپے کو instalment میں دینے کا حکم دیا ہے کہ وہ پہلے تین سو روپے دے کر connection لے لے اور باقی instalment میں دے دے this is the package that we have given اور اس سے کافی regularization ہوئی ہے' کافی کنڈا کلچر ختم ہوا ہے۔ لوگ آ رہے ہیں they are just paying three hundered rupees and getting the connection. This is what is done.

اس کے ساتھ اسی سال میں 17 Grid Stations Mr. Chairman مکمل ہوں گے۔

17 Grid Stations will be completed this year. As per directions of the President of Pakistan and Prime Minister of Pakistan last year we had electrified nine thousand villages and this year *Insha Allah* 30 thousand villages will be electrified which is maximum, the highest ever which has been done in the country previously. In 90s

15 سو سے دو ہزار گاؤں ہوتے تھے اس سے زیادہ نہیں ہوتے تھے لیکن ابھی مانگ بھی بڑھ رہی ہے، کچھ عادتیں بھی ہماری خراب ہو گئی ہیں airconditioners کے بغیر ہم رہ بھی نہیں سکتے۔ پچھلے دنوں میں میرا خیال ہے پنکھے سے گزارہ ہو جاتا ہے لیکن اب growth بڑھ رہی ہے یہ بھی ایک factor ہے investment is also coming لیکن جناب! ہم سوئے ہوئے نہیں ہیں۔ We are working in different directions ہم نے hydel میں 11 LOIs issue کیے ہیں، dual fire پر ہم نے 8 LOIs issue کیے ہیں۔ ایک کی ground breaking ceremony by the Prime Minister Shaukat Aziz Sahib نے کی ہے and another will be in Dehrki very shortly, so we are working in every direction, coal پر جا رہے ہیں۔ صوبہ سندھ کے اندر میں جا رہے ہیں۔ تھرپارکر کے اندر ایک امریکن کمپنی ہے وہ feasibility بنا رہی ہے۔AES والے ہیں، امریکن کمپنی ہے، وہ feasibility بنا رہی ہے۔ So, we are working and we are going for solar, we are going for wind also so that we can meet the growing needs in Pakistan.

We are aware that we have to meet and we will be looking after this. اس کے ساتھ جناب! ایک بات اور بھی بتاتا چلوں، electricity کا tariff نہیں بڑھا۔ میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ oil کی prices بڑھی ہیں، ہر چیز کی قیمت بڑھ گئی لیکن I have been saying we will not increase the tariff. I think I must consumer hit ہوگا، کہ جی نہیں have some support on this also. I did not allow this to happen. oil کے ورثہ furnace oil بھی تو ہم consume کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ اگر یہ دیکھا جائے تو ہمیں تو قیمت بڑھانی چاہیے۔ سب کی قیمتیں بڑھ گئیں، بجلی کی کیوں نہیں بڑھی کیونکہ پہلے لوگوں

نے بجلی مہنگی خریدی، ہم اس کو سستا کرنا چاہ رہے ہیں۔ I will repeat that the Government of Pakistan چاہتی ہے کہ ہم hydel پر بھی جائیں، solar پر بھی جائیں گے، wind پر بھی جائیں گے، dual fire پر بھی، there has been a new policy which has been introduced کہ residual fuel کو بھی ہم استعمال کریں گے تاکہ ہم پاکستان میں مانگ پوری کر سکیں۔

مجھے یہ سن کر بڑا افسوس ہوا ہے، سومرو صاحب نے کہا کہ جی مسجدوں میں نماز کے وقت بھی electricity چلی جاتی ہے۔ میں صرف ایک بات دل کھول کر یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں، چھپانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ ایک بہت پرانا system ہے جناب چیئرمین! بڑا scattered system ہے transmission lines کا اور میں یہ کہہ دوں کہ جی نہیں، ایک سال، چھ مہینے، دو سال میں یہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ یہ ممکن نہیں ہے۔ اس میں بہت investment کی ضرورت ہے تاکہ اس system میں ہم transformer نئے لگا سکیں، grid station لگا سکیں، transmission lines میں ہم improvement لا سکیں۔ It needs lot of investment. It is not going to be an easy task کہ جی نہیں ایک سال کے اندر ہو جائے گا۔ Last year ہم نے 32 billion rupees خرچ کیے ہیں by bringing lot of investment for revamping the system. اس سال 38 billion ہیں۔ Dadu - Khuzdar line has been approved جو میں نے promise کیا تھا 3 billion rupees سے انشاء اللہ ہم very shortly اس کا کام شروع کر دیں گے۔ لاڑکانہ کی لائن complete پڑی ہے، I will be very shortly going for inauguration. سومرو صاحب کی بالکل جائز بات ہے، مجھے نشاندہی کر دیں کہ کون سے وہ لوگ ہیں۔ ہم نے کم از کم 40 لوگوں کو، SDOs, XENs کو suspend کیا ہے

and I would not hesitate even suspending the Chief Executive of the Company if it is proved that he is careless and there is something on his part, I will not spare that man also.

اس کے ساتھ لیاقت بلوچ صاحب نے یہ کہا کہ اسلام آباد میں MNA's Hostel میں light چلی گئی تھی، چار بجے سے پانچ بجے تک۔ میں اس کی inquiry بھی کرواتا ہوں۔ ابھی میں

inquiry کا order بھی دیتا ہوں کیونکہ اسلام آباد تو ٹھیک ہے لیکن کسی بھی جگہ نہیں جانی چاہیے اور load shedding نہیں ہونی چاہیے۔ لہذا میں اس کی inquiry کراتا ہوں اور جو بھی officer involve ہو گا'

I promise that he will not go unpunished, he will be suspended by tomorrow morning if there is any lacuna on his part that he would not be spared.

Now, in my concluding remarks, I would simply say this that it is very easy to say, very difficult to do but I cannot escape the responsibility .....

(interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا صاحب ابھی آپ ان کو right of reply دیں۔

(Interruption)

Senator Kamil Ali Agha: Sir, he is the [XXXX] in the House.

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں ہیں وہ terrorist. We withdraw that remarks.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I would request you to expunge those remarks.

Mr. Liaquat Ali Jatoi: Sir, expunge the remarks.

Mr. Acting Chairman: That is expunged.

انہوں نے ہمیں تین گھنٹے سنا ہے تو ابھی آدھا گھنٹا ہم ان کو سنیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ کے ساتھ office میں چل کر tackle کر لیں گے۔

[XXXXX These remarks are expunged by the orders of the Chair]

جتوئی صاحب کوئی دور نہیں ہیں ہم سے۔ رضا please take your seat, میں آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ please بیٹھ جائیں۔ جی carry on please.

جناب لیاقت علی جتوئی: جناب چیئرمین! میں تین گھنٹے، ساڑھے تین گھنٹے سب چیزیں سنتا رہا اور اس کے بعد جب میں بات کروں تو سننے کا حوصلہ بھی ہونا چاہیے۔ اب آپ ہماری باتیں بھی سنیں۔ لہذا اس کے ساتھ میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر کہیں کوئی ایسی بات ہے کہ جس کی نشاندہی کی جائے We are always open here for the members of the Senate, they are very honourable. مجھے بتائیں کوئی complaint ہے؟

Somebody from Frontier, he got up and said and he came to me, I took a promptaction right away there and then and I am going to do that. At least یہ نہیں ہوگا کہ ہم کچھ چھپائیں گے یا کسی کو ہم بخشیں گے۔ نہیں، but we want to determine that who was at the fault and let me tell you, Mr. Chairman, we will not spare anybody else I have previously mentioned also, even if he be the Chief Executive of the Company, I promise you, that I will not spare him but I have told you that we need a lot of investment to improve the system and let me tell you, sir, I am really grateful to all of you, specially Brohi sahib that he had given me an opportunity to come and explain the real situation and we are going for improvement. Let me tell you, Shaukat Aziz, our Prime Minister has all support to us and he wants to invest here, he wants to invest in this sector, he wants to support us in Water and Power and I assure you, we will try to come to your expectation. Thank you very much.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Yes, Leader of the Opposition.

سینیٹر کامل علی آغا.جناب چیئرمین! جس بات پر ہمارے صحافی بھائیوں نے بائیکاٹ کیا تھا' ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ online news agency کے بحال ہوگئے ہیں۔ 6284837 پر میں نے ٹیلی فون کر کے خود میاں ندیم صاحب کے ساتھ بات کی ہے جو وہاں پر انچارج ہیں اور یہ confirm بات ہے کہ الحمدللہ تمام معاملات اب درست ہیں۔ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی اطلاع بھی انشاء اللہ ملے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی Leader of the Opposition.

سینیٹر میاں رضا ربانی.جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے فاضل وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ ایک معزز سینیٹر نے یہ بات کہی ہے کہ ان کے development funds اور ان کے projects ہیں' وہاں پر جو بریگیڈیئر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں he is just sitting on them اور وہ کچھ کام نہیں کر رہے۔ یا تو یہ ایک میٹنگ سینیٹر رضا صاحب کے ساتھ کرلیں اور ان سے details لے لیں اور اس کو expedite اگر کروا دیں تو we would be grateful.

Mr. Liaquat Ali Jatoi: There is no doubt about it. It is my responsibility and to this part of my responsibility Mr. Raza Rabbani is welcome if he wants to write down to me, if he wants to come and meet me in my office, if he wants me to go to him at his seat, I do not mind. I will help him out. I will make it done that his works are completed on priority.

Mr. Acting Chairman: Thank you Honourable Minister. Now we adjourn for tomorrow, we will get together tomorrow at 5.00 P.M. The House is adjourned. Thank you very much.

[The House was then adjourned to meet again at 5 O'clock in the evening on Wednesday, June 14, 2006]